إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الکبریت

فضائل

تسمیہ

تعوذ

اسمآءُ الحسنیٰ

صلوٰۃ وسلام

ڈاکٹر پیر محمد اکرم جان قادری

اِنَّهٗ مِنۡ سُلَيۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ (النمل:۳۰)

البرکات

فضائلِ
تسمیہ، تعوّذ، اسمائے حسنیٰ
وصلوٰۃ سلام

از

ڈاکٹر پیر محمد اکرم جان قادری

﴿ایم اے (علوم اسلامیہ وعربی) پنجاب یونیورسٹی﴾

﴿پی ایچ ڈی۔ نیشنل یونیورسٹی ماڈرن لینگویجز۔ اسلام آباد﴾

بانی ومہتمم اعلیٰ: جامع مسجدِ مدینہ وجامعہ مدینۃ العلم

پاکستان ٹاؤن اسلام آباد

ISBN :978-969-9777-06-6

نام کتاب: **البرکات**

فضائل تسمیہ، تعوذ، اسمائے حسنیٰ وصلوۃ سلام

تصنیف: ڈاکٹر پیر محمد اکرم جانؔ قادری

زیر اہتمام: جامعہ مدینۃ العلم

پاکستان ٹاؤن اسلام آباد

اشاعت اول: جنوری 2017ء

تعداد: 1000

email:

drakramjan@gmail.com
majan6692@yahoo.com
majan6692@hotmail.com
www.facebook.com/DrAkramJanQadri

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اے میرے مولا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے حبیبِ پاک پر
صلوٰۃ وسلام بھیج جو خلق میں سب سے بہتر ہیں۔

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپ اللہ کے ایسے محبوب ہیں کہ ہر قسم کی مصیبت اور خطرے
میں آپ کی شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے۔

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جس شخص کو حضور ﷺ کی تائید و نصرت حاصل ہو، اگر اس کے سامنے جنگلوں
کے شیر بھی آ جائیں تو وہ خوف کی وجہ سے خود بخود بھاگ جائیں گے۔

پیش لفظ

یہ مجموعہ جس کو "البرکات" (فضائل تسمیہ، تعوّذ، اسمائے حسنٰی وصلوٰۃ سلام) کا نام دیا گیا ہے، درحقیقت قبلہ پیر صاحب کی ضخیم مگر مقبول کتاب "رموز طریقت فی معرفتِ الحقیقۃ" کے پہلے باب "بسم اللہ شریف کی برکات" کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے اور اسی باب کے ساتھ کچھ اور اضافات اور عنوانات لگا کر ایک مستقل کتاب کی شکل دیدی گئی ہے، رموز طریقت کے پہلے باب میں تسمیہ کے فضائل و برکات کی کافی حد تک عنوان بندی کردی گئی ہے اور ان مواقع کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے جن مواقع پر تسمیہ پڑھنا احادیث سے ثابت ہے۔

نفس و شیطان کے متعلق متفرق مقامات پر مختلف عنوانات کے ضمن میں رموز طریقت کے اندر کافی مواد موجود ہے، تاہم "تعوذ من الشیطان" کا الگ عنوان قائم کر کے ان مواقع کو بھی بیان کردیا گیا ہے جہاں پر شیطان سے پناہ مانگنے کا ذکر مختلف نصوص میں آیا ہے، کیونکہ تسمیہ اور تعوذ کا عموماً ایک ساتھ تصور اور ذکر آتا ہے، کہیں تسمیہ پہلے اور تعوذ بعد میں اور کہیں اس کا عکس یعنی تعوذ پہلے آجاتا ہے، جیسا کہ تلاوت کلام پاک آغاز کیا جاتا ہے، اسی طرح تسمیہ اور تعوذ کے الگ الگ عنوانات لگا کر دونوں کے پڑھنے کے اکثر مواقع کی نشاندہی کردی گئی ہے۔

تلاوت کلام پاک کے آغاز میں تعوذ پہلے اور تسمیہ بعد میں پڑھا جاتا ہے، کیونکہ خود قرآن پاک کا حکم ہے کہ جب قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو، لیکن اس مجموعے میں تسمیہ کے بعد تعوذ کا ذکر کیا گیا ہے ایک تو اس وجہ سے کہ تلاوت قرآن مجید اور دیگر اذکار و وظائف میں ظاہری طور پر

بھی فرق برقرار رہے، عام وظائف کی ابتداء میں تعوذ پڑھنے کی کوئی صریح نص نہیں ملتی، پھر رموز طریقت کا پہلا باب بھی تسمیہ سے شروع کیا گیا ہے اس اصل کی متابعت کرتے ہوئے تسمیہ کو ہی پہلے لایا گیا ہے۔

تیسرا عنوان اسماء الحسنٰی کا ہے رموز طریقت میں بسم اللہ شریف کے حروف سے مرکب اسماء الٰہی کا ہی ذکر تھا، یہ ترتیب اگرچہ جدید ہے مگر بہت سے اسمائے حسنٰی اس ترتیب سے رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کا حروف بسم اللہ کے حروف میں نہیں آتے، اس مجموعے میں باقی اسمائے حسنٰی کا بھی ذکر کردیا گیا ہے، اس کے علاوہ ہر اسم الٰہی کے مناسب ایک آدھ وظیفہ بھی درج کردیا گیا ہے، اس طرح مجموعی تعداد ۹۹ سے زائد ہی بنتی ہے۔

آخری عنوان فضائل درود شریف کا ہے جس میں فضائل درود کے ساتھ ساتھ مشہور درود پاک کو شامل کیا گیا ہے جن کی برکات اور فضائل ہر ایک کیلئے مسلمہ ہیں۔

ان مذکورہ وجوہات اور اضافات کی بنا پر رموز طریقت کا یہ باب مستقل کتاب کا درجہ دینے کے قابل بنا دیا گیا ہے، گویا جز کو کل کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو اپنی بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت بخشے اور بارگاہ مصطفویؐ میں بھی یہ پسندیدہ نظروں سے دیکھا جائے، اس مجموعے کی تیاری میں جس کسی نے بھی کسی مرحلے پر کسی قسم کا تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

حضرت علامہ مولانا مفتی سید نصیر الدین شاہ مدظلہ العالی
جامعہ مدینۃ العلم، پاکستان ٹاؤن اسلام آباد

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۷۸	اسمائے حسنیٰ کے پڑھنے کا طریقہ
۷۸	الف سے لفظ اللہ
۷۹	اسم ذات کا معنی
۷۹	اسم ذات کا وظیفہ
۸۰	الف کا اشارہ
۸۱	ذات الٰہی کی حقیقت کا جاننا
۸۲	اللہ کی بلند و بالا شان
۸۳	بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ کی برکت
۸۴	**اللہ کے الف سے مرکب اسماء**
۸۴	اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے)
۸۴	حدیث
۸۴	اَلْاَحَدُ (ہر لحاظ سے یکتا)
۸۶	اَلْاَوَّلُ (سب سے پہلے)
۸۶	اللہ تعالیٰ کے پانچ صفاتی اسماء
۸۷	گیارہ مزید اسمائے الٰہیہ ساتھ دعاء
۸۸	اَلْآخِرُ (سب کے بعد رہنے والا)
۸۸	**"ب" سے مرکب اسمائے الٰہیہ**
۸۸	اَلْبَارِیُٔ (پیدا کرنیوالا، جان ڈالنے والا)
۹۰	اَلْبَصِیْرُ (سب کچھ دیکھنے والا)
۹۰	اَلْبَاسِطُ: (روزی فراخ کرنیوالا)
۹۱	اَلْبَاقِیُ (ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا)

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر
قبر میں درود شریف کے انعامات	۲۶۴
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک	۲۶۴
حضرت صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول مبارک	۲۶۴
سیدنا امام زین العابدین جگر گوشتہ شہید کربلا کا ارشاد گرامی	۲۶۵
سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالی	۲۶۵
حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی	۲۶۵
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک	۲۶۵
سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۲۶۶
حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشاد	۲۶۶
حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان	۲۶۶
حرم مکہ میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کا آنکھوں دیکھا حال	۲۶۶
اہلِ مکہ کا میلاد منانا	۲۶۷
ازروئے قرآن میلاد النبی ﷺ منانا	۲۶۸
آداب درود شریف	۲۶۹
فضائل درودِ شریف	**۲۷۰**
بزبان مُرشدِ عالی مقام اعلحضرت شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریفؒ	۲۷۰
بےادبی کی سزا	۲۷۱
مرشد عالی کا ایک ارشاد	۲۷۳
امت محمدیہ کے شرف	۲۷۵
کلمہ طیبہ کی خوراک	۲۷۸
درود شریف	**۲۸۳**

انتساب

اُس فیضانِ نظر اور سلیقہ ہائے دلنوازی کے نام!

اُس غمگسارِ اُمّتِ رسول، دل سوزی اور سوزِ دروں کے نام!

اُس بے پایاں شفقت وخلوص ومحبت کے نام!

اُس نالہ ہائے نیم شبی اور آدابِ سحر خیزی کے نام!

قلب ونظر کے اُس تقدس اور حسنِ عمل کے اس جذبے کے نام!

جو پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، آفتابِ ولایت، عارف باللہ، درویشِ باخدا، قدوۃ الاولیاء، اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ مُرشدِ اندرون و بیرون ملک خواجۂ خواجگاں **محمد عبدالمجید احمد**، قادری، خضری، علوی، المعروف پیر صاحب دیول شریف رحمہ اللہ کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔

وہ سالک و دانائے رہ ورسمِ طریقت   وہ مردِ خدا واقفِ اسرارِ حقیقت

صورتِ ہمہ گنجینۂ افکارِ پیغمبرؐ   سیرتِ ہمہ آئینہ انوارِ محمد ﷺ

شرین و پرعزم و حکمت و دانش   گفتار باپیرایۂ گفتارِ محمد ﷺ

وہ سالک و دانائے رہ ورسمِ طریقت   وہ مردِ خدا واقفِ اسرارِ محمد ﷺ

اس دورِ پُرآشوب میں ہیں خواجۂ دیول   سالارِ غلامانِ فدا کارِ محمد ﷺ

تمنائے مصنف

مری آرزو ہے قیامت کے دن بھی محمد ﷺ کا میں نعت خواں بن کے جاؤں
مجھے چشم حیرت سے حسانؓ دیکھے ہمہ تن میں رطب اللساں بن کے جاؤں
سرِ حشر پیش خداوند عالم مریدوں پہ میں سائباں بن کے جاؤں

نقشِ دلربا تاجدارِ دیول شریفؒ

حضورِ انور مُرشدِ عالی مقام خواجۂ خواجگان اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریفؒ قادری، خضری، علوی اپنی مدھم، ملائم، میٹھی، من موہنی اور مدھ بھری آواز میں ٹھہر ٹھہر کر، بسا اوقات دہرا دہرا کر قرآنِ مجید، احادیثِ مبارکہ، تصوّف اور اسلامی قوانین کے انتہائی پیچدہ مسائل یوں سمجھاتے کہ اقطاب، ابدال، اوتاد اور نابغۂ روزگار علماء وفضلاء عش عش کر اٹھتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

شفاف آئینے کی طرح ایک ایسا کردار جس سے عمر بھر ظاہر اور باطن سے انوار وتجلیات نکلتے رہے۔ پیر صاحبؒ کے دل ودماغ اور آنکھوں سے نکلنے والی مقناطیسی شعائیں تیر کی طرح مریدانِ باصفا کے قلب ونظر میں پیوست ہوجاتیں اور پھر سرمدی سفر شروع ہوجاتا۔ جہاں سے انسان تزکیۂ نفس، تصفیۂ وتخلیہ قلب، تجلیہ روح کی منازل طے کرتا ہوا فنا سے بقا، مکاں سے لامکاں، بے خودی سے خودی کی ایسی ناقابلِ بیان کیفیاتی لذآت سے سرشار ہوتا ہے جہاں وہ خود کو پہچان کر سیدھا خدا تک پہنچ جاتا ہے اور من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا مصداق ہوجاتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُنہیں وہ چشمِ بینا عطا فرمائی تھی کہ چہرے پر سرسری نظر ڈالتے ہی دل کی تہ تک پہنچ جاتے اور بعض اوقات یہ کام نظر ڈالے بغیر ہی ہوجاتا۔ اُن کی صحبت میں رہ کر آدمی نیک انسان بن جاتا۔ وہ صوفیا کے اصول اربعہ کے مطابق بہت کم بولتے، بہت سادہ غذا کھاتے اور بہت ہی کم سوتے۔ ہونٹوں پر ہمیشہ ہلکا سا تبسّم رہتا۔

خوبصورت خدوخال:

آپ مناسب قد، صحت مند جسم، مناسب ماتھا، بڑی بڑی روشن آنکھیں، چوڑے کندھے، فراخ سینہ، شب بھر کے رت جگے کے باوجود تر و تازہ گلاب کی مانند کھلا ہوا شاداب اور بھرا بھرا چہرہ، جس سے نور بھی چھلکتا تھا اور وجاہت بھی نمایاں تھی۔ انتہائی پُرکشش شخصیت کے حامل، جمال اور جلال کا حسین امتزاج، چاندی اور چاندنی کی طرح سفید براق ریش مبارک جو رخساروں پر چھائی اور ٹھوڑی تک آئی ہوئی تھی۔

ایک کرشماتی شخصیت جسے ایک بار دیکھ کر دوسری بار دیکھنے کی تمنا، تیسری بار کے لئے بے چینی اور پھر بار بار دیکھنے کو جی چاہتا تھا اور پھر بھی جی نہ بھرتا تھا۔

عادت مبارکہ:

وہ اپنی میٹھی آواز میں اللہ کی مخلوق کو دعائیں دیتے، اُن پر سلامتی بھیجتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور چپکے چپکے سلام پیش کرتے۔ اپنے محبوب کے نشے میں چور، مگن، پُروقار انداز سے آہستہ آہستہ بجے تلے قدم اٹھاتے، جب نماز کی امامت کیلئے مسجد کی طرف روانہ ہوتے تو سیکڑوں مشتاق نظریں اُن کی سر سے پاؤں تک بلائیں لیتیں، سینکڑوں ہاتھ ایک ساتھ سلام کیلئے اٹھتے، کتنی آنکھیں تھیں جو بھیگ جاتیں اور وقت یہ کہتے ہوئے تھم جاتا کہ اللہ اکبر۔ امامت کیلئے امامِ وقت خود چلا آرہا ہے۔

نماز کی دو یا چار رکعتیں کیا پڑھاتے، دلوں کی دنیا ہی بدل ڈالتے۔ لگتا تھا کہ وہ اپنے رب سے اور اُن کا رب اُن سے باتیں کر رہا ہے۔ اُن کی نماز جنّت کی آرزو میں ہوتی نہ جہنم کے ڈر سے۔ وہ تو صرف اُس ایک ذات کی خوشنودی و رضا کے لئے ہوتی جو اُن کی نس نس میں بسی ہوئی تھی۔

معمولاتِ یومیہ:

نماز ختم ہونے کے بعد اپنے محبوب کی دھن میں گم، اُس کی مخلوق کی توجہ کا مرکز بن کر اُن کی امیدوں کا سہارا، اُن کے غموں کا مداوا اور اُن کے درد کا مسیحا بنے رہتے۔ وہ واپس اپنے حجرے میں تشریف لاتے جہاں وہ مراقبہ فرماتے۔ یہ ایک سرائے نہیں بلکہ مرکزِ وجدان و عشق تھا جہاں آتے تو سب ہیتھے لیکن ازدھام عاشقوں کا رہتا تھا۔ لوگ ایک ایک کر کے باری باری اندر بلائے جاتے اور اپنی مشکلات اور مسائل بتاتے جاتے۔ آپ پوری یکسوئی اور ہمدردی سے ہر ایک کی پوری بات سنتے اور جب تک کوئی اپنی بات ختم نہ کر لیتا روکتے نہ ٹوکتے۔ ہر ایک کی بپتا اور عرض یوں سنتے جیسے یہ اُس پر نہیں بلکہ خود اِن کی ذات پر بیت چکی ہو۔ ہر ایک کی دلجوئی فرماتے ہر ایک کی پوری مدد فرماتے۔ اُن جیسا پیار بہتوں کو تو اپنوں میں بھی نہ ملتا تھا۔ سخی کے دربار کا فیض روحانی آج بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر جاری و ساری ہے، اب بھی جو صدق دل سے حاضری دیتا ہے وہ روحانی طور پر اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ فیض لیکر ہی واپس لوٹتا ہے۔

خلوت نشینی:

اللہ کے بندوں سے باتیں ختم ہوتیں تو اللہ سے باتیں شروع ہو جاتیں۔ اب وہی حجرہ، وہی بندہ، وہی درد و سوز، وہی سجدے، وہی سسکیاں اور سرگوشیاں، راز و نیاز کی وہی محفلیں اور کیف و مستی کی وہی مجلسیں۔ خلوت میں وہی جلوت اور جلوت میں وہی خلوت اب بھی حاصل ہے۔ بقولِ شاعر:

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے ، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

موسم بہار، خزاں کی بربادی کو شادابی سے بدل دیتا ہے۔ اور چاند رات کی تاریکی کے عوض روشنی پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح پیرِ کامل بھی لوگوں کے دلوں کو نورِ ایمان و ایقان سے منوّر کر کے قربِ خدا دلاتا ہے۔

پیر کے معنی فارسی میں سن رسیدہ کے ہیں۔ بڑھاپے میں قوتِ روحانی تنزل نہیں بلکہ ترقی کرتی ہے جس راستے کو تم نے کبھی دیکھا ہی نہ ہو اس پر رہبر کے بغیر چلنا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اور بسا اوقات گمراہی کی وادی میں دھکیل دیتا ہے۔

خاک پائے مُرشدِ کامل

ڈاکٹر پیر محمد اکرم جان قادری

۱۲_۱_۲۰۱۷

وجہِ تصنیف

میرے شیخِ طریقت مرشد پاکستان اعلیٰ حضرت شیخُ المشائخ پیر صاحب دیول شریف رحمہ اللہ نے اس گلیوں کے رُوڑے گُوڑے کو روحانی آداب سکھانے کے ساتھ ساتھ تصوّف کی وہ لگن بھی عطا فرمائی جس نے اسے اس تصنیف کو احاطہ تحریر میں لانے کا ذوق، صلاحیت اور عزم و حوصلہ بخشا۔

یہ تحریر دراصل اُن ہی کی تعلیمات کا بہترین نچوڑ ہے۔ موجودہ الحاد اور مادہ پرستی کے اس دور میں مسلمانوں کے لئے جس چراغِ راہ کی ضرورت ہے وہ بحمد اللہ آپؒ کی تعلیمات اور فرمودات کی صورت میں باحسن وجوہ موجود ہے۔ مصنف کو یقین کامل ہے کہ انسانیت اس تحریر سے انشاء اللہ فیض اور رہنمائی حاصل کرے گی۔ اس کے مطالعہ سے سکونِ قلبی ملے گا اور طمانیتِ روحانی حاصل ہوگی۔ اس کا ہر ہر صفحہ باعثِ رُشد و ہدایت اور سالکینِ راہِ طریقت کے لئے تربیت کا سامان بنے گا۔ خدائے لم یزل کا یہ خاص فضل و کرم اور لطف و احسان ہے کہ تمام مصروفیات کے باوجود یہ تصنیفی کام پایۂ تکمیل تک پہنچا اور اب اسے نذرِ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مادی اعتبار سے سب کچھ ہونے کے باوجود ذہنی سکون اور قلبی طمانیت کی دولت ہاتھ نہ لگی تھی جس کے پانے کیلئے میں نے تلاشِ مُرشد شروع کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بے پایاں کرم کے طفیل مُرشدِ کامل، عارف باللہ کی صحبتِ فیض میسّر آئی۔ نگاہِ مُرشد پڑنے کے بعد میرا رنگ ہی بدل گیا۔ مُرشدِ کامل ہی نے

میری توجہ اس طرف دلائی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جو مغرب زدہ افراد کے قلب ونظر کو ایسی روشنی بخش دے جس سے اُن کے شکوک وشبہات دُور ہو سکیں اور اسلام کی حقانیت اور صداقت اس طرح آشکار ہو جس طرح سورج کی روشنی سے ہر ایک چیز روشن اور منور ہو جاتی ہے اور یہ روشنی ہر تاریکی کو کافور کر دیتی ہے۔

اس کتاب کو لکھنے میں یہی جذبہ کارفرما ہے کہ اس سے نوجوان نسل اور اسلام سے بیگانہ ذہنوں کو ہدایت کی روشنی نصیب ہو۔ بارگاہِ صمدیت میں دعا ہے کہ وہ اس حقیرِ پُرتقصیر کی اس کاوش قبول فرمائے اور **سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ، خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ، رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ، اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ** حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میری اس حقیر سی کاوش کو اہلِ اسلام کیلئے عموماً اور نوجوان طبقے کیلئے خصوصاً رُشد وہدایت کا ذریعہ بنائے۔ اسے میرے لئے اور جمیع مؤمنین ومؤمنات کیلئے باعث ہدایت ونجات بنا دے۔

آمین یارب العالمین.

ڈاکٹر پیر محمد اکرم جان قادری

پیر صاحب دیول شریفؒ کے مطابق

مُصنّف کا تعارف

مرشدِ عالی مقام نے جب مجھے آزاد کشمیر میں رشد و ہدایت کیلئے مامور فرمایا تو ایک روز مجھے ارشاد فرمانے لگے:

مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہیں آپ، حکمت اور رضائے الٰہی ہیں آپ۔ یہ اللہ کی دَین ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ **ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاء**

اُس نے جب چاہا تو مخلوقات میں انسانوں کا درجہ بلند کیا۔ جب اُس نے چاہا تو نبیوں کو بھیجا۔ نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کو بھیجا۔ رحمۃ اللعالمین بنا دیا۔ کسی کا کوئی دخل نہیں۔

خلافتِ ارضی کا تاج آدم علیہ السلام کے سر پر رکھا کسی کا کوئی دخل نہیں۔ حضور ﷺ کے چار یار بنائے اس میں کسی کا کوئی دخل نہیں۔ حضور ﷺ کی اُمت میں حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ پیدا فرمائے کسی کا کوئی دخل نہیں۔ برصغیر میں خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ بنائے۔ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ تعالیٰ بنائے۔ فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ تعالیٰ بنائے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ بنائے، کسی کا کوئی دخل نہیں۔

یہ اُس کی مرضی ہے کہ آپ (یعنی پیر محمد اکرم) کے مُرشد کو پیر دیول شریف بنایا۔ ساری دنیا تک اُن کی آواز پہنچائی۔ ساری دنیا کو فیض پہنچایا۔ اس میں کسی کا کوئی دخل نہیں۔

آپ یعنی پیر محمد اکرم کو اس نے بنایا اور آزاد کشمیر میں مامور کیا۔ یہ اس کا فضل ہے۔ ابھی آپ کا فیض مشرق و مغرب میں جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ آپ کے بچوں میں، اولادوں اور نسلوں میں یہ فیض جاری رہے گا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ایک شریف ترین آدمی میرا نائب ہے۔ حلیم ترین آدمی میرا نائب ہے۔ ایک مکرم ترین شخصیت میرے نائب ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ دین کی خدمت کریں گے۔

چونکہ ولایت نے دین کو حاصل کیا۔ ولایت دین سے پیدا ہوئی۔ دین کو مشرق و مغرب تک اولیاء اللہ نے پھیلایا۔ کسی ولی اللہ نے اسلام، خدا اور رسول کے سوا کسی چیز کو پسند نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام مشرق، مغرب اور جنوب وشمال میں پھیلا۔ جب سے ایسے صوفیاء آئے جنہوں نے تبلیغ کا سلسلہ چھوڑ دیا تو تصوّف کو نقصان پہنچا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ آپ (پیر محمد اکرم) دین کو پسند کرتے ہیں اور دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ ایک لاکھ کئی ہزار رسولوں اور نبیوں کا مشن ہے۔ آخری نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشن ہے جس کو آپ نے اپنے سینے سے لگایا۔ میری اس سے بڑی خوشی کیا ہو سکتی ہے کہ آپ میرے نائب ہیں۔

میری ساری زندگی تبلیغِ اسلام میں گزری۔ میں علیل ہوں۔ بیمار ہوں۔ آخر وجود مٹی کا وجود ہے جو کمزور ہو جاتا ہے۔ بیمار ہو جاتا ہے جب تک میں صحت مند تھا پاکستان کے طول و عرض، ہر گھر، گلی کوچے میں تھا۔ اب یہ جسم خاکی تھک گیا ہے۔ کمزور ہو گیا ہے۔ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تبلیغِ دین کے

راستے میں مجھے مستعد فرمائے۔ مجھے صحت بخشے تا کہ میں اللہ کے دین کی مزید خدمت کرسکوں۔

آپ جو ڈیوٹی دے رہے ہیں یہ بہت ہی پسندیدہ ڈیوٹی ہے۔ پوری مستعدی سے، ذمہ داری کے ساتھ آپ تبلیغ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اگر یہ ترتیب جاری رہی تو دور دراز تک آپ کے ذریعے اللہ کا دین پھیلے گا۔ اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا۔

آزاد کشمیر کے مسلمان مجاہد اور غازی ہیں، بہادر ہیں، سچے لوگ ہیں۔ کشمیر کی آزادی کے لئے آج تک وہ جہاد کر رہے ہیں۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ جہاد فی سبیل اللہ میں گذرا ہے۔ اُن کے حکمران بھی مجاہد ہیں۔ جنہوں نے اس سرزمین کو جسے آزاد کشمیر کا نام دیا جاتا ہے۔ آزاد کرایا اور دشمن کو یہاں سے مار بھگایا۔

آزاد کشمیر کے لوگوں کا خون ضائع نہیں گیا۔ انہوں نے شہادت کے جام نوش کئے۔ اُن کی تائید کرنا، اُن کی مدد کرنا، اُن کی اعانت کرنا ہر ولی اللہ کے لئے بہت ضروری ہے۔ اُن مجاہدین کی سرزمین میں، نفل پڑھنا، اُن لوگوں کے لئے دعا کرنا بہت بڑا فریضہ ہے۔

آپ کی دعاؤں سے، آپ کی کوشش سے، تمام اولیاء اللہ کی دعاؤں سے، آزاد کشمیر کے مجاہدین کے سرفروشانہ جہاد سے پورا کشمیر آزاد ہوگا۔ سارے کا سارا مقبوضہ کشمیر آزاد ہو گا اور کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ آزاد ہو کر پاکستان کیساتھ جب مل جائیگا تو پاکستان کا مقصد پورا ہو جائیگا۔ آپ کو میں نے اجازت دی ہے کہ آزاد کشمیر کے لوگوں کی خدمت کریں اور آپ کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔

ساکنانِ خطہ کشمیر کے باسیوں کے نام اعلیٰ حضرت کا پیغام.

پیر محمد اکرم صاحب کو ہم نے آپ کے پاس تبلیغِ دین کے لئے بھیجا ہے اور دُعا دینے کے لئے بھیجا ہے۔ یہ ولی اللہ ہیں، کامل ولی اللہ ہیں۔ ایسے فاضل، دانشور اولیاء اللہ کے پاس بیٹھیں جو آپ کو نصیحت کریں۔ اس نصیحت کو آپ لوگ اپنے پلے باندھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اِن کا بھی اور آپ سب کا نگہبان ہو اور آپ سب کا انجام و عاقبت بالخیر ہو۔

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پیر صاحب دیول شریف

جنوری ۱۹۹۲ء

حمد باری تعالیٰ

اِدھر بھی اللہ اللہ ہے — اِدھر بھی اللہ اللہ ہے
یہاں بھی اللہ اللہ ہے — وہاں بھی اللہ اللہ ہے
دلوں میں اللہ اللہ ہے — زبان پراللہ اللہ ہے
نفس میں اللہ اللہ ہے — تو جاں میں اللہ اللہ ہے
زمیں میں اللہ اللہ ہے — زماں میں اللہ اللہ ہے
نظر میں اللہ اللہ ہے — سماں میں اللہ اللہ ہے
جہاں میں اللہ اللہ ہے — مکاں میں اللہ اللہ ہے

کوئی بولے نہ بولے اس کی مرضی
خبر میں اللہ اللہ اور نظر میں اللہ اللہ ہے

نعت شریف

اعلیٰحضرت شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریف ؒ فرمایا کرتے تھے کہ ۲۳ رمضان المبارک کی سحری کو عالمِ وجد میں مجھ سے یہ نعت سرزد ہوئی جس کو وارداتِ عرشیانہ سے تعبیر کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

آپ ؒ فرماتے ہیں کہ اس وجد انگیز نعت کے بعد میں سو گیا تو مجھے اس نعت کا صحیح مرتبہ بتایا گیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کے وسیع ترین میدان میں سارے اولیاء اللہ صف باندھے روبقبلہ بیٹھے ہیں اور ایک ابدال کو حکم ہوتا ہے کہ فقیر دیول شریف کی وجد انگیز نعت سنائے۔

فرمانے لگے جہاں تک مجھے یاد ہے اُس ابدال کا نام نامی اسم گرامی سیّد محمد یوسف تھا۔ اُنہوں نے اِس نعت شریف کو جھوم جھوم کر وجد انگیز صورت میں پڑھا۔ اس وقت ایسا سماع بپا ہوگیا کہ ہر طرف اولیاء اللہ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ نتیجتاً سب اولیاء اللہ کی رائے سے یہ فیصلہ دیا گیا کہ جو کوئی اس نعت شریف کو رات دن پڑھے گا اس کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پُر انوار ہوگا۔ یہ وجد انگیز نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قارئین کی نذر کرتا ہوں:

کتاب اللہ پڑھتا ہوں رتل میں
رہے گی ہر زماں میری بغل میں

قراءت سن رہا ہوں عاشقوں سے
کتاب اللہ ہے نورانی رحل میں

حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے نعت میری
ترابِ پائے اُو ہے نعت میری

قبائے چاک میرا اک نشاں ہے
غبارِ راہِ اُو ہے نعت میری

صراطِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرد راہ ہوں
متاعِ جان ہے یہ نعت میری

قدم ان کے ہیں ذرے نور سارے
فدا ہونا سرِ راہ نعت میری

جہاں صحرا کی گرمی کی جھلس ہے
وہ تپتی ریت وگرمی نعت میری

عرب کا چپہ چپہ نورِ عرفان
بنا کرتا ہے ہر دم نعت میری

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل الفرقان القرآن علیٰ نبینا ،ثم افضل الصلوات و ازکی التحیات و اکمل التسلیمات علیٰ سیدنا و مولانا و ملجانا و مأوانا و محبوبنا و محبوب ربنا و حبیبنا و حبیب ربنا و قرۃ عیوننا و طبیب قلوبنا و شفاء صدورنا محمد عبدہ الکریم و رسولہ الرؤف الرحیم وعلیٰ آلہ الطیبین و اصحابہ الطاہرین و ازواجہ امہات المومنین ومن تبعہم باحسان الیٰ یوم الدین۔

وبعد !قال اللہ تبارك وتعالی

﴿یا ایہا الذین اٰمنو الرکعو اوسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو۔ (الحج:۷۷)

کلامِ الٰہی میں بے شمار آیات بینات ایسی ہیں جن میں حق تعالیٰ جلّ جلالہ نے اپنے مومن بندوں کو اعمال صالحہ اور کارِ خیر سرانجام دیتے رہنے کی تلقین ارشاد فرمائی ہے۔ دین اسلام میں اعمالِ صالحہ کا مرتبہ کیا ہے اور حیثیت کیسی اسے ایک مثال سے سمجھیں۔

ایک شخص اپنے آسائش و آرام کی غرض سے گھر تعمیر کرواتا ہے، اس کی عمارت تیار کروانے میں وہ ذرہ برابر بھی کنجوسی اور بخل سے کام نہیں لیتا بلکہ خوب خوب مال و دولت مانند آب بہاتا ہے، پھر معمار بھی اس گھر کو تیار کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں اور کوششیں صرف کر دیتا ہے، بالآخر جب عمارت کی تعمیر مکمل ہو جاتی ہے اور ظاہراً اس گھر کی

تعمیر میں کوئی کمی ونقص نظر نہیں آتا اور ناظرین، مالک و معمار کی اس بات پر تعریف کرتے ہیں اور داد دیتے ہیں کہ مالک نے دولت خرچ کرنے اور معمار نے تعمیر میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن ذرا سوچیں! اس قدر محنت اور کاوش کر کے جس عمارت کو تیار کیا گیا ہے اور بظاہر جس میں نقص کی گنجائش بھی نہ تھی اگر اس عمارت کا رنگ وروغن اور نقش ونگار چھوڑ دیا جائے تو یقیناً تمام تر محنت کے باوجود دیکھنے میں وہ عمارت پھیکی اور بے روپ نظر آئے گی۔ اسی طرح ہر مومن کے لیے ایمان اس مذکورہ قیمتی ترین عمارت اور اعمال صالحہ وکارِ خیر اس کے رنگ وروغن وروپ اور نقش ونگار کی طرح ہے۔ ایمان ہو مگر اعمال صالحہ مثل نماز، روزۃ، ادائیگی زکوٰۃ، کلمہ طیبہ کا ورد، بسم اللہ شریف کا ورد، تلاوت قرآن عزیز کا وظیفہ، درود وسلام پڑھنے میں بندہ مومن کوتاہی کا شکار ہو تو تعمیر بھلی اور خوب ہی سہی مگر بے رنگ وروپ ہوگی۔ ذیل میں بنیت حصول ووصول تبرک چند گزارشات متعلق بعناوین کتاب پیش کی جاتی ہیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) تعوّذ:

عالمِ ازل تا ھذا الیوم العین بندگانِ خدا اور سول کے بیش قیمت سرمایا یعنی ایمان کو چھیر الینے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے حیلے بہانوں سے اپنے بندوں کو محفوظ ومامون رکھنے کے بے شمار طرق ووظائف ارشاد فرمائے ان میں سے ایک مؤثر طریقہ اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اسکے قدرتی حفاظتی آثار میں آجانا ہے۔ اسکا طریقہ کلام عزیز میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم﴾

ترجمہ: اور جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

صاحبِ تفسیرِ مدارک علامہ نسفی علیہ رحمہ فرماتے ہیں۔

قال ابن مسعود رضی الله عنه قرأت علی رسول الله ﷺ فقلت اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم فقال لی قل اعوذ بالله من الشیطن الرجیم ھکذا اقرأنیه جبریل علیه السلام

قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آقا دو عالم ﷺ کو قرآن سنانے لگا تو میں نے (تعوذ) یوں پڑھا "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم" تو حضورِ اکرم شفیع المعظم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابنِ مسعود! یوں پڑھو "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" کیونکہ حضرت جبریل روح الامین علیہ السلام نے مجھے یوں ہی سنایا تھا۔

(تفسیرِ مدارک جلد۲ ص ۲۳۳ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نوٹ: مذکورہ حدیثِ طیبہ سے ظاہر ہوا کہ تعوذ کے جو الفاظ ہمارے ہاں زبان زدِ عام ہیں وہ بالسند آقا دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں۔

(۲) تسمیہ:

اہل ایمان کے تمام تر معاملات و معمولات میں برکت کیلئے یوں تو بے شمار وظائف موجود ہیں مگر جو شان "بسم اللہ شریف کی ہے" وہ اسی کی ہے، حضرت حافظ الحدیث امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

عن ابنِ عباسؓ ان عثمان بن عفان رضی الله عنه سأل رسول الله ﷺ عن بسم الله الرحمٰن الرحیم فقال ھو اسم من اسماء الله ومابینه وبین اسم الله الاکبر الا کما بین سواد العین وبیاضھا من القرب

(رواہ الحاکم وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے، سیدنا عثمان بن عفانؓ نے آقا دو عالم ﷺ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے (مقام و مرتبہ اور حقیقت سے) متعلق سوال کیا

تو حضور پرنور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تسمیہ شریف حق تعالیٰ جل وعلا کے اسماءِ مبارکہ میں سے ہے اور اسمِ اعظم و بسم اللہ شریف کے مابین ایسی ہی قربت ہے جیسی آنکھ کی سیاہی و سفیدی کو آپس میں ہوتی ہے۔ (مستدرک، جلد۲، الرقم ۲۰۵۶ قدیمی کتب خانہ)

(۳) اسماء الحسنیٰ:

رب العلمین عزاسمہ کے اسماء مبارکہ اور اسکی صفاتِ طیبہ قرآن حمید اور احادیثِ حضرت امام المرسلین علیہ التحیۃ التسلیم میں بکثرت موجود ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انکے فوائد و ثمرات بھی، اس بات سے راہِ فرار ہرگز نہیں کہ بندہ اسکی ذاتِ گرامی مرتبہ کا محتاج ہے، فقیری اور بندگی کے اظہار کیلئے بندہ اپنے ربِ کریم کو کیسے پکارے، وہ اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمادیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے ﴿وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا﴾

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو۔ (الاعراف: ۱۸۰)

مذکورہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرۃ صدرالافاضل، بدرالاماثل سید محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے ﴿اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے وہ جنتی ہوا﴾، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کو یاد کرنے سے انسان جنتی ہوجاتا ہے۔ (خزائن العرفان)

یعنی جو ننانوے نام یاد کر لے، ان پر ایمان بھی رکھے تو اسماءِ الٰہی پر ایمان رکھنے اور انہیں حفظ کر لینے کی برکت سے انشاء اللہ جنت میں جائے گا۔

(۴) درود و سلام:

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی والا پر درود و سلام ہر مسلمان پر زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض جبکہ اسکی کثرۃ سنتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ہے۔ درود و سلام

ایک ایسی عظیم اور لازوال نعمت ہے کہ اگر اھلِ اسلام اسکی حقیقت پالیں تو زبانیں خشک ہو جانے تک اس وظیفہ مبارکہ کا ورد کرتے رہیں۔ جن بزرگانِ دین نے درود وسلام کی فضیلت حقیقی اور منقبت اصلی کو سمجھ لیا پھر تادمِ وصال انہوں نے اسکا ورد نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ درود وسلام کا مرتبہ اور آقاءِ دوعالم کی عظمت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر صاحب علم ومحبت نے مختلف الفاظ وصیغ کے ساتھ درود وسلام بارگاہِ نبوی علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر حساب میں پیش کیا۔ درودِ گرامی پڑھنے کی بدولت رب العلمین (سبحٰنہ وتعالیٰ) کیسا ثواب بغیر حساب عطا فرماتا ہے اس بارے ایک تصریح ملاحظہ ہو، قرآن عزیز میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وان مّن شیء الّا یسبّح بحمده ولکنْ لّا تفقهون تسبیحهم﴾

ترجمہ: اور کوئی چیز نہیں جو اسکی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم انکی تسبیح نہیں سمجھتے (الاسرائیل:۴۴)

بعض مفسیرینِ کرام مذکورہ آیت طیبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "مذکورہ آیتِ مبارکہ کے مطابق کائنات کا ہر ذرہ جو باری تعالیٰ کی تعریف وتحمید اور تسبیح میں مصروف ہے وہ حضور امام النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود وسلام بھی پڑھتا ہے" (مفھوما)

جب کائنات کا ذرہ ذرہ درود وسلام پڑھتا ہے اور بندہء مومن بھی اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اعلیٰ پر درود وسلام بھیجتا ہے تو اشتراک فی العمل کے قانون کے مطابق جتنا ثواب ہر مخلوق کے پڑھنے کے برابر ہے وہ اس مومن کو بھی ملے گا، جیسا کہ حضرۃ حافظِ فقہِ حنفی، شیخ الحدیث علامہ عبدالعلیم صاحب سیالوی دام ظلہٗ نماز کے حوالے سے لکھتے ہیں: نماز اکیلے پڑھی تو ثواب صرف ایک کا ملا اور باجماعت سے ستائیس کا، اور اشتراک فی العمل کے قانون کے پیشِ نظر ہر نمازی کو اپنی نماز اور اس عمل میں جملہ شرکاء کی نمازوں کا ثواب بھی حاصل ہوا گویا باجماعت نماز کے افراد جس قدر زیادہ ہونگے ثواب ونیکیاں اتنی

ہی بڑھتی چلی جائیں گی۔ (جدید فقہی مسائل ص ۳۹ مکتبہ نعیمیہ لاہور)

مذکورہ اقتباس میں جو کچھ حضرۃ شیخ الحدیث دام اقبالہٗ نے لکھا اسکی نماز کے ساتھ تخصیص نہیں بلکہ سب اعمالِ صالحہ کا یہی عالم ہے۔ بلا تبصرہ بس اندازہ کرلیا جائے کہ درودو سلام کا اجروثواب کس مقدار میں بندے کے نامہ اعمال میں داخل وشامل کیا جاتا ہے۔

کچھ کتاب ومصنف کے بارے:

زیرِ نظر شاہکار (کتاب) کے مصنف جناب من عزتِ مآب ڈاکٹر پیر محمد اکرم جان صاحب قادری خلیفہ اجل اعلحضرت شیخ وقت پیر صاحب دیول شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ، ناظم ومہتمم اعلیٰ جامعہ مدینۃ العلم (اسلام آباد) ہیں۔ حضرت موصوف علمی وعوامی ہر دو سطح پر محتاجِ تعارف نہیں۔

اس سے قبل ہمارے صاحبِ والا تصوف کے عنوان پر ایک مبسوط علمی تحقیق بنام ﴿رموزِ طریقت فی معرفۃ الحقیقت﴾ اور جہاد اسلامی کے موضوع پر معرکۃ الاراء کتاب بنام ﴿کلمہ حق﴾ عوام وخواص ہر دو حلقوں میں متعارف کروا چکے ہیں رموزِ طریقت، کلمہ حق اور اب جناب کی تازہ تصنیفِ لطیف ﴿البرکات﴾ آپس میں عجیب سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اور پھر مذکورہ تینوں کتابوں کا جوڑ حضرۃ مصنف کے مزاج روحانی اور طبیعت میں فقیری ودرویشی کا پتہ بتاتا ہے۔

راقم نے اپنی تحریر کے آغاز میں جو آیۃ مبارکہ درج کرنے کا شرف پایا اس میں تین حصے قابلِ تدبر تھے۔ ا امنوا (ایمان لاؤ) ۲: واعبدو ربکم (اپنے رب کی عبادت کرو) ۳: وافعلوا الخیر (بھلائی کے کام کرتے رہو)

ایمان پر استقامت اور ایمان کی عزت وعظمت پر جناب مصنف کی تحریر ﴿کلمہ حق﴾ رب العٰلمین کی عبادت کیلئے صحیح طور طریقوں کے علم کیلئے ﴿رموزِ طریقت﴾ جبکہ

بھلائی کے کام کرنے کیلئے ﴿البرکات﴾ از حد مفید ہیں۔ اسی معنی کی رعایت کرتے ہوئے راقم نے عرض کیا کہ حضرۃ مؤلف کی مذکورہ تینوں کتب کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا ربط ہے۔ فقیر نے زیرِ نظر کتاب ﴿البرکات﴾ کو دیکھا اور موافق و مطابق نام پایا۔

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت جناب مؤلف کی عمر اور علم و عمل میں البرکات کے مضامین کا صدقہ برکتیں عطا فرمائے اور جناب والا کی اس تازہ تصنیف کو بھی دونوں کتابوں کی طرح قبولِ عام و نفعِ دوام کا مرتبہ عطا فرمائے (امین)

اللّٰھمّ صلِ وسلّم وبارك علیٰ منْ سمّیْته نورا وجمعت فیه النور لیکون نورا للنور فبجاه النور اغرقنی فی حبّ النور الحقنی با لھل النور یانور یانور یانور (امین)

خادم العالی المعالی سید علی زین العابدین کرمانی

خانقاہِ عالی حضرۃ شاہ ابوالمعالی علیه رحمةواسعة

۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ سنه من ہجرۃ سیّدی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بمطابق ۲۰۱۷-۰۲-۰۹ بروز جمعرات

باب اوّل

فضائل

تسمیہ وتعوّذ

باب اوّل

برکاتِ بسم اللہ

اگر ایمان کی دنیا پختہ ہو تو پھر مشاہدات سے بھی ہمکنار ہوا جا سکتا ہے۔ قوتِ ایمانی اور یقینِ کامل ہی سے ہر قسم کے مشاہدات کے دروازے کھلتے ہیں۔ اس تصنیفِ لطیف کا آغاز "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" کے فضائل و برکات سے کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱: لَا يُرَدُّ دعاءٌ اوَّلُهٗ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ: "وہ دعا رد نہیں ہوتی جس کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ہو"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ پر جبرائیل امین جب پہلی وحی لے کر آئے تو کہا کہ یا محمد ﷺ پڑھیے: "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم ی" یعنی میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔ پھر کہا کہ پڑھیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اٹھنا، بیٹھنا، پڑھنا سب اللہ کے نام سے شروع ہو۔

ایک دوسری حدیث مبارکہ ہے:

۲: كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَهُوَ اَقْطَعُ وَاَبْتَرُ وَاَجْذَمُ (تفسیر الرازی: جز:۱، باب:۷)

ترجمہ: یعنی ہر اہتمام کے لائق کام اگر بسم اللہ کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور دم بریدہ ہوتا ہے۔

۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نازل ہوئی تو اس وقت بادل مشرق کی طرف چھٹ گئے، ہوائیں ساکن ہوگئیں، سمندر ٹھہر گیا، چوپاؤں نے اس کو سننے کے لئے کان لگا دیئے اور شیاطین پر آسمان سے دھکتے ہوئے شعلے گرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و جلال کی قسم کھائی کہ جس چیز پر میرا نام لیا جائے گا اس میں ضرور برکت ڈالوں گا۔

۴: فرمایا کہ: جو شخص بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تلاوت کرے گا وہ بہشت میں داخل ہو جائے گا۔

۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص جہنم کے انیس (۱۹) داروغوں سے بچنا چاہے وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔ اِس کے بھی انیس (۱۹) حروف ہیں۔ ہر حرف ایک ایک داروغہ سے بچاؤ کا وسیلہ بن جائیگا۔

۶: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ یہ اللہ کے ناموں میں سے نام ہے۔ اس کا اور اسمِ اعظم کا اس طرح ساتھ ہے جس طرح آنکھ کی سفیدی اور سیاہی کا تعلق ہوتا ہے۔

بسم اللّٰہ کی تعظیم کی برکت:

۷: بسم اللہ کی تعظیم کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن رفع قِرْطاسًا من الأرضِ فيه (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) إجلالًا أنْ يُداسَ، كُتِبَ عندَ اللّٰهِ من الصديقينَ، وخُفِّفَ عن والديهِ وإنَّ كانا مشركَيْنِ، ومَنْ كتبَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فجَوَّدَهُ تعظيمًا لله، غُفِرَ لَهُ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس کسی نے اللہ کے نام اور اس کی بزرگی کے

جذبہ سے اور ناپاکی سے بچانے کی خاطر زمین سے ایسے کاغذ کو اٹھایا جس پر بسم اللہ لکھی ہو تو اُسے اللہ کے ہاں صدیقین کا نام دیا جاتا ہے اور اس کے ماں باپ پر تخفیف عذاب کر دی جاتی ہے چاہے وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں، اور جس نے تعظیماً بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھا اللہ تعالیٰ نے اس کی بخش فرما دی۔

۸: حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ ایک شخص نے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر لکھا ہوا دیکھا "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" تو اس نے اسے چوما اور آنکھوں سے لگایا تو اسے بخش دیا گیا۔

تسمیہ کے نزول پر شیطان کا رونا دھونا:

۹: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین (۳) بار ابلیس ایسا رویا کہ ویسا وہ پہلے کبھی نہ رویا۔

☆ پہلی مرتبہ اس وقت رویا جب وہ ملعون ہوا تھا اور فرشتوں کی جماعت سے اس کو الگ کیا گیا

☆ دوسری مرتبہ ولادت و بعثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت رویا۔

☆ تیسری مرتبہ جب سورۂ فاتحہ بمع بسم اللہ نازل ہوئی تو رویا۔

امن وامان کی خوشخبری:

جب بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میری طرف سے لوگوں کے لئے امن وامان ہے۔ بشرطیکہ وہ بسم اللہ ہمیشہ پڑھتے رہیں اور تمام آسمانوں کے ملائکہ، مقرب فرشتوں، ذی مرتبہ بزرگوں کا وظیفہ بسم اللہ سے ہی شروع ہوتا ہے۔

اولین نزول بسم اللہ:

۱۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بسم اللہ کا نزول

حضرت آدم علیہ السلام پر ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جب تک میری اولاد بسم اللہ پڑھتی رہے گی وہ عذاب سے بچی رہے گی

پھر فرمایا: یا اللہ! مجھے تمام امورِ دنیاوی و اُخروی کیلئے بسم اللہ ہی کافی ہے۔

دوسری مرتبہ نزول:

پھر دوسری بار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ کی برکت سے نارِ نمرود اُن پر ٹھنڈی ہوگئی۔ پھر اسی کی برکت سے آپ علیہ السلام کو سلامتی ملی۔ پھر بسم اللہ کو اٹھالیا گیا۔

تیسری مرتبہ نزول:

پھر تورات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ جب آپ علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی تو ہامان، فرعون اور اس کے لشکروں پر غالب رہے۔ پھر اسے اٹھالیا گیا۔

چوتھی مرتبہ نزول:

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام پر اس موقعہ پر اتری جب ملکہ بلقیس کو دعوت دی گئی تھی۔ ملکہ بلقیس بسم اللہ بلکت سے مسلمان ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ بسم اللہ کی برکت سے آج کے دن روئے زمین پر تیری بادشاہت تمام ہوئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام جس شے پر بسم اللہ پڑھتے وہی شے ان کی اتباع کرتی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل کا جو فرد بھی بسم اللہ سننا چاہے وہ حضرت داوٗد علیہ السلام کی محراب میں جا کر سنے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب خطبہ سنانے کا ارادہ کیا تو اُس دور کے عابد، زاہد محرابِ داوٗدی میں جمع ہو گئے اور جب آپ نے خطبے میں بسم اللہ پڑھی تو وہاں موجود تمام لوگوں نے گواہی دے دی کہ اسی بسم اللہ کی وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام تمام بادشاہوں پر غالب آ گئے۔

پانچویں مرتبہ نزول:

پھر فرمایا: اب مجھ (محمد رسول اللہ ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور جب آپ ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اب میری امت کے لوگ قیامت تک بسم اللہ پڑھتے رہیں گے اور جب میری امت کے لوگوں کے اعمال نامے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے تو اس وقت بسم اللہ کی برکت کے سبب سے اُن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب:

۱۱: فرمایا: کثرت سے اس آیت تسمیہ کو پڑھتے رہا کرو۔ ہر وقت اس کی تلاوت کرتے رہا کرو۔ اگر کسی مومن نے آٹھ سو (۸۰۰) بار اس کو تلاوت کیا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بھی قائل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے عذاب سے نجات عطاء فرمادے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔

دُعاء:

الحمد اللہ ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے قائل ہیں۔ بسم اللہ پڑھ کر ہم اللہ کی رحمت اور بخشش کی امید کیوں نہ رکھیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے یہ بہت آسان وظیفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ میں نیکیاں مٹاتا ہوں بلکہ فرمایا: ”اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ“

”بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں“۔

بسم اللہ کے مقام کو پہچانیں۔ اگر ہم لوگ صبح سے شام تک ہر کام میں صرف بسم اللہ پڑھیں تو بھی کتنا ثواب حاصل ہوگا۔

عذابِ قبر اور بسم اللہ:

۱۲: حضور ﷺ اپنے ایک امتی کی قبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ امتی کو عذابِ قبر ہو رہا ہے۔ آپ ﷺ مغموم ہو گئے۔ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ امتی کو عذاب میں دیکھ کر غم زدہ ہوئے۔ آپ ﷺ اپنے امتی کو غم زدہ نہیں دیکھ سکتے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو غم زدہ نہیں دیکھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیجا۔ جاؤ میرا محبوب غمگین ہے۔ جبرائیل امین علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ اپنے اس امتی کے لئے دس (۱۰) بار بسم اللہ پڑھ کر دعائے بخشش فرمائیں۔ آپ ﷺ نے دس (۱۰) بار بسم اللہ پڑھ کر عذاب میں مبتلا اپنے اس امتی کو ایصالِ ثواب فرمایا۔

حورانِ بہشت اور بسم اللہ:

۱۳: ایصالِ ثواب فرمانے کے فوراً بعد آپ ﷺ نے مشاہدہ فرمایا کہ اس مردے کی قبر شق ہوئی اور فوراً دس (۱۰) حورانِ بہشت اُس کی قبر میں داخل ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے اُن حوروں سے پوچھا کہ تم کیونکر آئی ہو۔ انہوں نے عرض کیا: بسم اللہ کی برکت سے جو اس شخص کے واسطے نازل کی گئی ہے۔ اب ہم قیامت تک اس کے ساتھ رہیں گی اور روزِ قیامت پل صراط پار کرا کے اس کے ساتھ جنت میں جائیں گی اور چشمۂ آبِ حیات سے اس کا منہ دھوئیں گی اور اپنے بالوں سے اس کے بدن کو جھاڑیں گی۔ ہمارے بالوں سے جتنے قطرے پانی کے ٹپکیں گے۔ ہر قطرۂ پانی سے ایک حور پیدا ہو گی اور یہ سب حوریں اسی کے واسطے ہوں گی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی فرمائش:

۱۴: حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا اور فرمایا کہ میں تمہارے لئے کیا عمل کروں؟

انہوں نے عرض کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بہت پڑھا کریں۔

تسمیہ کا ایصالِ ثواب:

۱۵: اسی طرح دس (۱۰) بار کلمہ طیبہ کو قبر والوں پر پڑھنا بہت بہتر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک طریقہ یہ تھا کہ اگر کوئی آدمی مرتا تو فرماتے:

اس کے تمام اقرباء اور عزیز جمع ہو جائیں اور اس مردے کے واسطے ایک لاکھ (۱۰۰،۰۰۰) بار کلمہ طیبہ پڑھیں تا کہ اس کی برکت سے کوئی سختی عذاب کی اس پر نہ رہے اور وہ مردہ بخشا جائے۔

مرتے وقت بسم اللہ کے فائدے:

۱۶: جو مسلمان بھی بسم اللہ کا وظیفہ کرے گا۔ ہر دعا سے پہلے، ہر کام سے پہلے، ہر نماز سے پہلے تو جب وہ مرے گا تو منکر نکیر کی سختی سوالات سے محفوظ رہے گا اور موت کی تلخی اور قبر کی تنگی سے بھی محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کردوں گا۔

پھر اللہ کی رحمت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ:

میں اسکی قبر کو تا حدِ نگاہ کشادہ کر دیتا ہوں۔ میں اسکی قبر کو روشن و منور کر دیتا ہوں۔

میدان حشر میں فائدے:

قیامت کے دن جب اس کو اٹھاؤں گا تو اس کو سر سے پاؤں تک نورانی صُورت میں اٹھاؤں گا اور اس صُورت کا نور چمکتا دمکتا ہوگا۔ اس کے حساب و

کتاب میں آسانی کر دوں گا۔ نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کر دوں گا۔ پل صراط سے گزرے گا تو نور کی مشعلیں اس کے آگے آگے روشن کی جائیں گی اور وہ ان کی روشنی میں بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔ محشر کے میدان میں پکار کر اعلان کراؤں گا یہ بندہ بڑے بخت والا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔

بسم اللہ پڑھنے پر بہشت کا لبیک کہنا:

۱۷: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جو مسلمان یقین سے کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے گا تو میں اس کام میں برکت دوں گا۔ جب کوئی مومن بسم اللہ پڑھتا ہے تو اس وقت بہشت اس کے واسطے "لبیک" یعنی میں تیرے لئے حاضر ہوں کہتی ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہے: یا اللہ! بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت سے اس بندہ کو مجھ میں داخل کر دے۔ پس جب کسی بندے کو بہشت مانگتی ہے تو بہشت میں داخل ہونا اس بندے پر لازم ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ سے نامہ اعمال کا وزنی ہونا:

۱۸: آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگ بسم اللہ پڑھتے ہوئے قیامت کے دن آئیں گے تو ان کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ دوسری امتوں کے لوگ سوال کریں گے کہ ان کا پلڑا کیسے بھاری ہوا؟ اور ہم ایسے کیوں نہ ہوئے۔ تو ان کے پیغمبر جواب دیں گے کہ یہ لوگ ہر کام کرنے سے پہلے تین (۳) بار اللہ کا نام لیتے تھے۔ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔ بسم اللہ میں موجود تینوں نام ایسے بزرگ ہیں کہ ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں سارے جہان کی برائیاں رکھی ہوں تو خدا کے ناموں کی برکت سے ان ناموں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

بسم اللہ کے مزید فوائد:

۱۹: آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی آیت بنایا ہے جو ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور دوا کو مدد کرنے والی اور فقیر کو مال دار بنانے والی ہے۔ دوزخ کی آگ سے بچاتی ہے اور صورت کے مسخ ہو جانے اور زمین و آسمان کی بلا سے بچاتی ہے۔ اگر کوئی آدمی اس کو پڑھتا رہے گا تو وہ سب آفتوں سے بچا رہے گا۔

حضرت عیسیٰؑ کا بسم اللہ لکھنا:

۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں نے حصولِ علم کے لئے انہیں معلم کے پاس بھیجا تو معلم نے کہا لکھئے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں کیا لکھوں؟

معلم نے کہا: بسم اللہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: بسم اللہ کیا ہے؟

معلم نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''ب'' سے مراد اللہ کی بلندی ہے اور ''سین'' سے مراد اس کی سَنَا یعنی نور اور روشنی مراد ہے۔ ''میم'' سے مراد اس کی مملکت یعنی اس کی بادشاہی ہے اور ''اللہ'' کہتے ہیں معبودوں کے معبود کو اور ''رحمٰن'' کہتے ہیں دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے کو اور رحیم کہتے ہیں آخرت میں رحم کرنے والے کو۔

اہم وضاحت:

کسی مقصد اور حاجت کے لئے جب وظیفہ پڑھا جائے تو نیت میں اس کام کا شروع کرنا مدِ نظر رکھا جائے کیونکہ بسم اللہ میں با حرف جارہ ہے اور اسم مجرور ہے اور جار مجرور کا تعلق کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل کے ساتھ ہونا ضروری ہے کیونکہ خود جار و مجرور ضعیف الفاظ ہوتے ہیں۔ مثلاً جب کھانا شروع کرے تو بسم اللہ پڑھنے کی یہ نیت ہو کہ میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کر رہا ہوں۔ جب کوئی چیز پینے کے لئے بسم اللہ پڑھے تو نیت کرے کہ میں یہ چیز اللہ کے نام سے پی رہا ہوں۔ کسی چیز کو پڑھنے سے پہلے اگر بسم اللہ پڑھے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے نام سے میں یہ کتاب پڑھنا شروع کر رہا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ پڑھنے کے مواقع

ا۔ کھانا کھاتے وقت:

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلْمَةؓ (رَبِیْبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَالَ: کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ کَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سَمِّ اللّٰہَ وَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ (جو حضور ﷺ کے ربیب تھے) فرماتے ہیں کہ میں جب چھوٹا تھا اور حضور ﷺ کی گود میں تھا تو میرا ہاتھ پیالے کے اندر گھومتا پھرتا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۔ تسمیہ پڑھے بغیر کھانے پر شیطان کی شرکت:

عَنْ حُذَیْفَةؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ بِاَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (صحیح مسلم)

ترجمہ: یعنی جب کھانے پر بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی تو اللہ کی طرف سے شیطان کو اس کھانے میں شرکت کی اجازت مل جاتی ہے جیسے بسم اللہ پڑھنے سے اس کو کھانے سے دُور کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ ترک بسم اللہ پر شیطان کی مسرت:

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ وَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا

مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطٰنُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرْ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ حضور ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور کوئی ذکر کر کے داخل ہوتا ہے اور جب کھانے لگتا ہے تو بھی بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے اس گھر میں تمہارے لئے کوئی کھانا اور رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے اور جب بغیر ذکر کئے ہوئے گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ تمہیں مل گئی ہے اور جب وہ کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں دونوں چیزیں یعنی کھانا اور رات گزارنے کی جگہ مل گئی ہیں۔

۴۔ ترک تسمیہ سے برکت کا اٹھ جانا:

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبؓ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَا طَعَامًا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَۃً مِنْہُ، اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَۃً فِیْ آخِرِہٖ، قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ ھٰذَا، قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اِسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطٰنُ. (شرح السنۃ)

ترجمہ: حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اسی اثناء میں کھانا لگایا گیا، شروع میں جو ہم نے کھایا اس میں بڑی برکت دیکھی لیکن آخر میں ہم نے بہت کم برکت دیکھی ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم جب کھانے لگے تو بسم اللہ ہم نے پڑھی تھی اس

کے بعد ایک آدمی بیٹھ گیا جس نے بغیر بسم اللہ کے کھانا شروع کیا جس کی وجہ سے شیطان بھی اس کے ساتھ کھانے لگ گیا (اس وجہ سے برکت کم ہوگئی)۔

۵۔ کھانے کے درمیان میں تسمیہ:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

(سنن ابی داود: ۳۲۷۵)

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ کا نام لے، اگر شروع میں (اللہ کا نام) بسم اللہ بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہیئے بسم اللہ اولہ وآخرہ (اس کی ابتداء وانتہاء دونوں اللہ کے نام سے)۔

۶۔ شیطان کا کھانے کو قے کر دینا:

عَنْ اُمَيَّةَ بِنْ مَخْشِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِکَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَازَالَ الشَّيْطٰنُ يَاكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اِسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ (ابوداود)

ترجمہ: حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا کہ جب اس نے کھانا شروع کیا تو بسم اللہ نہیں پڑھی، جب کھانے سے ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ اسے منہ میں ڈالنے لگا تو بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور ارشاد فرمایا! کہ شیطان اس کیساتھ کھا رہا تھا جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو جو کچھ اس نے کھایا تھا اس کو قے کر دیا۔

اس حدیث میں شیطان کے قے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے جو برکت چلی گئی تھی وہ گویا کہ شیطان کے پیٹ میں امانت تھی۔ جب اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو وہ برکت کھانے کی طرف واپس آ گئی۔

۷۔ بسم اللہ سے کھانے میں نزول برکت:

عَنْ وَحْشِيِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ (ابوداؤد)

ترجمہ: راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے چند صحابہ نے عرض کی کہ ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا شائد تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو، انہوں نے عرض کی جی ہاں یہ بات تو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھانا اکٹھے بیٹھ کر کھایا کرو اور اللہ کا نام لے کر کھایا کرو کھانے میں برکت ہوگی۔

۸۔ چیزوں کو ڈھانپتے وقت تسمیہ:

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْا هُمْ وَ اغْلِقُوا الْبَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَ اَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب شام پڑ جائے تو اپنے بچوں کو گھومنے پھرنے سے روکے رکھو کیونکہ شیطان اس وقت چکر لگاتا پھرتا ہے جب

رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو پھر بچوں کو آزاد چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے کو بند کردو، کیونکہ شیطان ایسے دروازے جو بند ہوں نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لیکر اپنے پانی کے مشکیزوں کو بھی باندھ دیا کرو اور اپنے برتنوں کو بھی اللہ کا نام لے کر ڈھانپ لیا کرو۔

۹۔ صبح و شام تسمیہ:

عَنْ اِبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَاءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّہٗ شَیْءٌ، فَکَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَہٗ طَرْفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ اَبَانٌ، مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ ؟ اَمَّا اَنَّ الْحَدِیْثَ کَمَا حَدَّثْتُکَ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَقُلْہُ یَوْمَئِذٍ لِیَمْضِیَ اللّٰہُ عَلَیَّ قَدَرَہٗ (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابانؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول سنا، کہ جو آدمی ہر روز کی صبح اور ہر رات کی شام کو یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، ابان کو ایک قسم کا فالج ہو گیا تھا تو ایک آدمی ان کی طرف دیکھنے لگا (کہ تم یہ حدیث روایت کر رہے ہو اور خود تمہیں فالج ہو گیا ہے) حضرت ابانؒ سمجھ گئے اور کہا میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں بیان کی مگر اس دن میں یہ دعاء پڑھنا بھول گیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کو مجھ پر نافذ کرنا چاہتے تھے، وہ دعاء یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ایک روایت میں آتا ہے کہ جو آدمی اس دعا کو صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے وہ شام تک اور جو شام کو پڑھ لیتا ہے وہ صبح تک کسی ناگہانی مصیبت سے دوچار نہیں ہو گا۔ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنے کا حکم آیا ہے۔

۱۰۔ تسمیہ پڑھنے سے بچھو کھلونا ہو گیا:

حافظ فخر الدین عثمان بن محمد توریزی جو مکہ مکرمہ میں مقیم تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں شیخ حورانی سے "کتاب الفرائض" پڑھ رہا تھا ایک دن ایک بچھو رینگتا ہوا دکھائی دیا، شیخ مذکور نے پکڑ لیا اور اسے الٹ پلٹ کرنے لگے، میں نے اپنے ہاتھ سے کتاب رکھ دی، شیخ نے فرمایا کتاب پڑھو میں نے کہا نہیں پڑھوں ہوگا جب تک کہ اس فائدے کے متعلق آپ سے نہ سیکھ لوں شیخ نے فرمایا یہ بات تو تیرے پاس ہے میں نے کہا وہ کیسے؟ شیخ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ کلمات پڑھے گا اس کو کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچائے گی اور میں یہ شروع دن میں ہی پڑھ چکا ہوں۔

۱۱۔ سوتے وقت تسمیہ:

سوتے وقت پڑھا جاتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ یعنی اللہ کے نام سے میں پہلو رکھ رہا ہوں۔ دوسری روایت میں آتا ہے بِاسْمِکَ رَبِّیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ (مسند احمد) یعنی اے اللہ میں تیرا نام لے کر سو رہا ہوں اور میرے گناہ معاف فرمادے۔ تیسری روایت میں آتا ہے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی (متفق علیہ) یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے ہی سو رہا ہوں اور تیرے نام سے ہی اٹھوں گا۔

ایک اور روایت میں آتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ (نسائی) اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ (متفق علیہ) یعنی اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنے رخ کو تیرے طرف پھیر دیا ہے اور اپنے معاملے کو تیرے سپرد کر دیا ہے۔

۱۲۔ بیت الخلاء جاتے وقت:

بیت الخلاء میں جاتے وقت تعوذ سے پہلے بسم اللہ بھی پڑھنے کا حکم آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(المستدرک للحاکم)

۱۳۔ وضو کے وقت:

وضو کے بارے میں آتا ہے کہ وَ اِذَا تَوَضَّأَ فَلْیُسَمِّ اللّٰهَ (ابن ماجہ، ترمذی) یعنی جب وضو کرنے لگو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔

۱۴۔ گھر میں آتے جاتے وقت:

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعاء ہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (سنن ابی داود، سنن نسائی)

اللہ پر بھروسہ کرتا ہوئے میں نکل رہا ہوں اور ہر کام اللہ کی حول وقوت سے ہی ہوتا ہے۔

یعنی جو کام بھی انسان کرتا ہے یا جس کام سے بھی وہ رکتا ہے تو یہ دونوں کرنے اور رکنے کی توفیق اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔

۱۵۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت:

مسجد میں داخل ہونے کی ادعیہ میں سے ایک دعاء یہ بھی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (ابن ماجہ، ترمذی)

۱۶۔ تشہد میں:

مختلف تشہدات میں سے ایک تشہد یوں بھی آتا ہے: بسم اللہ و باللہ التحیات للہ (ابن ماجہ، سنن نسائی: ۱۱۶۲)

۱۷۔ فراغت نماز کے بعد:

نبی پاک ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو سر پر رکھتے اور یہ پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ (المعجم للطبرانی ومسند بزار)

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر میں اپنا ہاتھ سر پر رکھتا ہوں جو رحمان ورحیم ہے، اے اللہ مجھ سے ہر قسم کی پریشانی اور غم کو دور فرما دے۔

۱۸۔ تسمیہ کی برکت سے زہریلا کھانا بے اثر ہو گیا:

اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّحَابَةَ فِی الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِیْ اَهْدَتْهَا اِلَيْهِ الْيَهُوْدِيَّةُ، اَنِ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا، فَاَكَلُوْا فَلَمْ يُصِبْ اَحَدًا مِنْهُمْ شَیْءٌ (المستدرک للحاکم)

ترجمہ: ایک یہودی عورت نے زہر آلودہ بکری کا گوشت ہدیۃً حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو فرمایا اللہ کا نام لے کر اس کو کھاؤ تو صحابہ کرامؓ نے کھا لیا اور کسی کو بھی کچھ نقصان نہ ہوا۔

۱۹۔ تسمیہ نعمتوں کا شکریہ:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ ابوبکر صدیق اور عمرؓ کو ساتھ لے کر ابو الہیثم انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے تازہ کھجوریں، گوشت اور میٹھا پانی پیش کیا۔ جب آپ ﷺ یہ چیزیں تناول فرما چکے تو فرمایا، یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (التکاثر: ۸)

ترجمہ: بے شک ضرور قیامت کے دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمتیں تمہیں عطا فرمائی ہیں مثلاً صحت، دولت، امن، عیش و عشرت اولاد اور دیگر ان گنت نعمتیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا جن سے تم لوگ دنیا میں لذتیں حاصل کرتے ہوئے کہ یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں یا اس کی عداوت میں، ان کا شکریہ ادا کیا یا کفران نعمت کیا، کفران نعمت پر باز پرس بھی ہوگی۔

مذکورہ آیت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو دشواری پیش آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اس قسم کی نعمتیں تمہارے سامنے آئیں تو بِسْمِ اللّٰہِ و علٰی بَرَکَۃِ اللّٰہ پڑھو اور کھاؤ اور جب سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ﴾ یہ ان نعمتوں کا شکریہ ہوگا۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم) اس دعا کا معنی یہ ہے کہ حمد و شکر ہے اس ذات کا جس نے ہمیں پیٹ بھر کر کھانا اور پینا دیا اور ہم پر انعام فرمایا اور فضل فرمایا۔

۲۰۔ مجذومی وغیرہ کے ساتھ کھاتے وقت:

جب آپ ﷺ کسی مجذومی یا مصیبت زدہ آدمی کیساتھ کھانا تناول فرماتے تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَ تَوَکُّلًا عَلَیْہِ (سنن الترمذی:۱۷۳۹)

یعنی اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے میں کھانا کھاتا ہوں۔

۲۱۔ آغاز جنگ کے وقت:

جب آپ ﷺ کفار کے ساتھ جنگ کا اعلان فرماتے تو حکم فرماتے: بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا وَ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا (متفق علیہ)

ترجمہ: اللہ کا نام لے اس کے راستے میں نکلو اور اللہ کے منکروں کے ساتھ قتال کرو اور جہاد کرو (مگر) خیانت مت کرو اور نہ غدر کرو اور نہ مُثْلَۃ (یعنی چہرے کا بگاڑ) نہ کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے: اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (ابوداؤد)

۲۲۔ سوار ہوتے وقت:

حضور ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ بَعِیْرٍ اِلَّا فِیْ ذِرْوَتِہٖ شَیْطٰنٌ فَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَکِبْتُمُوْھُمْ (مسند احمد)

ترجمہ: یعنی ہر اونٹ کی کوہان پر کوئی نہ کوئی شیطان ہوتا ہے۔ جب تم ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لیا کرو۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جب سواری پھسل جائے تو بسم اللہ کہو۔
(سنن النسائی، مسند احمد)

۲۳۔ کشتی پر سوار ہوتے وقت:

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جب کشتی پر سوار ہونے لگو تو یوں کہا کرو: بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا (اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور ٹھہرنا) اس سے سفر میں امان میں رہوگے۔

۲۴۔ ذبح حیوان کے وقت:

جانور کو ذبح کرتے وقت پڑھا جاتا ہے: بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
(ابن ماجہ، ابوداؤد)

عقیقہ کے جانور پر پڑھا جاتا ہے: بِسْمِ اللّٰہِ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ (مصنف ابن ابی شیبہ)

۲۵۔ آب زم زم پیتے وقت:

ماءِزم زم کے بارے میں آتا ہے کہ:

وَاِذَا شَرِبَ مَآءَ زَمْ زَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی (ابن ماجہ)

ترجمہ: یعنی کوئی بھی جب زم زم کا پانی پینے لگے تو قبلہ رخ ہو جائے اور بسم اللہ پڑھ لے۔

۲۶۔ بازار میں داخل ہوتے وقت:

جب بازار میں داخل ہو تو یوں کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا (المستدرک للحاکم)

ترجمہ: کہ اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور سوال کرتا ہوں اس بازار کی بھلائی کا اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی بھلائی کا بھی اور جو کچھ شر اور برائی اس کی چیزوں میں ہے اس سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۲۶۔ بدنی تکلیف کے وقت:

جس آدمی کے جسم میں کوئی تکلیف یا درد ہو تو وہ دائیں ہاتھ کو درد کی جگہ پر رکھے اور پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (تین بار) اور اسکے بعد سات بار یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (صحیح مسلم)

ترجمہ: یعنی اللہ کے نام اور اسکی قدرت کیساتھ میں اس شر سے جو محسوس کرتا یا ڈرتا ہوں پناہ مانگتا ہوں۔

۲۷۔ بخار کے وقت:

اگر کسی کو بخار ہو جائے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (المستدرک للحاکم، مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: یعنی میں بڑائی والے اللہ کے نام سے (پڑھتا ہوں) اور بڑائی والے اللہ کے نام سے ہر جوش مارنے والی رگ سے اور جہنم کی تپش کے شر سے، پناہ مانگتا ہوں۔

۲۸۔ عیادت کے وقت:

جب کوئی بیمار ہو جائے تو عیادت کرنے والا یوں کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ، بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ (صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: یعنی اللہ کا نام لے کر میں دم کرتا ہوں ہر اس شے سے جو تجھے اذیت دے اور ہر نفس کے شر اور حاسد کی نظر بد سے بھی (دم کرتا ہوں) اللہ آپ کو شفا دے، اللہ کے نام سے تجھے میں دم کرتا ہوں۔

یہ دُعاء پڑھ کر پھونک مار دے۔

بخار میں مبتلا شخص تین پتوں پر یہ کلمات لکھ کر بوقت بخار روزانہ کھائے:

☆ پہلے پتے پر "بِسْمِ اللّٰہِ نَارَتْ وَاسْتَنَارَتْ"

☆ دوسرے پتے پر یہ کلمے لکھے "بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ غَارَتْ"

☆ تیسرے پتے پر یہ کلمات "بِسْمِ اللّٰہِ حَوْلَ الْعَرْشِ دَارَتْ"

۲۹۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت:

میت کو قبر میں رکھتے ہوئے یوں پڑھتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ و بِاللّٰہِ وَ عَلٰی سُنَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

دوسری روایت میں سنت کی بجائے مِلَّتِ کا لفظ آیا ہے۔

۳۰۔ تحریر کے آغاز میں:

آپ ﷺ جو خط بھی لکھواتے تو اس کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھوا کر فرماتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا بلقیس کو جو خط لکھا تھا وہ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا تھا، قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. (النمل:۳۰)

۳۱۔ دم کرتے وقت:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

(صحیح مسلم:۴۰۶۹)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی انسان کو تکلیف ہو یا کوئی زخم وغیرہ آجائے تو وہ اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر رکھے اور یہ کہتے ہوئے اٹھائے:

بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(صحیح البخاری:۵۳۰۴)

فضائل بسم اللہ (منظوم)

ہر عمل مین بندگان با خدا ۔۔۔ کرتے بسم اللہ سے ہیں ابتداء

نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات ۔۔۔ پہلے بسم اللہ مجرِیہا کہا

دیکھو بسم اللہ کو قرآن مین ۔۔۔ پہلا کلمہ ہے کلام اللہ کا

اور قلم نے لوح پر روز ازل ۔۔۔ لفظ بسم اللہ تھا اول لکھا

روضہ جنت میں بسم اللہ سے ۔۔۔ بہ رہی ہیں چار نہریں جانفزا

جو پڑھے گا دل سے بسم اللہ کو ۔۔۔ چاروں نہروں میں وہ حصہ پائے گا

جو کرے تنظیم بسم اللہ کی ۔۔۔ ہوگا صدقین میں روز جزا

لیں گے اونیس حرف بسم اللہ کے ۔۔۔ نار کے اونیس فرشتوں سے بچا

مرتے دم اور قربان پھر حشر میں ۔۔۔ کام بسم اللہ دے گی جا بجا

کھولے لاکھوں قفل بسم اللہ نے ۔۔۔ دی ہیں کنجی حق نے کیا مشکل کشا

وِرد بسم اللہ کرِدیتا ہے دور ۔۔۔ ہر مرض ہر درد ہر غم ہر بلا

صدق دل سے کہ کے بسم اللہ کو ۔۔۔ مانگ ہر حاجت کرے گا حق روا

کھانے اور پینے میں بسم اللہ سے ۔۔۔ پائے گا تو برکت و نور و صفا

بائے الصاقی بسم اللہ سے ۔۔۔ جو ہوا ملصق وہ واصل ہوگیا

لکھی بیدل شرح بسم اللہ خوب ۔۔۔ تجھ سے راضی ہوخدا اور مصطفےٰ

صرف تعوّذ پڑھنے کے مواقع

۱۔ نیند میں گھبراہٹ کے وقت:

عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب نیند کی حالت میں تم میں سے کوئی گھبرا جائے تو یہ دعا پڑھے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ "يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ" وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ. (سنن ابی داود: ۳۸۹۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (خواب میں) ڈرنے پر یہ کلمات پڑھنے کو سکھلاتے تھے: أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں کی اس کے غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے ان بیٹوں کو جو سمجھنے لگتے یہ دعا سکھاتے اور جو نہ سمجھتے تو ان کے گلے میں اسے لکھ کر لٹکا دیتے۔

یہی حدیث سنن الترمذی میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ "إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ

بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ"، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ (سنن الترمذی: ۳۵۲۸)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے تو (یہ دعا) پڑھے: أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و جامع کلموں کے ذریعہ اللہ کے غضب، اللہ کے عذاب اور اللہ کے بندوں کے شر و فساد اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں، یہ کلمات پڑھنے سے پریشان کن خواب اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے، اور جو بچے نابالغ ہوتے تھے ان کیلئے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

۲۔ تلاوت قرآن سے پہلے:

تلاوت قرآن پاک کے موقع پر بھی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾
(النحل: ۹۸)

ترجمہ: تو جب تم قرآن مجید پڑھا کرو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

قرآن مجید کی تلاوت شروع کرتے وقت تعوذ کا پڑھنا سنت ہے۔

۳۔ تعوّذ کیساتھ بچوں کیلئے تعویذ:

عَنُ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنُهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (صحیح البخاری: ۳۱۲۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے لئے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور آسحاق علیہما السلام کے لئے مانگا کرتے تھے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔

یہی حدیث سنن ابن ماجہ میں بھی ان کلمات کے ساتھ موجود ہے:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، يَقُولُ ":أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ"، قَالَ ":وَكَانَ أَبُونَا إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ "أَوْ قَالَ: إِسْمَاعِيلَ وَيَعْقُوبَ (سنن ابن ماجہ: ۳۵۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر دم فرماتے تو یوں فرماتے:

أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے، ہر زہریلے کیڑے (سانپ، بچھو وغیرہ) اور ہر نظر بد والی آنکھ سے، اور فرماتے: ہمارے والد ابراہیم علیہ السلام بھی انہی کلمات کے ذریعہ اسماعیل واسحاق علیہما السلام پر دم فرماتے تھے یا فرمایا اسماعیل اور یعقوب علیہما السلام پر۔

صحابہ کرامؓ ان کلمات کا تعویذ بنا کر بچوں کے گلے میں ڈالا کرتے تھے:

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (صحیح البخاری وسنن اربعۃ)

احادیث میں کئی مواقع پر معوذتین کا پڑھنا منقول ہے، چند ایک مواقع مندرجہ ذیل ہیں۔

۴۔ ہر فرض نماز کے بعد:

رسول کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد تعوذ کی تلاوت فرماتے تھے: اس سلسلے میں حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

عَنْ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةً، قَالَ عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ، فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ، قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ، وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ، وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ (سنن ابی داود: ۷۶۴)

ترجمہ: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا (عمرو کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سی نماز تھی؟) آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے تین تین بار فرمایا: اللہ أکبر کبیرا اللہ أکبر کبیرا اللہ أکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ وأصیلا اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کیلئے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، اللہ کیلئے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، اللہ کیلئے بہت زیادہ تعریفیں ہیں اور میں صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور فرمایا: أعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وھمزہ میں شیطان کے کبروغرور، اس کے اشعار وجادو بیانی اور اس کے وسوسوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ عمرو بن مرہ فرماتے ہیں اس کا (یعنی شیطان کا) "نفث" "شعر ہے، اس کا "نفخ" "کبر ہے اور اس کا "ہمز" جنون یا موت ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد جو دعائیں پڑھنا مسنون ہے، ان میں سے معوذتین کا پڑھنا بھی مذکور ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ (ترمذی ابوداود)

ترجمہ: عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھ لیا کروں۔

۵۔ مصحوب جن کے سامنے:

جس آدمی کو جنات کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو سامنے بٹھا کر جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں معوذتین کا ذکر بھی آتا ہے۔ (ابن ماجہ، مسند احمد)

۶۔ بچھو کے کاٹنے پر:

ایک مرتبہ نماز کی حالت میں بچھو نے آپ ﷺ کو کاٹ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ تو کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو، پھر

آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور کاٹی ہوئی جگہ پر ملنے لگے، اور ساتھ ساتھ قل یاایھا الکافرون، اور معوذتین بھی پڑھتے رہے۔ (معجم طبرانی الصغیر)

٧۔ ہر روز دس مرتبہ:

ایک حدیث میں آتا ہے۔ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فِی الْیَوْمِ عَشَرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلِکًا یَرُدُّ عَنْہُ الشَّیْطٰنَ (ابویعلی الموصلی)

ترجمہ: جو آدمی دن میں دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کردیتے ہیں جو اس سے شیطان کو دور کرتا رہتا ہے۔

٨۔ سوتے وقت:

سوتے وقت آپ ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ دونوں ہاتھوں کو جمع فرماتے اور ان کے اوپر معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھ کر پھونک مارتے اور پھر اس کو تمام بدن پر پھیر لیتے، ابتداء آپ ﷺ اگلے حصہ، سر، چہرے سے فرماتے تھے اور یہ عمل آپ تین مرتبہ فرماتے تھے۔

٩۔ بدن میں درد کے وقت:

جس آدمی کو جسم میں درد وغیرہ ہو تو اسے بھی معوذتین پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (متفق علیہ)

١٠۔ غصہ کے وقت تعوذ:

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَہٗ مُغْضِبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ

مَـايَـجِـدُ اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَايَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّی لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صردؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی گلوچ کیا اور ہم بھی وہیں بیٹھے تھے ایک آدمی، دوسرے کو اتنا غضب ناک ہو کر گالیاں دینے لگا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمے کا علم ہے کہ اگر یہ غصے والا آدمی اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا اور وہ کلمہ یہی تعوذ ہے، صحابہؓ نے اس سے کہا کیا حضور ﷺ کی بات نہیں سن رہے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں پاگل تو نہیں ہوں" اس کا یہ کہنا بھی غصے کی بنا پر تھا وہ آدمی یا تو منافق تھا یا پھر نیا نیا مسلمان ہوا تھا جس کی وجہ سے اس نے حضور ﷺ کے سامنے اس حرکت کا ارتکاب کیا اور بے ادبی کا مرتکب ہوا۔

قرآن پاک میں بھی آتا ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾

ترجمہ: جب شیطان کی طرف سے کوئی غصہ دلانے والی بات تمہیں غضب ناک کر دے تو اعوذ اللہ پڑھ لیا کرو۔

۱۱۔ گدھے کے ہنہنانے پر تعوذ:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب جب گدھا ہنہنائے تو: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھا کرو، کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۲۔ کتوں کے بھونکنے پر تعوذ:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب کتے بھونکنے لگیں تو: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھ لیا کرو۔ (سنن ابوداود، سنن النسائی)

۱۳۔ سواری کے ٹھوکر لگنے پر تعوذ:

ابو ملیح اپنے والے اسامہ بن عمیر بصری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سواری پر ردیف (پیچھے بیٹھا) تھا، ہماری سواری نے ٹھوکر کھائی تو میں نے کہا تَعِسَ الشَّیْطٰنُ (یعنی شیطان کو ٹھوکر لگے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ الفاظ نہ کہو کیونکہ اس سے شیطان اپنی بڑائی سمجھتا ہے یہاں تک کہ وہ پھول کر ایک گھر کی طرح ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے اندر اتنی قوت اور طاقت ہے کہ میں سواری کو ٹھوکر لگا سکتا ہوں، بلکہ یوں کہو بِسْمِ اللّٰہ اس کے کہنے سے انسان چھوٹا ہو جاتا ہے، اتنا کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ کھیتی بوتے وقت تعوذ:

حضرت حلیمیؒ نے لکھا ہے کہ جو آدمی زمین میں بیج وغیرہ ڈالے اس کیلئے یہ امر مستحب ہے کہ وہ ڈالتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لے اس کے بعد یہ آیت پڑھ لے:

﴿اَفَرَئَیْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ﴾

ترجمہ: ”یعنی تم بتلاؤ کہ جو کچھ تم بوتے ہو اسے ہم اگاتے ہیں یا تم اگاتے ہو“ اللہ کے اس کلام کے جواب میں یہ کلمات پڑھے ”بَلِ اللّٰهُ الزَّارِعُ وَالْمُنْبِتُ وَالْمُبْلِغُ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا ثَمَرَهٗ وَجَنِّبْنَا ضَرَرَهٗ وَجَعَلْنَا لِاَنْعُمِکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ“ یعنی اے اللہ آپ ہی کھیتیوں کو اگانے والے نشو ونما دینے والے اور انجام تک پہنچانے والے ہیں، اے اللہ اس کھیتی کا پھل ہمیں نصیب فرما اور اس کے ضرر سے ہمیں محفوظ فرما اور اپنی نعمتوں کا ہمیں شکر گزار بنا اور آخر میں درود پاک پڑھے۔ اللھم صَلِّ علٰی محمدٍ و آل محمدٍ

۱۵۔ شیطان کے چھونے سے پناہ:

بہت سے تعوذات میں سے جو آپ ﷺ وقتاً فوقتاً مانگے رہتے تھے ایک تعوذ یہ بھی تھا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے چھوکر اور لپٹ کر مخبوط الحواس بنادے۔

۱۶۔ پانی پینے پر شیطان کی شرکت:

حدیث پاک میں آتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوکر پانی پی رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح پانی نہ پیا کرو کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہوئے کہ تمہارے ساتھ بلی پانی پیئے اس شخص نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لیکن تمہارے ساتھ یقیناً شیطان پانی پی چکا ہے۔

۱۷۔ مسجد سے نکلتے وقت تعوذ:

ابن سنی نے اپنی کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی یہ ارادہ کرے کہ وہ مسجد سے باہر نکل جائے تو ابلیس اپنے لشکر کو پکارتا (یعنی آواز دیتا) ہے تو اس کا لشکر اس کے گرد جمع ہوجاتا ہے جیسے شہد کی مکھیاں ''یعسوب'' (رانی مکھی) کے گرد جمع ہوجاتی ہیں پس جب تم میں سے کوئی شخص مسجد کے دروازے پر (مسجد سے نکلنے کیلئے) کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کلمات کہے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ'' (اے اللہ میں ابلیس اور اس کے لشکر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں) پس جب کوئی آدمی یہ کلمات پڑھ لے گا تو اس کو (ابلیس اور اس کا لشکر) ضرر نہیں پہنچائے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (سنن ابن ماجہ:۲۹۴)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں داخل ہوتے تو فرماتے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں کے شر سے۔

عقیدہ کی بات:

بسم اللہ اس عقیدہ کے ساتھ پڑھے کہ ہر کام اللہ کی توفیق اور ہمت سے ہوتا ہے۔ جیسے اس کام کا آغاز اللہ کے نام سے ہو رہا ہے ایسے ہی اگلے سارے مراحل انجام تک آپ کے حکم اور توفیق سے ہی طے ہوں گے۔ یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر کام کا مؤثر حقیقی اللہ کی ذات ہے۔ ہمارے اسباب اور وسائل کسی نتیجہ یا اثر کو پیدا نہیں کر سکتے۔ جدوجہد اور اسباب پر اثرات کا مرتب کرنا اللہ کا کام ہے۔ جبکہ اسباب سے کام لینا ہمارا کام ہے۔ اللہ چاہے تو ہمارے اسباب کو کامیاب فرمادے چاہے تو ناکام بنادے۔ مؤثر حقیقی کا عقیدہ ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ اس میں فساد اور خرابی کی وجہ سے ہم گمراہی کے راستہ پر چل سکتے ہیں کہ جس چیز سے ظاہراً فائدہ ہو رہا ہے اسی کو اصل مؤثر سمجھ کر اس کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ چاند، سورج، ستاروں کی عبادت اسی خرابی عقیدہ کی بنا پر کی جاتی رہی ہے۔ ہر کام کے شروع میں جب بسم اللہ پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب اسی عقیدہ کی طرف اشارہ کرنا اور اس کو پختہ کرنا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

باب دوم

فضائل

اسمائے حسنیٰ

باب سوم

فضائل اسمائے حسنیٰ

اسمائے الٰہیہ کی تعداد:

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے بعض لوگوں سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پانچ ہزار (۵۰۰۰) نام ہیں۔ ایک ہزار (۱۰۰۰) تو قرآن شریف اور صحیح احادیث میں ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) تورات میں، ایک ہزار (۱۰۰۰) انجیل میں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) زبور میں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) لوحِ محفوظ میں ہیں۔ بسم اللہ شریف کے ہر لفظ میں بہت سے اسماء اور صفات مضمر ہیں جن میں سے ہم اسماء حسنیٰ کا ذکر کریں گے کیونکہ احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

اسمائے حسنیٰ کی فضیلت:

ایک جگہ ارشاد ہے:

۱۔ ﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اسماء کو الحسنیٰ فرمایا اور اپنے تمام اسماء کے ساتھ پکارنے کا حکم دیا۔ اللہ کے اسماء بھی برکت والے ہیں۔ اسمائے حسنہ کا وظیفہ تو کمالِ معرفت سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ صرف انہیں یاد کر لینے والوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔ سورۂ طٰہٰ میں ارشاد ہے:

۲۔ ﴿ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ﴾ (طٰہٰ:۸)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام“۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۳۔ ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الحشر:۲۴)

ترجمہ: ''وہی ہے اللہ بنانے والا، پیدا کرنیوالا، ہر ایک کو صورت دینے والا اسی کے ہیں سب اچھے نام، اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے''۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

۴۔ ﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (غافر:۶۵)

ترجمہ: ''وہی زندہ ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو، نرے اسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب''۔

حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أحمد بن عمرو الخلال المكى، ثنا محمد بن أبى عمر المكى، ثنا محمد بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبى طالب، قال :سألت أبى جعفر بن محمد عن الأسماء التى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن لله تسعة وتسعين اسما ، من أحصاها دخل الجنة وإنها لفى كتاب الله ، منها فى فاتحة الكتاب خمسة أسماء ، وفى البقرة ثلاثة وثلاثون اسما، وفى آل عمران خمسة أسماء، وفى النساء سبعة أسماء، وفى الأنعام ستة أسماء، وفى الأعراف حرفان، وفى الأنفال حرفان، وفى هود أربعة أسماء، وفى الرعد حرفان، وفى إبراهيم اسم واحد، وفى الحجر اسم واحد، وفى

مـريـم ثـلاثة أسـماء، وفى طه اسم واحد، وفى الحج اسم واحد ، وفـى الـمـؤمـنين اسم واحد، وفى النور ثلاثة أسماء، وفى الفرقان اسم واحـد، وفـى سبأ اسـم واحد، وفى الزمر أربعة أسماء، وفى الـمـؤمـن أربـعة أسـمـاء، وفى الذاريات اسمان، وفى الطور اسم واحـد، وفـى اقتـربت الساعة حرفان، وفى الرحمن أربعة أسماء، وفـى الـحـديـد أربـعة أسـمـاء، وفـى الـحشر إحدى عشرة، وفى البـروج حـرفـان، وفى الفجر واحد، وفى الإخلاص حرفان، فإذا تـليت هذه الأسماء، فإن فيها أسماء الله، إذا دعى به أجاب، وإذا سـئـل أعـطـى، فـإذا هممت أن تدعو بهذه الأسماء فليكن ذلك بـعـد صيـام واجـب، أو صـوم الـخـمـيـس، وتدعو فى آخر ليلة الـجـمـعة، وقـت السـحـر الله لا إله إلا هو، ما يدعو بهذه الأسماء عـبـد مـؤمـن إلا أجابه الله، ولو سأل يمشى على الماء لأجابه الله، أو على متن الريح، فأما الخمسة فى فاتحة الكتاب يا الله، يا رب، يـا رحـمـن، يـا رحـيـم، يـا مـالـك، وأما الثلاثة والثلاثون التى فى الـبـقـرة: يا محيط، يا قدير، يا عليم، يا حكيم، يا تواب، يا رحيم، يا بـصـيـر، يـا عـظـيم، يا ولى، يا نصير، يا واسع، يا بديع، يا سميع، يا عـزيز، يا كافى، يارؤف، يـا شـاكـر، يا واحد، يا قوى، يا شديد، يا قريب، يا مجيب، يا سريع، يا حليم، يا خبير، يا قابض، يا باسط، يا حـى، يا قيوم، يا غنى، يا حميد: وأما التى فى آل عمران يا وهاب، يـا قـائـم، يـا صـادق، يـا مـنعم، يا متفضل: وأما التى فى النساء: يا رقـيـب، يـا حسـيـب، يـا شهيـد، يـا مقيت، يـا على، يـا كبير، يـا

وكيل: وأما التي في الأنعام: يا غفور، يا برهان، يا فاطر، يا قاهر، يا مميت: وأما التي في الأعراف: يا محيي، يا مميت: وأما التي في الأنفال: يا نعم المولى، ونعم النصير: وأما التي في هود: يامحيط، يا مجيد، يا ودود، يا فعال لما تريد: وأما التي في الرعد: يا كبير، يا متعال: وفي سورة إبراهيم: يا منان: وفي الحجر: يا خلاق: وفي مريم: ياصادق، يا وارث، يا فرد: في طه: يا غفار: وفي الحج: ياباعث: وفي المؤمنين: ياكريم: وفي النور: يا حق: وفي الفرقان: يا هاد: وفي سبأ: يا فتاح: وفي الزمر: يا عالم الغيب والشهادة: وفي المؤمن: يا غافر الذنب، يا قابل التوب، ياذا الطول، يارفيع: وفي الذاريات: يا رزاق، يا ذا القوة المتين: وفي الطور: يا بر: وفي اقتربت الساعة: يا مليك، يا مقتدر: وفي الرحمن: يا رب المشرقين، يا رب المغربين، يا ذا الجلال والإكرام: وفي الحديد: يا أول، يا آخر، يا ظاهر، يا باطن: وفي الحشر: يا ملك، يا قدوس، يا سلام، يا مؤمن، يا مهيمن، يا عزيز، يا جبار، يا متكبر، يا خالق، يا بارء، يا مصور: وفي البروج: يامبدء، يا معيد: وفي الفجر: يا وتر: وفي الإخلاص: يا أحد، يا صمد (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۴۶)

ترجمہ: امام محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے ابوجعفر بن محمد سے ان اسماء کے بارے میں پوچھا جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء ہیں، جس نے انہیں اخلاص کے ساتھ یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ

کی کتاب میں بھی یہ اسماء درج ہیں، سورۃ الفاتحہ میں پانچ اور سورۃ البقرۃ میں تینتیس اسماء حسنیٰ مذکور ہیں، سورۃ آل عمران میں پانچ اسماء، سورۃ النساء میں سات اسماء، سورۃ الانعام میں چھ اسماء، سورۃ الاعراف میں دو اسماء، سورۃ الانفال میں دو اسماء، سورہ ہود میں چار اسماء، سورۃ الرعد میں دو اسماء، سورۃ ابراہیم میں ایک اسم، سورۃ الحجر میں ایک اسم، سورۃ مریم میں تین اسماء، سورۃ طٰہٰ میں ایک اسم، سورۃ الحج میں ایک اسم، سورۃ المومنون میں ایک اسم، سورۃ النور میں تین اسماء، سورۃ الفرقان میں ایک اسم، سورۃ سبا میں ایک اسم، سورۃ الزمر میں چار اسماء، سورۃ المومن میں چار اسماء، سورۃ الذاریات میں دو اسم، سورۃ الطّور میں ایک اسم، سورۃ القمر میں دو اسماء، سورۃ الرحمٰن میں چار اسماء، سورۃ الحدید میں چار اسماء، سورۃ الحشر میں گیارہ اسماء، سورۃ البروج میں دو اسماء، سورۃ الفجر میں ایک اسم اور سورۃ الاخلاص میں دو اسماء حسنیٰ مذکور ہیں۔

جب ان اسماء کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان میں ایک اسم مبارک ایسا بھی ہے جس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو شرف قبولیت پاتی ہے اور جب (اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں اس کے وسیلہ سے) سوال کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا جب تو ان اسماء کے وسیلے سے مانگنے کا اراہ کرتے تو تجھے واجب روزوں یا جمعرات کے روزے کے بعد دست سوال دراز کرنا چاہیے اور شب جمعہ کے آخری پہر سحری کے وقت اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کے واسطے سے مانگنا چاہیے کیونکہ جو بھی بندہ مومن ان اسماء کے واسطے سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطاء فرماتا ہے، اگر چہ سوال کرنے والا پانی پر چلنے یا ہوا میں اڑنے کا بھی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

اسماء حسنیٰ کا اثر (تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ):

اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام صفاتی اسماء میں یہ وصف ہے کہ وہ اپنے ذاکر کو بھی ویسی ہی صفات سے متصف کردیتے ہیں۔

مثلاً یَاغَنِیُّ کا ورد کرنے والا غنی ہوجاتا ہے اور یَاصَمَدُ کا ورد کرنے والا ہر قسم کے فانی احتیاج سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ اسی طرح یَارَحْمٰنُ اور یَارَحِیْمُ کا ورد کرنے والا اپنا دامن اللہ کی رحمانیت و رحیمیت سے بھر لیتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے ''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَهُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ'' (متفق علیہ) اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو، ننانوے نام ہیں، جو ان کا احاطہ کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک روایت میں ہے جو ان کو حفظ کرلے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا، احاطہ کرنے کا مطلب ان پر ایمان لے آنا اور ان کو ایک ایک کرکے پڑھنا اور ان کے معانی کا سمجھنا اور پھر ان صفات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا یہ ساری چیزیں ''اَحْصَاهَا'' میں داخل ہیں۔

۹۹ میں حصر کی وجہ:

اللہ تعالیٰ کے افعال اور نسبتیں تو بے شمار ہیں، ننانوے میں کیوں بند کیا گیا ہے؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ ۹۹ کی حدیث ایک ہی معاملے کے بارے میں ہے دو معاملوں کے بارے میں نہیں ہے، یعنی اللہ کے بہت سارے ناموں میں سے ان ۹۹ ناموں کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کو پڑھتے رہنے اور حفظ کرنے سے انسان خود کو جنت کا مستحق ٹھہراتا ہے، اس کی مثال یوں ہے کہ جس آدمی کے ہزار غلام

ہوں اور کوئی کہے کہ بادشاہ کے غلاموں میں سے ۹۹ غلام ایسے ہیں جن کا دشمن مقابلہ نہیں کرسکتا، تو یہ تخصیص غلبہ پا لینے کے اعتبار سے ہے کل افراد کے اعتبار سے نہیں اسی طرح ان ۱۹۹ اسماء کا بھی اعتبار اس دخول جنت کی بنا پر ہے۔

اسمائے حسنی کے پڑھنے کا طریقہ:

جب ان اسمائے حسنیٰ کی تلاوت کرنا چاہیں تو اس طرح شروع کریں ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔۔۔۔۔الخ﴾ مسلسل پڑھتے چلے جائیں، جیسے قرآن مجید کے اول یا آخر میں لکھے جاتے ہیں۔ ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھیں اور دوسرے اسم سے ملا دیں جس اسم پر سانس لینے کیلئے رکنا پڑے تو اس کو نہ ملائیں اور دوسرا نام اَلُ سے شروع کریں، اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھنا چاہیں تو شروع میں "یا" حرف ندا کا اضافہ کرینگے، مثلاً اَلرَّحْمٰنُ کا وظیفہ کرنا چاہیں تو یَا رَحْمٰنُ کہیں (بغیر الف لام کے) یَا اَلرَّحْمٰنُ نہ پڑھیں۔

الف سے لفظ اللہ:

"وھو اسم لم یسم به غیره تبارک وتعالیٰ و لھذا لا یعرف فی کلام العرب له اشتقاق من فعل و یفعل ، فذھب من ذھب من النحاة إلی أنه اسم جامد لا اشتقاق له"

"اللہ وہ نام ہے جو سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی اور کا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک عرب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا اشتقاق کیا ہے؟ اس کا باب کیا ہے؟ بلکہ نحویوں کی ایک بہت بڑی جماعت کا یہ خیال ہے کہ یہ اسمِ جامد ہے اور اس کا کوئی اشتقاق ہے ہی نہیں"۔

الف سے لفظ اللہ بھی بنتا ہے

لفظ اللہ کے بارے میں کچھ تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

اسم اللہ کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ یا اَللّٰہُ پڑھے گا اس کے دل سے تمام شکوک وشبہات دور ہو جائینگے اور عزم و یقین کی قوت نصیب ہوگی، جو لاعلاج مریض پر یا اللہ کا ورد پڑھ کر دم کرتا رہے گا انشاء اللہ اس کو شفاء کامل نصیب ہوگی۔

اسم ذات کا معنیٰ:

هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی الذَّاتُ الوَاجِبُ الوُجُوْدِ الَّذِیْ یَکُوْنُ وُجُوْدُهٗ مِنْ ذَاتِهٖ وَلَا یَحْتَاجُ اِلٰی شَیْئٍ اَصْلًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو واجب الوجود ہے اور اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں۔

اسمِ ذات کے معنٰی کے اعتبار سے کوئی معنٰی نہیں ہو سکتے۔ ارادی اور غیر ارادی طور پر شعوری اور لاشعوری طور پر وہ ذات جو ارفع و اعلیٰ ہے، بلند و بالا ہے، جو اللہ بھی ہے، معبود بھی ہے، مطلوب بھی ہے، مقصود بھی ہے، جو اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس کے حضور جبیں جھکا دی جائے۔ وہی عبادتوں کے ثمرات سے نوازنے والا ہے جو کائنات کا خالق و مالک ہے جو ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے جو بے مثل و بے مثال ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کی طالب ہے۔ کوئی شے ایسی نہیں جو اس کی طلب نہ رکھتی ہو۔ اللہ، اللہ کا ذاتی نام ہے۔

اسم ذات کا وظیفہ:

جو اللہ کے اسمِ ذاتی کا ورد کرتا ہے ان کو خیرات بھی ویسی ہی ملتی ہے اور کوئی اُس کے صفاتی اسماء کا ورد کرتا ہے تو اس کو ان صفات سے متصف فرما دیتا ہے جس کسی کو وہ اپنی صفات کی خیرات عطا فرما کر متصف فرمائے گا یہ عطا ہوگئی۔ اس

جیسا کوئی نہیں ہوگا۔ مثال اس کی ہوتی ہے جس کی دوئی ہوتی ہے۔ یہ یقین اور عقیدہ اپنے اندر رچانا بسانا پڑے گا کہ جس کو ہم اپنا معبود، مطلوب و مقصود جانتے ہیں وہ بے مثل و بے مثال ہے۔

الف کا اشارہ:

(الف) الٰہ کی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی وہ یکتا معبود ہے۔ وہ بے مثل و بے مثال ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات و کمالات میں واحد ہی واحد ہے۔ جہاں دوئی کا تصور نہیں۔ وہ اپنی عطاو بخشش میں یکتا ہے۔ وہ اپنے حسن و جمال میں یکتا ہے۔ جب اللہ نے چاہا کہ کوئی حامد میری حمد بیان کرے تو اس نے اپنے حبیب پاک، صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تخلیق فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خیراتِ ذاتی بانٹی تو اپنے حبیب پاک ﷺ کو عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے ذاتِ باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

(الف) اللہ کی الوہیت اور یکتائی کا ہے۔ صرف الف پڑھنے سے مراد اللہ ہوگا۔ عارفوں نے جب الف کی حقیقت کو جانا تو وہ کہہ اٹھے:

علموں بس کریں او یار　　　　اکوں الف مینوں درکار

اگر اللہ کا الف ہٹا دیں تو للہ۔ اللہ کے لئے۔ معانی وہی رہا۔ ذات بھی وہی رہی۔ للہ کہیں تب بھی دھیان اللہ ہی کی طرف جا رہا ہے۔ للہ کہنے سے بھی آواز سے اللہ ہی نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ (البقرہ:۲۸۴)

ترجمہ: ''اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں''۔

پھر للہ کی پہلی لام کو ہٹا دیں تو **لہ** رہ گیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (البقرہ: ۱۰۷)

ترجمہ: ''اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے''۔

نہ ذات میں اور نہ صفات میں کوئی فرق آیا۔ اگر **لہ** کا لام بھی ہٹا دیں تو **ھُو** رہ گیا۔ ارشاد ہوا:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ (الحشر: ۲۲)

ترجمہ: ''وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

اور جب **ھُو** رہ جاتا ہے تو عارف پکارتے ہیں:

ہُو ہُو دیاں ضرباں لائی جا   جیویں مندا ای یار منائی جا

اللہ کا الف اپنی یکتائیت رکھتا ہے۔ پھر للہ اس کے معانی بنتے ہیں اللہ کیلئے۔ پھر لـہ اس سے مراد ہے اسی کیلئے۔ پھر ھُو ہے۔ اس سے مراد بھی وہی ذات ہے۔ پس مخلوقات کا خالق، زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ انسان ہر حال میں خوشی ہو یا غم، خوف ہو یا امن اللہ ہی کو پکارتا ہے۔ ہر مشکل میں جس ذات کا نام بے ساختہ زبان پر آ جائے وہ معبودِ حقیقی ہے اور وہ اللہ ہے۔

ذاتِ الٰہی کی حقیقت کا جاننا:

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کو جاننے کے لئے بڑے بڑے صاحبانِ حال عاجز و حیران ہو جاتے ہیں۔ خدائے لم یزل کی ذات کی حقیقت کو معلوم کرتے کرتے سیدنا غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ اعتراف کرتے ہیں:

''اَللّٰهُمَّ ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ وَانْحَسَرَتِ الْاَبْصَارُ وَحَارَتِ الْاَوْهَامُ وَضَاقَتِ الْاَفْهَامُ وَ بَعُدَتِ الْخَوَاطِرُ وَ قَصُرَتِ الظُّنُوْنُ عَنْ اِدْرَاكِ كُنْهِ

كَيفِيَّةِ ذَاتِكَ وَمَاظَهَرَمِنْ بَوَادِئ عَجَآئِبِ اَنْوَاعِ اَصْنَافِ قُدْرَتِكَ دُوْنَ الْبُلُوْغِ اِلٰى تَلَاْلُؤ لَمَحَاتِ بُرُوْقِ شُرُوْقِ اَسْمَآئِكَ يَااللّٰهُ“

ترجمہ: ”اے اللہ! عقل جاتی رہی اور آنکھیں تھک گئیں اور وہم حیران ہو گئے اور فہم تنگ ہو گئے اور دل کی باتیں دور جا پڑیں اور ظن کم ہمت ہو گئے۔ تیری ذات کی کنہ کیفیت معلوم کرنے سے اور تیرے قسم قسم کے عجائبات کے جنگلوں سے کچھ ظاہر نہ ہوا۔ سوائے چمکنے، چمکار روشنیوں، چمک دمک ناموں کے اے اللہ!“۔

اللہ کی بلند و بالا شان:

اللہ کی شان وہ شان ہے کہ انسان اس کی عزت وصفات کو بیان کرنے سے عاجز وحیران ہے۔ بندہ اگر ذاتِ خدا کا عرفان پالیتا ہے تو وہ حیرتوں میں ڈوب جاتا ہے۔ اللہ کے جاہ وجلال وصفات وکمالات کو معلوم کرنے میں انسان عاجز ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور شانِ ربوبیت میں یکتا ہے۔ وہ اول بھی ہے آخر بھی ہے، ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے۔ بس حقیقت یہ ہے وہ وہی ہے اس جیسا کوئی نہیں۔ وہ اپنی معرفت جس کو جتنی چاہتا ہے عطاء فرما دیتا ہے۔ اس کی عطاء سے انسان اس کا عرفان بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جبار وقہار بھی ہے۔ لیکن ان لوگوں کے لئے جو اس کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوتے۔ جو اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں ان کے لئے الطاف ہی الطاف ہے۔

اللہ کی بارگاہ میں سجدہ وہی کر سکتا ہے جس کے سینے میں اس کی محبت ہوتی ہے۔ جہاں اس کی محبت ہوتی ہے وہاں اغیار کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ سینے میں صرف ایک ہی محبت سما سکتی ہے یا محبتِ خدا یا محبتِ دنیا۔ دنیا کی محبت جہاں ہو گی وہاں رب کی محبت نہیں رہ سکتی۔

بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ کی برکت:

اہل عرب میں امیہ بن ابی صلت پہلا شخص ہے جس نے کتابت کے شروع میں یہ الفاظ لکھنا شروع کئے اور پھر قریش بھی جاہلیت کے خطوط میں اس کلمہ کو لکھنے لگے ،امیہ نے یہ کلمہ کہاں سے سیکھا؟ مسعودی نے عجیب وغریب داستان بیان کی ہے وہ یہ کہ امیہ مصحوب (اس پر جن آتے تھے) تھا پس وہ قریش کے کسی قافلے کے ساتھ سفر کے لئے نکلا تو اچانک ایک سانپ نمودار ہوا، قافلے والوں نے اسے مارڈالا اس کے بعد ایک اور سانپ نکلا اور قصاص طلب کرنے لگا کہ تم نے فلاں کو قتل کیا ہے اس کا قصاص دو پھر اس سانپ نے زمین پر ایک لکڑی ماری جس کی وجہ سے اونٹ فرار ہوگئے، بڑی مشقت کے بعد اونٹوں کو جمع کیا گیا اس سانپ نے پھر دوبارہ زمین پر لاٹھی ماری جس سے اونٹ منتشر ہوگئے اور ان کو جمع کرنے میں نصف رات ہوگئی پھر وہ سانپ نمودار ہوا اور تیسری مرتبہ اس نے لاٹھی زمین پر ماری جس سے اونٹ پھر فرار ہوگئے ،اونٹوں کی تلاش میں وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں نہ پانی تھا نہ خوراک قافلہ والوں نے امیہ بن صلت سے کہا تیرے پاس اس مصیبت سے نجات کا کوئی حیلہ ہے امیہ نے کہا شاید ممکن ہے کوئی حل نکل آئے وہ اکیلا وہاں سے چل دیا ایک ٹیلے کے پاس اسے آگ جلتی ہوئی نظر آئی وہ آگ کی طرف چل پڑا یہاں تک کہ وہ خیمہ میں مقیم ایک بوڑھے کے پاس پہنچ گیا، امیہ نے اس بوڑھے سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی پریشانی کی شکایت کی وہ بوڑھا درحقیقت جن ہی تھا اس نے امیہ سے کہا اگر اب وہ سانپ تمہارے سامنے آئے تو یہ کلمات "بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ" سات مرتبہ پڑھ دینا، امیہ نے ایسا ہی کیا تو سانپ کہنے لگا جو دراصل جن ہی تھا تمہارا برا ہو یہ کلمہ کس نے سکھایا ہے تم کو پھر وہ سانپ وہاں سے چلا گیا اور قافلے والوں کی پریشانی دور ہوگئی۔

اسم اللہ کے الف سے مرکب اسماء

اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے):

قرآن پاک میں فرمایا:

﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

ترجمہ: پس اللہ ہی بہترین حفاظت فرمانے والے اور سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے کہ بے شک ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے جو مانگنا چاہو مانگ لو۔
(مستدرک حاکم)

حدیث:

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو ارحم الراحمین کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا مانگ اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف متوجہ ہے (مستدرک حاکم)

اَلْاَحَدُ (ہر لحاظ سے یکتا):

سورۃ اخلاص میں فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

کہ آپ ﷺ اعلان فرمادیں کہ اللہ ایک ہی ہے، ذات باری تعالیٰ کیلئے یہ دو لفظ استعمال ہوتے ہیں وَاحِدٌ اور اَحَدٌ، علماء کی اکثریت کا کہنا یہ ہے کہ دونوں مترادف ہیں، ان کے معنی میں کوئی فرق نہیں، لیکن بعض علماء دونوں میں فرق کرتے ہیں۔

۱۔ احد وہ ہوتا ہے جو ہو لیکن اس کا وجود نہ ہو اور واحد وہ ہوتا ہے ایک ہو دو نہ ہوں

۲۔ جنید بغدادی کا مشہور قول ہے اَلْاَحَدُ بِذَاتِہٖ وَاحِدٌ بِصِفَاتِہٖ کہ احد کا لفظ اللہ کی ذات پر بولا جاتا ہے کہ اس کی ذات احد اور واحد کا لفظ اس کی صفات پر بولا جاتا ہے۔ کہ اپنی صفات کے لحاظ سے وہ واحد ہے۔

۳۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں اَلْاَحَدُ بِفَضْلٍ وَالْوَاحِدُ بِعَدْلٍ فضل فرمانے میں وہ احد ہے اور عدل فرمانے میں وہ واحد ہے۔

۴۔ بعض کہتے ہیں کہ غفار ہونے کے اعتبار سے احد ہے اور نگہبان ہونے کے اعتبار سے واحد ہے۔

۵۔ قرآن پاک میں دونوں لفظ آتے ہیں، ایک آیت میں ہے:

﴿مَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ﴾

کہ واحد قہار اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ایک شاعر نے یہ شعر کہا ہے:

اِدْفَعْ بِصَبْرِکَ حَادِثَ الْاَیَّامِ

وَتَرْجِ لُطْفَ الْوَاحِدِ الْعَلَّامِ

ترجمہ: یعنی زمانے کی مصیبتوں کو صبر کے ساتھ دور کر دیا کرو اور اللہ جو واحد اور علام ہے اس کے لطف و کرم کے امیدوار بنے رہو۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ "اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ" پڑھا کرے اسکے دل سے مخلوق کی محبت اور خوف جاتا رہیگا اور اللہ کی ذات کیساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جائیگا،

نیز جس شخص کی اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ اسکو اولاد صالح نصیب ہوگی۔

اَلْاَوَّلُ (سب سے پہلے):

قرآن پاک کی آیت ہے:

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ﴾

اللہ ہی سب سے پہلے تھا اور ہے اور سب کے بعد وہی رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے پانچ صفاتی اسماء:

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے گھر میں فاقہ کی نوبت آگئی آپؓ حضرت سیدہ فاطمہؓ سے فرمایا اگر آپ نبی پاک ﷺ کے پاس چلی جائیں تو شاید کچھ مل جائے، آپؓ کے کہنے پر سیدہ فاطمہ الزہراؓ تشریف لے گئی اور اس وقت آپ ﷺ حضرت ام ایمنؓ کے یہاں تشریف فرما تھے، حضرت فاطمہؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے ام ایمنؓ سے کہا یہ دستک تو سیدہ فاطمہؓ کی لگتی ہے اور وہ ایسے وقت میں آئی ہیں کہ ایسے وقت میں ان کی آنے کی عادت نہیں تھی، تم جاؤ اور دروازہ کھول دو جب حضرت فاطمہؓ داخل ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! اس وقت تو ہمارے پاس آنے کی تمہاری عادت نہیں تھی حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ جو فرشتے ہیں ان کی غذا تو اللہ تعالیٰ تسبیح، تحمید اور تقدیس ہے تو ہماری غذا کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آل محمد (ازواج مطہرات) کے یہاں تیس دنوں سے آگ نہیں جلی ہاں البتہ کچھ بکریاں ہمارے پاس آئی ہیں اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں پانچ بکریاں دینے کا حکم کروں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں پانچ کلمات سکھلا دوں جو ابھی ابھی جبرائیل امین نے مجھے سکھلائے ہیں، حضرت

فاطمہ الزہراؓ نے عرض کیا کہ مجھے پانچ بکریاں نہیں یہ پانچ کلمات سکھلا دیں آپ نے فرمایا تم یہ پڑھا کرو: یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا آخِرَ الْآخِرِیْنَ وَیَاذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

گیارہ مزید اسمائے الٰہیہ ساتھ دعاء:

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہؓ کا واقعہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اے جابر! یہ گیارہ بکریاں جو گھر میں موجود ہیں تمہیں لینا زیادہ پسند ہے یا وہ گیارہ کلمات جو ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھلائے ہیں جن میں دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کردی گئی ہے، حضرت جابرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں ان کلمات کا محتاج ہوں اور یہ کلمات بے حد محبوب ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ الْبَرُّ خَلَّاقٌ عَلِیْمٌ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَوَّابٌ رَحِیْمٌ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ الْجَوَّادُ الْکَرِیْمُ اِغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَوَفِّقْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَنَجِّنِیْ وَعَافِنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَلَا تُضِلَّنِیْ وَادْخِلْنِیَ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ بار بار ان کلمات کو پڑھتے رہے یہاں تک کے میں نے ان کو حفظ کرلیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود بھی ان کلمات کو سیکھو اور دوسروں کو بھی ان کلمات کی تعلیم دو، مزید فرمایا اے جابر تم ان کلمات کو حفاظت سے اپنے پاس رکھنا، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔

وظیفہ:

جس شخص کے ہاں لڑکا نہ ہوتا ہو وہ چالیس دن تک چالیس بار "اَلْاَوَّلُ"

پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا نیز جو شخص مسافر ہو وہ جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ ''اَلاَوَّلُ'' پڑھے تو بخیریت وطن واپس آجائے گا۔

اَلآخِرُ (سب کے بعد رہنے والا):

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ﴾

اللہ ہی سب سے پہلے تھا اور ہے اور سب کے بعد وہی رہے گا۔

وظیفہ:

جو شخص ہر روز الآخر پڑھے گا اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دور ہو جائے گی اور اس کی کوتاہیوں کا کفارہ بھی بن جائے گا اور انشاء اللہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

''ب'' سے مرکب اسمائے الٰہیہ

بسم اللہ کی ''ب'' سے مندرجہ ذیل مرکب اسمائے الٰہیہ نکالے جا سکتے ہیں۔

اَلْبَارِئُ (پیدا کرنیوالا، جان ڈالنے والا):

یعنی کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا، یہ الخالق کے مترادف ہی ہے، عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک اسی کی پیدا کردہ مخلوق ہے، اس کا مادہ ب ر ء آتا ہے اور اسی سے بَرَاءَةٌ کا لفظ بھی آتا ہے جس کے معنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف آنا، کہتے ہیں بَرِئَ الْمَرِيْضُ یعنی مریض شفاءیاب ہو گیا، دوسرا محاورہ ہے بَرِئَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ الطِّيْنِ یعنی آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی کی آلودگی سے بری فرما کر پیدا کیا، قرآن پاک میں ہے:

﴿فَتُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ﴾

کہ تم اپنے خالق کی طرف رجوع کرو۔

بعض لوگ فرق کرتے ہیں خالق اور باری میں، کہ باریؒ کا استعمال جواہر اور اجسام میں ہوتا ہے، اعراض میں نہیں ہوتا جبکہ "الخالق" کا لفظ عام ہے، ذات اور صفات دونوں پر بولا جاتا ہے دنیا میں کوئی جسم بھی خود پیدا نہیں ہوا بلکہ اولین پیدائش اس کے مادے کی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اس مادے میں انسان کچھ تصرفات کر کے ایک نئی شکل وصورت بنا دیتا ہے، مگر اصل بنیاد اور ماخذ اللہ کا پیدا کردہ ہوتا ہے، قرآن پاک کی آیت ہے:

﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾

کہ خلق اور امر اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

اس آیت میں دو درجے بتلائے ہیں ایک خلق کا درجہ اور دوسرا امر کا درجہ، خلق کی وضاحت فرمائی:

﴿اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ﴾

اور دوسرے درجے کا ذکر یوں فرمایا:

﴿یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ﴾ (سورۃ اعراف)

ترجمہ: یعنی ان مخلوقات کو ایک معین اور محکم نظام پر چلاتا ہے یہ تدبیر وتصرف امر ہوا۔

گویا ایک درجہ خلق کا ہے اور دوسرا درجہ مخلوقات میں خدائی تصرفات اور تدابیر کا ہے۔ اس کیلئے جامع لفظ جو بولا گیا ہے وہ "البارئ" ہے، خلق اور تصویر کے بعد "البارئ" کا درجہ آتا ہے۔

وظیفہ:

اگر بانجھ عورت سات دن تک روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد اکیس مرتبہ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ پڑھتی رہے تو انشاء اللہ اسے اولاد نرینہ نصیب ہوگی۔

اَلْبَصِیْرُ (سب کچھ دیکھنے والا):

یعنی اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو دیکھ رہا ہے۔ خواہ وہ عالم علوی یا عالمِ سفلی سے تعلق رکھتی ہو، قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر یہ صفت آئی ہے اور متنبہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو اور جو تم چھپ چھپا کر کوئی عمل کرتے ہوئے اس کو بھی وہ دیکھ رہا ہے، بلکہ وہ دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات سے بھی واقف ہے:

﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾

کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سینوں کے بھیدوں تک جانتی ہے۔

وظیفہ:

جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ یَا بَصِیْرُ پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ میں روشنی اور دل میں نور پیدا فرما دینگے۔

اَلْبَاسِطُ: (روزی فراخ کرنیوالا):

اس کا مادہ بسط ہے عموماً قرآن پاک میں اسکا استعمال رزق کی کشادگی کیلئے استعمال ہوا ہے مثلاً:

﴿اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ﴾ (سورہ عنکبوت)

ترجمہ: یعنی اللہ ہی رزق کو کھولتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے۔

ایک جگہ پر فرمایا کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور چیزوں کی عبادت کرتے ہیں انکی مثال یوں ہے ''کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَاءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَاھُوَ بِبَالِغِہٖ'' کہ ایسے لوگ اس آدمی کی طرح ہیں جو پانی کی طرف ہاتھ کو کھولتا ہے تا کہ وہ اس کے منہ میں آ جائے اور وہ اس تک پہنچنے والا نہیں ہے۔ یہ صفت اللہ کے علاوہ دوسروں کیلئے بھی استعمال ہوئی ہے اصحاب کہف کے کتے کے بارے میں فرمایا:

﴿وَ کَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ﴾

ترجمہ: یعنی ان کا کتا اپنے بازوں پھیلائے دروازے پر بیٹھا تھا۔

وظیفہ:

جو شخص نماز چاشت کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اٹھا کر روزانہ دس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اور منہ پر ہاتھ پھیر دیگا تو اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دینگے اور کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

اَلْبَاقِیُ (ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾

ترجمہ: یعنی اللہ جو ذوالجلال والاکرام ہے وہی باقی رہے گا، باقی ساری چیزیں فنا ہو جائیں گی، صوفیاء کے یہاں ایک درجہ ''باقی باللہ'' کا بھی ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ ہی باقی رہنے والا ہے اگر ایک لمحہ کیلئے بھی اس کی نظر یا توجہ اللہ سے ہٹ جائے تو وہ ختم ہو جائے۔

وظیفہ:

جو شخص اس اسم مبارک کو ایک ہزار مرتبہ جمعہ کی رات کو پڑھ لیا کرے تو اللہ

تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر اور نقصان سے محفوظ رکھیں گے اور اس کے تمام نیک اعمال بفضل خدا مقبول ہونگے۔

اَلْبَاعِثُ (الْخَلْقِ) (مردوں کو زندہ کرنیوالا):

اس کا معنی ہے دوبارہ پیدا کرنیوالا اور اٹھانے والا، یعنی اللہ تعالیٰ حساب و کتاب کیلئے تمام مخلوقات کو جو فنا ہو چکی ہوگی دوبارہ پیدا فرمادیگا۔ قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً تمام قبر والوں کو زندہ کرے گا

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمٰنَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾

ترجمہ: اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا، بیشک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں، اٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا لیکن تم نہ جانتے تھے۔

یہ ایسی صفت ہے جو اللہ کے ساتھ ہی خاص ہے۔ کچھ صفات ایسی ہیں جو محدود حد تک انسانوں کے اندر بھی پائی جاتی ہیں اور اسی بنا پر وہ صفت ان کی طرف منسوب کردی جاتی ہے، جیسے بصیرٌ، خَبیرٌ وغیرہ مگر اس باعثٌ کی صفت اللہ کے بغیر کسی کے اندر نہیں پائی جاسکتی جیسے وہ خالق ہونے میں یکتا ہے وہ اسی طرح الباعث میں میں بھی یکتا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ یَا بَاعِثُ پڑھا کرے انشاء اللہ اس کا دل علم و حکمت سے زندہ ہو جائے گا۔

ایک اور آیت میں ہے:

قیامت کے دن کا ایک منظر:

﴿وَ یَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَ نُزِّلَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ تَنۡزِیۡلًا﴾

(الفرقان: ۲۵)

ترجمہ: اس دن آسمان بادل سمیت پھٹے گا اور فرشتے اتر آئیں گے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمانِ دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہلِ زمین سے زیادہ ہیں جن وانس سب سے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اترینگے وہ آسمانِ دنیا کے رہنے والوں سے اور جن وانس سب سے زیادہ ہیں اسی طرح آسمان پھٹتے جائینگے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کَرُوْبِیَان اترینگے پھر حاملینِ عرش اور یہ روزِ قیامت ہوگا۔

اَلۡبَرُّ (احسان کرنیوالا، بڑا اچھا سلوک کرنیوالا):

قرآن پاک میں آتا ہے

﴿اِنَّہٗ ھُوَ الۡبَرُّ الرَّحِیۡمُ﴾

یہ جنتیوں کا قول ہوگا کہ ہم دنیا میں رہتے ہوئے اللہ سے ڈرتے تھے اور اسی کے فضل ورحمت کی امید پر ہم اس کے احکامات کی پابندی کرتے تھے آج اللہ نے ہم پر ہمارے اعمال سے بڑھ کر احسان فرمایا اور بے شک اللہ ہی احسان فرمانے اور فضل فرمانے والے ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص شراب نوشی، زنا کاری وغیرہ بدکاریوں میں گرفتار ہو وہ روزانہ

سات مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ اس کے دل سے ان گناہوں کی رغبت جاتی رہے گی۔ نیز جو شخص حُبِّ دنیا میں مبتلا ہو تو وہ اس اسم کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی نیز جو شخص اپنے بچے پر پیدا ہونے کے بعد ہی سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دم تو اللہ کے سپرد کرے وہ بالغ ہونے تک تمام آفاتوں سے محفوظ رہے گا۔

اَلْبَدِیْعُ (بے مثال چیزوں کو پیدا کرنیوالا):

قرآن پاک میں ہے بَدِیْعُ السّٰمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ کہ اللہ کی ذات ہی آسمانوں اور زمینوں کو بے مثال طریقے پر پیدا فرمانے والی ہے۔ ابداع کا مفہوم یہ ہے کہ محض نیست کو ہست کرنا یعنی کسی چیز کے ظہور میں آنے سے پہلے اس کی تخلیق کیلئے کوئی مادہ نہ ہو بلکہ حق تعالیٰ اپنے قدرت کاملہ سے عدم محض سے مادہ کی تخلیق فرما کر پھر اس مادہ کو کسی دوسری چیز کی تخلیق کیلئے استعمال فرمائیں جس کی اپنی مخصوص شکل وصورت اور خواص و آثار ہوں اور خلق کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شے کا مادہ پہلے سے موجود ہو اور اس سے کوئی دوسری شے پیدا کردی جائے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کرنا اور جنات کے باپ کو شعلہ آتش سے پیدا کرنا صفت خلق کی مثالیں ہیں۔

وظیفہ:

جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت یا کوئی بھی مشکل پیش آئے وہ ایک ہزار مرتبہ یَابَدِیْعَ السّٰمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ پڑھا کرے انشاء اللہ سے ان چیزوں سے کشائش نصیب ہوگی، نیز جو شخص اس اسم کو باوضو پڑھتے ہوئے سو جائے تو جس کام کے معلوم کرنے کا ارادہ ہو وہ انشاء اللہ خواب میں نظر آئیگا، نیز جو شخص نماز عشاء کے بعد یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ بارہ دن

تک پڑھے گا تو جس کام یا مقصد کیلئے پڑھے گا انشاء اللہ یہ پورا عمل ختم ہونے سے پہلے ہی حاصل ہو جائے گا، آزمودہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی 'س' سے مرکب اسماء الٰہیہ

اَلسَّمِیۡعُ (سب کچھ سننے والا):

بسم اللہ کی ''س'' سے سمیع بھی نکلتا ہے یعنی تمام مخلوقات کی باتوں کو سننے والا۔ اللہ ظاہر و باطن، قریب و دور کی ہر پکار کو سننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی شے دور نہیں۔ انسان اپنے آپ کو دور سمجھے تو یہ اس کی فکری سوچ ہو سکتی ہے جبکہ رب تعالیٰ تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہے۔

اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّھُمۡ وَ نَجۡوٰھُمۡ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے بھیدوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے جبکہ کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے بیان کو وہ نہ سنتا ہو اور نہ جانتا ہو۔

ایک کیڑے کی تسبیح:

ایک بار حضرت داوٗد علیہ السلام نے ایک پتھر پر اپنا عصا مارا تو وہ دو (۲) ٹکڑے ہو گیا۔ اس میں سے ایک چھوٹا سا کیڑا نکل آیا۔ آپ کو یہ خیال آیا کہ اس کیڑے کو پیدا کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ یہ کیڑا صبح سے لے کر شام تک ایک ہزار (۱۰۰۰) بار ''سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ'' پڑھتا ہے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور عرض کیا کہ اے الٰہ العالمین! تو ہی اپنی مخلوقات کی تسبیحات سن سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ وَ لٰکِنۡ لَّا تَفۡقَھُوۡنَ تَسۡبِیۡحَھُمۡ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہر شے ہی تسبیح و تحمید کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیحات

کو سمجھ نہیں سکتے ہو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِن بَعْدِ ذَالِکَ .... یَھْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ﴾

یعنی بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

وظیفہ تین اسماء:

جو یَاسُبْحَانُ، یَاسَمِیْعُ، یَابَصِیْرُ کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے اور اس کی فریادوں کو سنتا ہے اور اسے نورِ بصیرت عطا فرما دیتا ہے۔ ان اسماء کا وظیفہ کرنیوالا شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اَلسَّمِیْعُ کا ایک اور وظیفہ:

جو شخص جمعرات کے روز چاشت کی نماز کے بعد پانچ سو یا ایک سو یا پچاس مرتبہ یَا سَمِیْعُ پڑھے گا انشاء اللہ اس کی دعائیں قبول ہونگی، نیز جو شخص جمعرات کے دن فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سو مرتبہ یَا سَمِیْعُ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نظر خاص سے نوازیں گے۔

سَیِّدٌ (سردار):

بسم اللہ کی ''سین'' سے سید بھی ہے جس کے معنی سردار کے ہیں۔ یعنی رب سے بڑا کوئی سردار نہیں وہ بادشاہِ حقیقی ہے۔ دنیا میں کسی کے پاس کوئی سرداری ہے تو وہ عارضی ہے اور عطائے خداوندی ہے۔ یہ اللہ نے اسے مستعار دی ہے۔ حقیقت میں تمام سرداریوں کا مالک خود سردارِ دو جہاں ہے۔ تمام مخلوقات اللہ تبارک وتعالیٰ کی سرداری کو تسلیم کرتے ہوئے اُس کی تسبیح بیان کرتیں ہیں، آج کل جدید عربی میں سَیِّدٌ فقط محترم/ جناب کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے، اسناد پر ہر طالبعلم کے نام سے پہلے السیّد / السیّدۃ لکھا ہوتا ہے، گویا یہ ایک تعظیمی لفظ ہے۔

روحانی وجود:

وجود کے اندر بھی ایک وجود ہوتا ہے۔ روح کے اندر جھانکنے سے تلاش ختم ہو جاتی ہے، اپنے اندر کے ہو جاؤ باہر کی لگن مٹ جائے گی۔ جو اپنے اندر کا ہو گیا۔ اسے کسی کو اپنا نہیں کرنا پڑتا۔ سب اس کے ہو جاتے ہیں

ذاکرین کی روح، روحانیت کی وجہ سے پرواز کر سکتی ہے۔ ان کا جسم اور روح دونوں لطیف ہوتے ہیں۔ وہ جہاں جانا چاہیں بجسمہ وہاں جا سکتے ہیں۔ انسان کے علاوہ دوسری مخلوق تو خدا کی حمد و تسبیح سے کبھی غافل نہیں ہوتی۔ ہر ذی روح شیٔ صبح کے وقت اللہ کی حمد بیان کرتی ہے۔ انسان اشرف المخلوق ہے لیکن خدا کی حمد کرنا چھوڑ دی۔ اشرفیت کا تاج تو یادِ خدا اور حمدِ خدا کرنے ہی سے ملتا ہے۔

تسبیح نہ کرنے کے برے اثرات:

روایات میں آتا ہے کہ رَوُح ابن حبیبؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک کوا لایا گیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کوے کے بازو دیکھے تو الحمد للہ کہا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کوئی جانور شکار نہیں ہوتا جب تک اس کی تسبیح میں کمی نہ آئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر اگنے والی جڑی بوٹی پر کوئی نہ کوئی فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اس بوٹی کی تسبیحات کو شمار کرتا ہے اور کوئی درخت بھی جھاڑا یا کاٹا نہیں جاتا جب تک کہ اس کی تسبیح میں کمی نہ آ جائے اور انسان کو بھی کوئی برائی نہیں پہنچتی مگر اسکے اپنے گناہوں کے سبب سے اور بہت سے گناہ تو اللہ معاف فرما دیتے ہیں پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کوے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے کوے! اللہ کی عبادت کر پھر آپ نے اس کوے کو چھوڑ دیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ نے پنجرے میں قید ایک پرندے سے پوچھا کہ تم کس بنا پر قید ہوئے؟

پرندے نے کہا کہ جب پرندے اللہ کی تسبیح کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو ہم قید ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح درخت جب خدا کی تسبیح چھوڑ دیتے ہیں تو وہ مرجھا جاتے ہیں اور خشک ہو جاتے ہیں اور پھر ان کو جلا دیا جاتا ہے۔ انسان جب خدا کی تسبیح چھوڑ دیتے ہیں تو ان کی روح کو بدن کے پنجروں میں قید کر دیا جاتا ہے اور ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔

حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ کا ذکر (ضمناً):

دین اسلام ایک کامل اور مکمل دین ہے جس کی تکمیل ایک بار تو حضورﷺ کے زمانہ میں اور آپ کے بعد آنے والے خلفاء راشدین کے دور میں کافی حد تک مکمل ہو چکی ہے مگر ایسی تکمیل کہ دنیا میں کفر و شرک ختم ہو جائے اور ہر طرف دین اسلام ہی ہو ایسی تکمیل سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ کے زمانہ میں ہوگی۔

اس لئے کہ دینِ اسلام ایک کامل دین ہے اور اس کی تکمیل کا اعلان خود پروردگارِ عالم نے فرمایا۔ احکامِ اسلام تمام ہو گئے لیکن غلبۂ اسلام اس وقت ہوگا جب پوری روئے زمین پر اسلام چھا جائے گا۔ وہ زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ہوگا۔ جب روئے زمین سے کفر مٹ جائے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ عین صبح کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہونگے۔ مسلمانوں کا امیر (یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام) آپ علیہ السلام سے کہے گا اے روح اللہ! آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں۔

چنانچہ انہی کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔ فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ ہاتھوں میں لیکر مسیح دجال کا رخ کرینگے۔ دجال آپ کو دیکھ کر سیسے کی طرح پگھلنے لگے گا۔ آپ علیہ السلام اس کے سینے پر وار کرینگے جس سے وہ ہلاک ہو جائیگا اور اسکے ساتھی یہود و ہنود شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہونگے لیکن انہیں کہیں امن نہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی درخت تلے چھپیں گے تو درخت بھی پکار کر کہے گا۔ اے مومن! یہ کافر میرے پاس چھپا ہوا ہے اور اسی طرح پتھر بھی پکار کر بتائیں گے۔

اس روز دین اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائیگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دینِ اسلام کے غلبہ کی جو بشارت دی وہ پوری ہو جائیگی۔

هُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ (توبہ:۳۳)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔

اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ہوگا۔ حق ظاہر ہوگا باطل مٹ جائے گا۔ ہر طرف حق حق کی صدائیں بلند ہوں گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَفِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ اَوَلَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ (الشوریٰ:۵۳)

ترجمہ: ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں اور خود ان کے آپے میں یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا حق بیّن ہوگا۔ بین حق کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے ہاتھ میں حق کا علم ہوگا اور ہر کوئی پکارے گا حق، حق، حق۔

منصور حلاّج کا واقعہ (ضمناً):

ایک منصور نے حق، حق کہہ کہ اہلِ بغداد کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیا تھا۔ جس روز خواجہ حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ تعالیٰ کو سزائے موت دینے کے لئے مقتل گاہ میں لے جایا جارہا تھا اور لوگ آپ پر سنگ باری کررہے تھے تو ہر پتھر کے لگنے پر آپ ''اَنَا الْحَق'' کا نعرہ لگاتے۔ ایک لاکھ سے زائد افراد اس وقت میدان میں موجود تھے۔ حضرت منصور رحمہ اللہ تعالیٰ چاروں طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھتے اور حق، حق ''اَنَا الْحَق'' کے نعرے لگاتے ہوئے اپنی مقتل گاہ میں پہنچے۔ ایک مستانہ کیفیت تھی جو آپ پر طاری تھی جس طرف نگاہ اٹھتی تھی اُسی طرف سے حق، حق کی صدائیں بلند ہوتیں۔

جب آپ کے اعضاء کاٹے گئے تو آپ نے کلائیاں اور چہرہ خون میں تر کرلیا اور فرمایا سرخ ہو کر جارہا ہوں اور وضو کررہا ہوں کہ مَردوں کا حقیقی وضو خون ہی سے ہوتا ہے۔ لوگو! تمہیں کیا خبر؟ ایک ایسی نماز بھی ہوتی ہے جس کی دو (۲) رکعتوں کا وضو صرف خون ہی سے کیا جاتا ہے۔

جس روز تَبَیّنِ حق ہوگا اس روز ہر شے حق حق پکارے گی۔ اسلام کا علم بلند ہوگا۔ روئے زمین پر کلمہ طیبہ کا ذکر جاری ہو جائے گا۔

سَرِیعُ الحِسَاب:

بسم اللہ کی سین سے اللہ کا اسم سریع الحساب بھی بنتا ہے۔ اللہ کی صفت سریع الحساب بھی ہے۔ اس کے معانی ہوتے ہیں جلد حساب لینے والا۔

انسان کی زبان سے جو کچھ ادا ہوتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سے جو عمل بھی ہوتا ہے وہ فوراً لکھ لیا جاتا ہے۔ کراماً کاتبین بڑی تیزی سے ہماری زبان سے ادا ہونے والے الفاظ لکھ رہے ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

نامہ اعمال کی تیاری:

﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق:۱۷،۱۸)

"جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ایک دائیں بیٹھا اور ایک بائیں۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو"۔

ہمارا نامۂ اعمال، یہ دفترِ عمل بصورتِ کتاب، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا اور پلک جھپکنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تمام مخلوق کا حساب لے لے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اپنا نامہ اعمال خود ہی پڑھو:

﴿اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْباً﴾

(بنی اسرائیل:۱۴)

ترجمہ: "اپنا نامۂ اعمال پڑھ۔ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے"۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: کہ لوگو! اپنی جانوں کا حساب کر لو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے اور اپنے اعمال کا اندازہ کر لو اس سے پہلے کہ ان اعمال کا وزن کیا جائے۔ تاکہ کل قیامت والے دن تم پر آسانی ہو جس دن کہ تمہارا پورا پورا حساب لیا جائے گا اور بڑی پیشی میں تم خدائے لم یزل کے سامنے پیش کر دیئے جاؤ گے۔

کتنا بڑا مہربان امتحان لینے والا ہے۔ کس قدر تخفیف اور آسانی، کہ اپنا حساب خود ہی کرلو۔ لیکن یہ حساب اعمال کے مطابق ہی کیا جا سکے گا۔ کیونکہ اس میں ہمارے اعمال کی ہر چھوٹی بڑی تحریر موجود ہے۔ اس تحریر کو جب انسان دیکھے گا تو بول اٹھے گا۔

نامہ اعمال پر تعجب:

﴿وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ (الکہف:۴۹)

ترجمہ: ''اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا''۔

نامہ اعمال ملنے پر مسرت:

حساب تو نامۂ اعمال دیئے جانے کے وقت ہی ہو جائے گا جن جن خوش نصیبوں کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ملے گا وہ لوگوں کو اپنا نامۂ اعمال دکھاتے پھریں گے اور کہیں گے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (الحاقہ: ۲۰ تا ۲۴)

اُس وقت جس کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا تو پکار اٹھے گا ''لو جی پڑھو میرا نامہ اعمال مجھے یقین تھا کہ میں نے اللہ کو حساب دینا ہے تو وہ آدمی پسند کی زندگی میں ہوگا یعنی اونچے درجے کی جنت میں جس کے درختوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے لے کر یہ سب کچھ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔

نامہ اعمال ملنے پر پشیمانی و پریشانی:

﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِشِمَالِہٖ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَہْ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَہْ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ﴾ (سورة الحاقہ: ۲۸۔۲۷)

قیامت کے دن یہ لوگ نہایت پریشان و پشیمان ہوں گے اور حسرت و یاس سے کہیں گے کہ اے کاش! کہ ہمیں ہمارا نامہ اعمال ہی نہ ملتا جو دنیا میں موت سے بہت زیادہ گھبراتے تھے۔ قیامت کے دن وہ موت کی تمنا کریں گے۔ لیکن وہاں انہیں موت نہیں آئے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے پکڑ لو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو اسے جہنم میں لے جاؤ اور اس میں پھینک دو۔ اللہ کے اس فرمان کو سنتے ہی کہ اسے پکڑو۔ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) فرشتے اس کی طرف لپکیں گے جن میں سے اگر ایک فرشتہ کو بھی اس طرح اللہ تعالیٰ حکم فرمائے تو ایک انسان تو کیا وہ اکیلا فرشتہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) لوگوں کو پکڑ کر جہنم میں پھینک دے۔ قیامت کے دن جس پر خدا غضب ناک ہوگا۔ اس پر ہر چیز غضب ناک ہوگی۔

اب جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا حساب آسان فرما دے گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ○ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِہٖ مَسْرُوْرًا﴾ (الانشقاق: ۷ تا ۹)

ترجمہ: ''تو جسے اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اسکا حساب آسان فرمادیگا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا''۔

سَلَامٌ:

بسم اللہ کے ''سین'' میں ''اللہ'' کا اسم سلام بھی پوشیدہ ہے۔اس کے معانی ہیں سلامتی دینے والا، عافیت دینے والا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مخلوقات کے لئے سلامتی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوقات کو سلامتی عطا کی ہے اور آزادی بخشی ہے۔اس نے اپنے بندوں کو بھی اپنے اسم سلام سے سلامتی کی خیرات عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا:

﴿دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (یونس:۱۰)

''ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو سارے جہان کا پروردگار ہے''۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ﴾

ترجمہ: یعنی (جنتیوں کو) رب مہربان کی طرف سے سلام کہنا ہے۔

یعنی اس مہربان پروردگار کی طرف سے فرشتوں کے ذریعہ سے اہل جنت کو سلام بولا جائے گا یا بلا واسطہ خود ربِ کریم ان کو سلام کا لفظ بولیں گے جیسا کہ ابن ماجہ میں حدیث پاک موجود ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے امتِ محمد ﷺ کو اس سلام کا تحفہ دنیا میں عطا فرمادیا ہے کہ جب تم آپس میں ملو تو السلام علیکم اور وعلیکم السلام کہا کرو۔اس میں پیغام یہ

ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو باہمی طور پر ایک دوسرے کی طرف سے سلامتی ہے۔ لیکن آج کل ہمارا یہ سلام رسم و رواج بن کر رہ گیا ہے۔ السلام علیکم کا معانی یہ ہے کہ آپ کو میری طرف سے سلامتی ہے۔ اسی طرح جواباً وعلیکم السلام کہنے والا بھی اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ میری طرف سے بھی آپ کو سلامتی ہے۔ یہ ایک عہد ہے۔ ایک میثاق ہے، امن و سلامتی کے لئے۔ لیکن کیا ہم اس عہد کو پورا کرتے ہیں؟ اس عہد کو کما کان حقہ اولیاء اللہ نے پورا کیا۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ اور سلامتی:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ کے پاس ایک بد عقیدہ شخص آ گیا۔ اس نے آ کر کہا: السلام علیکم آپ نے جواباً فرمایا وعلیکم السلام رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ سلام کے بعد اس شخص نے آپ کی شان میں حد درجہ بے ادبی کرنی شروع کر دی۔ بدزبانی و بدکلامی کے تیر خوب برسائے۔ یہاں تک کہا کہ تم بناوٹی صوفی ہو اور تمہارے اعمال سارے کے سارے دکھلاوے اور نمود و نمائش کے سوا کچھ نہیں تم ریاکار ہو۔ تم نے مکاری کا لباس پہنا ہوا ہے۔

آپ کے ارادت مندوں نے اس شخص کو پکڑ لیا اور قریب تھا کہ اس کی بے ادبی پر اس کو سخت سزا دیتے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ نے اس شخص کو چھڑوا دیا اور فرمایا کہ ہم اس سے سلامتی کا عہد کر چکے ہیں۔ اب قیامت تک اس کے لئے ہماری طرف سے یہی سلامتی کا عہد قائم رہے گا۔ ہم اپنے عہد کی پاسداری کریں گے۔

کچھ عرصہ بعد جب اس شخص پر موت کے وقت کیفیتِ نزع طاری ہوئی تو اس نے دیکھا کہ عذاب کے فرشتے سخت غضب کے عالم میں اس کی روح نکالنے کیلئے آئے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں آگ کا لباس، آگ کی زنجیریں ہیں اور

آگ کے کوڑے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ شخص سخت پریشان ہوا۔ پریشانی کے عالم میں کیا دیکھتا ہے کہ حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ اس شخص کے اور ان فرشتوں کے درمیان کھڑے ہیں اور اللہ کے حضور دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ! میں نے اس شخص سے سلامتی کا وعدہ کیا ہے۔ میں تیری جناب سے بھی اس کے لئے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اب اس شخص کو جب ہوش آیا تو دوڑتا ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور قدموں پر گر گیا۔

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہم نے اپنے عہد کی پاسداری کی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک کے لئے ہماری طرف سے تمہارے لئے سلامتی کا پیغام ہے۔

اہل اللہ جس کسی کو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں تو قیامت تک کے لئے اس کیلئے اللہ سے سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔ یَــا سَلَامُ کا ورد کرنے والا سلامتی ایمان وایقان پالیتا ہے۔

سلامٌ کے معانی:

نماز کے بعد مشہور دعاء ہے جو مانگی جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ یعنی اے اللہ آپ ہر قسم کے عیبوں سے اور حوادثات سے سلیم ہیں۔ یا یہ معنیٰ کہ ہر قسم کی سلامتی کا حاصل ہونا آپ کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اور ہر قسم کی سلامتی آپ کی طرف سے ہے۔ اور جو کسی دوسری کی طرف سے سلامتی ملتی ہے تو وہ بھی آپ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ لفظ سلام کے دو مطلب ہیں۔ ایک سلامتی میں ہونے والا اور دوسرا معنیٰ مخلوق کو سلامتی دینے والا۔ پہلا معنیٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف درست نہیں ہے اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں السلام علی اللہ سے منع فرما دیا تھا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَاتَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَاِذَاجَلَسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ (اِلٰی آخره) فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو تشہد میں یوں پڑھتے تھے سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو جبرائیل پر اور سلام ہو میکائیل پر اور سلام ہو فلاں فلاں پر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور فرمایا السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ خود ہی سلام ہے بلکہ جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر بیٹھا کرے تو التحیات للہ...... (آخر تک) پڑھا کرے کیونکہ جب وہ اس طرح پڑھ لیتا ہے تو ہر نیک آدمی کو چاہے وہ آسمان ہے یا زمین اس کی یہ دعاء پہنچ جاتی ہے۔

السلام علی اللہ کہنے سے منع اسی وجہ سے فرمایا کہ السلام علیک کا معنیٰ ہے کہ اللہ ہر قسم کی ناپسندیدہ باتوں سے یا چیزوں سے اور عذاب سے محفوظ رکھے اور یہ دعاء اللہ تعالیٰ کے لئے جائز نہیں ہے بلکہ اللہ کی ذات تو بندوں کو سلامتی دینے والی ہے اس لئے منع فرمایا ہے۔

سَتَّارُ الْعُیُوب (عیب پوشی کرنے والا):

بسم اللہ کی سین سے اللہ کا اسم ستار بھی نکلتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کا خطا پوش ہے، گناہ بخشنے والا ہے، انکی توبہ قبول کرتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کے گناہوں پر

اپنی ستاری کی چادر ڈال دیتے ہیں۔ اللہ ستار ہے، ستر پوشی فرماتا ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ خدا سے چھپ کر گناہ کر سکے۔ ہر گناہ خدا کے سامنے ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کے گناہ پر پردہ ڈالتے ہیں۔ اس لئے کہ ستارُ العیوب ہے اور جب کوئی بندہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر احساسِ ندامت لیکر اس ستار کے در پر آ کر اسے اسکی شانِ غفاریت کا واسطہ دیتا ہے تو وہ غفارُ الذنوب بھی ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَة (متفق علیہ) یعنی کہ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

دوسری حدیث پاک میں آتا ہے: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ رَأىٰ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْئُوْدَةً (ترمذی، مسند احمد) یعنی جس آدمی نے کسی کا عیب دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی وہ ایسا ہے گویا کہ اس نے زندہ در گور بچی کو نکال لیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات انسان اپنے عیبوں پر دوسروں کے مطلع ہونے سے موت کا آنا پسند کرتا ہے گویا وہ حکم میت میں ہوتا ہے۔ اس شرمندگی اور رسوائی کی وجہ سے جو عیب کے ظاہر ہونے پر اسے لاحق ہوئی ہے۔ جب کسی نے اس کے ایسے عیوب کو چھپا دیا اور اس شرمندگی اور رسوائی سے بچا لیا جو بمنزلہ موت کے تھی تو گویا اس نے اس کو قبر سے زندہ نکال لیا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی دوسرے مسلمان کی مدد کرنا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ قولاً یا فعلاً اس کی مدد کر سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو کسی ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دیگا جہاں پر اسکو مدد کی ضرورت ہوگی۔ (ابوداؤد)

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ، وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (شرح السنۃ)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰہُ یَحْمِیْ لَحْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ نَارِ جَھَنَّمَ وَ مَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِہٖ شَیْنَہٗ حَبَسَہُ اللّٰہُ عَلٰی جِسْرِ جَھَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن انسؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے کسی منافق کے مقابلے میں مومن کی حمایت اور حفاظت کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچالے گا اور جو کسی مسلمان شخص کو اس کے عیب کا طعنہ دیتا ہے تو روز قیامت اس وقت تک جہنم کے پل پر روک کر رکھا جائے گا جب تک کہ اپنے الفاظ واپس نہیں لے گا۔

سُبُّوْحٌ (بہت تسبیح کی گئی ذات):

بسم اللہ کی ''سین'' سے اللہ کا اسم سُبُّوْح بھی ہے۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے، جس کے معانی ہیں تمام تسبیحات اسی پروردگارِ عالم کے لئے ہیں۔ ''سُبُّوْحٌ قدوس رب الملائکۃ والروح'' رکوع وسجود کی حالت میں بھی یہ تسبیح پڑھنا مسنون ہے، چنانچہ حدیث ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسَجُوْدِہٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

ترجمہ: آپ ﷺ نماز میں رکوع وسجود کی حالت میں یہ تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی تنزیہی امور سے پاکی بیان کرتا ہے کہ اللہ کی ذات ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے بہت پاک صاف ہے، قرآن مجید میں چھ سورتیں مسبحات کہلاتی ہیں جو سبحان یاسبح یا یسبح کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں۔

وظیفہ:

وظیفہ دینا سنت اللہ ہے اور وظیفہ کرنا سنت الملائکہ ہے۔ وظیفہ ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے۔ اگر آج بھی کوئی اس کو پڑھے گا تو اس کا دل بھی روشن ومنور ہو جائے گا۔

تسبیح کائنات:

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (الحشر:۱)

ترجمہ: ”جو کچھ آسمان وزمین میں ہے وہ سب اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے“۔

اگر کائنات کی ہر شے تسبیح بیان کرتی ہے تو انسانوں کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء کی تسبیح کرنی چاہیے۔

حاملین عرش کی تسبیح:

حاملینِ عرش کی تسبیح ہے۔ جن کی تعداد ابھی چار ہے قیامت کے دن آٹھ (۸) ہوگی۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرش بنایا تو ان ملائکہ کو عرش اٹھانے کا حکم دیا یہ نہ اٹھا سکے۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں یہ وظیفہ عطا فرمایا۔ فرشتوں نے جب اس کا ورد شروع کیا تو عرشِ رحمان کو اٹھالیا۔ اس دن سے لے کر قیامت تک حاملینِ عرش یہی تسبیح کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

روز قیامت ملائکہ کا نزول:

حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن آسمانوں سے ایک بہت بڑا دھماکہ سنائی دے گا جس سے لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ اتنے میں آسمان کے فرشتے اترنے شروع ہوں گے جن کی تعداد کل انسانوں اور سارے جنوں کے برابر ہو گی۔ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو ان کے نور سے زمین جگمگا اٹھے گی وہ صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے ہم سب ان سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں ہمارا رب آیا ہے؟ وہ جواب دیں گے نہیں پھر اس تعداد سے بھی زیادہ تعداد میں اور فرشتے آئیں گے۔ آخر ہمارا رب عزوجل ابر کے سائے میں نزول فرمائے گا اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں گے اس کا عرش اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے اس وقت عرش کے اٹھانے والے چار فرشتے ہیں ان کے قدم آخری نیچے والی زمین کی تہ میں ہیں زمین و آسمان ان کے نصف جسم کے برابر برابر پڑتے ہیں ان کے کندھوں پر عرش الٰہی ہے۔ ان کی زبانیں ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی پاکیزگی کے بیان میں تر رہتی ہیں، ان کی تسبیح یہ ہے۔

ملائکہ کی تسبیح (روز قیامت):

سبحان ذی العرش والجبروت، سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان الحی الذی لا یموت، سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت، سبوح قدوس قدوس، سبحان ربنا الأعلیٰ رب الملائکۃ والروح، سبحان ربّنا الاعلیٰ الذی یمیت الخلائق ولا یموت

مختلف پرندوں کی تسبیحات وکلمات:

اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۴۴)

ترجمہ: اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بیشک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔

ساتوں آسمان وزمین اور ان میں بسنے والی کل مخلوق اس کی قدوسیت، تسبیح، تنزیہ، تعظیم، جلالت، بزرگی، بڑائی، پاکیزگی اور تعریف بیان کرتی ہے اور مشرکین جو باطل اوصاف ذات حق کے لئے مانتے ہیں، ان سے یہ تمام مخلوق برات کا اظہار کرتی ہے اور اس کی الوہیت اور ربوبیت میں اسے وحدہ لاشریک مانتی ہے۔ ہر ہستی اللہ کی توحید کی زندہ شہادت ہے۔ ان نالائق لوگوں کے اقوال سے مخلوق تکلیف میں ہے۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے، زمین دھنس جائے، پہاڑ ٹوٹ جائیں۔

حدیث پاک میں ہے:

عن عبد الرحمن بن قرط: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسرى به إلى المسجد الأقصى ، فلما رجع كان بين المقام وزمزم ، وجبريل عن يمينه ، وميكائيل عن يساره ، فطارا به حتى بلغ السماوات السبع ، فلما رجع قال : سمعت تسبيحا في السماوات العلى مع تسبيح كثير ، سبحت السماوات العلى

من ذی المهابة مشفقات لذی العلو بما علا سبحان العلی الأعلی، سبحانه وتعالی (المعجم الاوسط للطبرانی:۳۸۸۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن قرط سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان سے جبرائیل ومیکائیل مسجد اقصیٰ تک شب معراج میں لے گئے، جبرائیل آپ ﷺ کے دائیں تھے اور میکائیل بائیں۔ آپ ﷺ کو ساتوں آسمان تک اڑا لے گئے وہاں سے آپ ﷺ لوٹے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے بلند آسمانوں میں بہت سی تسبیحات کے ساتھ یہ تسبیح سنی کہ سبحت السموات العلی من ذی المهابة مشفقات الذوی العلو بما علا سبحان العلی سبحانه وتعالی

مخلوق میں سے ہر ایک چیز اس کی پاکیزگی اور تعریف بیان کرتی ہے۔ لیکن اے لوگو تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے اس لئے کہ وہ تمہاری زبان میں نہیں۔ حیوانات، نباتات، جمادات سب اس کے تسبیح خواں ہیں۔

عن ابن مسعود أنه قال كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يُؤكل (صحیح البخاری)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھانا کھاتے میں کھانے کی تسبیح ہم سنتے رہتے تھے۔

عن أبی ذر قال كنا عند النبی صلی الله عليه وسلم، فأخذ حصيات فسبحن فی يده، ثم وضعهن فخرسن، ثم أخذهن فسبحن فی يده، ثم أعطاهن أبا بكر، فسبحن فی يده، ثم أخذهن النبی صلی الله عليه وسلم، فسبحن فی يده، ثم وضعهن

فخرسن ، ثم أعطاهن عمر ، فسبحن في يده ، ثم أخذهن النبي صلى الله عليه وسلم ، فسبحن في يده ، ثم وضعهن فخرسن ، ثم أعطاهن عثمان ، فسبحن في يده ، ثم أعطاهن عليا ، فوضعهن في يده فخرسن (المعجم الاوسط للطبرانی:۴۲۴۷)

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مٹھی میں چند کنکریاں لیں، میں نے خود سنا کہ وہ شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح تسبیح باری کر رہی تھیں۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں بھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَهُمْ وُقُوفٌ عَلَى دَوَابَّ لَهُمْ وَرَوَاحِلَ فَقَالَ لَهُمْ ارْكَبُوهَا سَالِمَةً وَدَعُوهَا سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ لِأَحَادِيثِكُمْ فِي الطُّرُقِ وَالْأَسْوَاقِ فَرُبَّ مَرْكُوبَةٍ خَيْرٌ مِنْ رَاكِبِهَا وَأَكْثَرُ ذِكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ (مسند احمد:۱۵۰۷۶)

ترجمہ: کچھ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیوں اور جانوروں پر سوار کھڑے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ سواری سلامتی کے ساتھ لو اور پھر اچھائی سے چھوڑ دیا کرو راستوں اور بازاروں میں اپنی سواریوں کو لوگوں سے باتیں کرنے کی کرسیاں اپنی سواریوں کو نہ بنالیا کرو۔ سنو بہت سے سواریاں اپنے سواروں سے بھی زیادہ ذکر اللہ کرنے والی اور ان سے بھی بہتر افضل ہوتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بن عَمْرٍو، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ، وَقَالَ إِنَّ نَقِيقَهَا تَسْبِيحٌ (المعجم الاوسط للطبرانی:۱۴۶۹)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے مار ڈالنے کو منع فرمایا اور فرمایا اس کا بولنا تسبیح الٰہی ہے۔

حدیث میں ہے کہ لا الہ الا اللہ کا کلمہ اخلاص کہنے کے بعد ہی کسی کی نیکی قابل قبول ہوتی ہے۔

عن عبد الله بن عمرو أن الرجل إذا قال لا إله إلا الله، فهى كلمة الإخلاص التى لا يقبل الله من أحد عملا حتى يقولها .وإذا قال الحمد لله فهى كلمة الشكر التى لم يشكر الله عبد قط حتى يقولها، وإذا قال الله أكبر فهى تملأ ما بين السماء والأرض، وإذا قال سبحان الله، فهى صلاة الخلائق التى لم يَدْعِ الله أحدًا من خلقه إلا قَرّره بالصلاة والتسبيح .وإذا قال لا حول ولا قوة إلا بالله، قال أسلم عبدى واستسلم.

الحمد للہ کلمہ شکر ہے اس کا نہ کہنے والا اللہ کا ناشکرا ہے۔ اللہ اکبر زمین و آسمان کی فضا بھر دیتا ہے، سبحان اللہ کا کلمہ مخلوق کی تسبیح ہے۔ اللہ نے کسی مخلوق کو تسبیح اور نماز کے اقرار سے باقی نہیں چھوڑا۔ جب کوئی لا حول والا قوۃ الا باللہ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرا بندہ مطیع ہوا اور مجھے سونپا۔

مسند احمد میں حدیث ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةٌ بِدِيبَاجٍ أَوْ مَزْرُورَةٌ بِدِيبَاجٍ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَرْفَعَ كُلَّ رَاعٍ ابْنِ رَاعٍ وَيَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ابْنِ فَارِسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَأَخَذَ بِمَجَامِعِ

جُبَّتِهِ فَاجْتَذَبَهُ وَقَالَ لَا أَرَى عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَا يَعْقِلُ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَقَالَ إِنَّ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَام لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَا ابْنَيْهِ فَقَالَ إِنِّي قَاصِرٌ عَلَيْكُمَا الْوَصِيَّةَ آمُرُكُمَا بِاثْنَتَيْنِ وَأَنْهَاكُمَا عَنْ اثْنَتَيْنِ أَنْهَاكُمَا عَنْ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ وَآمُرُكُمَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيهِمَا لَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَوُضِعَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى كَانَتْ أَرْجَحَ وَلَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا حَلْقَةً فَوُضِعَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهَا لَفَصَمَتْهَا أَوْ لَقَصَمَتْهَا وَآمُرُكُمَا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ

(مسند احمد:۶۸۰۴)

ترجمہ: ایک اعرابی طیالسی جبہ پہنے ہوئے جس میں ریشمی کف اور ریشمی گھنڈیاں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس شخص کا ارادہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ چرواہوں کے لڑکوں کو اونچا کرے اور سرداروں کے لڑکوں کو ذلیل کرے۔ آپ کو غصہ آ گیا اور اس کا دامن گھسیٹتے ہوئے فرمایا کہ تجھے میں جانوروں کا لباس پہنے ہوئے تو نہیں دیکھتا؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے دیئے اور بیٹھ کر فرمانے لگے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بچوں کو بلا کر فرمایا کہ میں تمہیں بطور وصیت کے دو حکم دیتا ہوں اور دو ممانعت ایک تو میں تمہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے منع کرتا ہوں دوسرے تکبر سے روکتا ہوں اور پہلے حکم تو تمہیں یہ کرتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ کہتے رہو اس لئے کہ اگر آسمان اور زمین اور ان کی تمام چیزیں ترازو کے پلڑے میں

رکھ دی جائیں اور دوسرے میں صرف یہی کلمہ ہو تو بھی یہی کلمہ وزنی رہے گا سو اگر تمام آسمان و زمین ایک حلقہ بنا دیئے جائیں اور ان پر اس کو رکھ دیا جائے تو وہ انہیں پاش پاش کر دے، دوسرا حکم میرا سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا ہے کہ یہ ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کی وجہ سے ہر ایک کو رزق دیا جاتا ہے۔

عن جابر بن عبد الله، رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بشيء أمر به نوح ابنه؟ إن نوحا، عليه السلام، قال لابنه يا بنى، آمرک أن تقول سبحان الله، فإنها صلاة الخلق وتسبيح الخلق، وبها يرزق الخلق، قال الله تعالى:

﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾

ترجمہ: ابن جریر میں ہے کہ آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے لڑکے کو کیا حکم دیا فرمایا کہ پیارے بچے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ سبحان اللہ کہا کرو، یہ کل مخلوق کی تسبیح ہے اور اسی سے مخلوق کو روزی دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر چیز اس کی تسبیح وحمد بیان کرتی ہے۔

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ قال الأسطوانة تسبح، والشجرة تسبح (الأسطوانة: السارية)

وقال آخرون إنما يسبح ما كان فيه روح يعنون من حيوان أو نبات

وقال قتادة فى قوله وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ قال كل شيء فيه الروح يسبح من شجر أو شيء فيه.

إن صرير الباب تسبيحه، وخرير الماء تسبيحه، قال الله تعالى وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ.

ستون، درخت، دروازوں کی چولیں، ان کی کھلنے اور بند ہونے کی آواز، پانی کی کھڑکھڑاہٹ یہ سب تسبیح الٰہی ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہر چیز حمد وثنا کے بیان میں مشغول ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں طعام بھی تسبیح خوانی کرتا ہے سورہ حج کی آیت بھی اس کی شہادت دیتی ہے۔ اور مفسرین کہتے ہیں کہ ہر ذی روح چیز تسبیح خواں ہے۔، جیسے حیوانات اور نباتات۔

ایک مرتبہ حضرت حسن رحمۃ اللہ کے پاس خوان آیا تو ابو یزید قاشی نے کہا کہ اے ابوسعید کیا یہ خوان بھی تسبیح گو ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تھا۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک تر لکڑی کی صورت میں تھا تسبیح گو تھا جب کٹ کر سوکھ گیا تسبیح جاتی رہی۔ اس قول کی تائید میں اس حدیث سے بھی مدد لی جاسکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرتے ہیں فرماتے ہیں انہیں عذاب کیا جارہا ہے اور کسی بڑی چیز میں نہیں ایک تو پیشاب کے وقت پردے کا خیال نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا، پھر آپ نے ایک تر ٹہنی لے کر اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر گاڑ دئے اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان کے عذاب میں تخفیف رہے (بخاری ومسلم) اس سے بعض علماء نے کہا ہے کہ جب تک یہ تر رہیں گی تسبیح پڑھتی رہیں گی جب خشک ہو جائیں گی تسبیح بند ہو جائے گی واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ حلیم وغفور ہے اپنے گنہگاروں کو سزا کرنے میں جلدی نہیں کرتا، تاخیر کرتا ہے، ڈھیل دیتا ہے، پھر بھی اگر کفر وفسق پر اڑا رہے تو اچانک عذاب مسلط کر دیتا ہے۔ بخاری ومسلم میں ہے اللہ تعالیٰ کو مہلت دیتا ہے، پھر جب مواخذہ کرتا ہے تو نہیں چھوڑتا۔ دیکھو قرآن میں ہے کہ جب تیرا رب کسی بستی کے

لوگوں کو ان کے مظالم پر پکڑتا ہے تو پھر ایسی ہی پکڑ ہوتی ہے الخ اور آیت میں ہے کہ بہت سی ظالم بستیوں کو ہم نے مہلت دی پھر آخرش پکڑ لیا۔ اور آیت میں ہے:

﴿و کاین من قریة اهلکناها وهی ظالمة﴾

ہاں جو گناہوں سے رک جائے، ان سے ہٹ جائے، توبہ کرے تو اللہ بھی اس پر رحم اور مہربانی کرتا ہے۔ جیسے آیت قرآن میں ہے جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے؟ پھر استغفار کرے تو اللہ کو بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسبِ حیثیت ہے۔

مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتِ مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم شریف)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دستِ کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی۔ (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جمادات کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴾ (النور:۴۱)

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے

ابن سبع سبتی کی کتاب شفاء الصدور میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چوپاؤں کے چہروں پر نہ مارا کرو کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتی ہے۔

علامہ ثعلبیؒ اور بغویؒ حضرت کعب احبار اور فرقد سنجی کے حوالے سے حضرت سلیمان کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان علیہ السلام کا گزر ایک بلبل پر ہوا جو درخت کے اوپر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی دم اور سر کو حرکت دے رہی تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ساتھیوں سے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بلبل کیا کہہ رہی ہے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی علیہ السلام ہم نہیں جانتے فرمایا کہ یہ کہہ رہی ہے میں نے نصف کھجور کھالی ہے اور دنیا تباہ ہونیوالی ہے۔

چڑیوں کی تسبیح:

حافظ ابونعیم کی کتاب الحلیہ میں حضرت زین العابدین کے حالات میں لکھا ہے کہ ابوحمزہ یمانی نے فرمایا کہ میں حضرت علی بن حسینؓ کی خدمت میں موجود تھا کہ یکایک بہت سی چڑیاں آپکے گرد اڑنے اور چلانے لگیں آپ نے مجھ سے فرمایا جانتے ہو یہ چڑیاں کہہ رہی ہیں میں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا یہ چڑیاں اپنے رب کی تسبیح وتقدیس بیان کررہی ہیں اور اس سے رزق کا سوال کررہی ہیں۔

ہدہد:

پھر آپؑ کا گزر ہدہد پر ہوا تو پھر فرمایا کہ ہدہد یہ کہہ رہا ہے کہ جب تقدیر الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں، کعب کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہدہد یہ بھی کہتا ہے ''مَنْ لَا یَرْحَم لَایُرْحَمْ '' جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی کوئی رحم نہیں کرتا۔

فاختہ:

فاختہ اپنی زبان میں یہ کہتی ہے کہ اے کاش یہ مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب پیدا ہو گئی ہے تو اپنی پیدائش کے مقصد کو جان لیتی جب اس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو جان لیا تو کاش یہ اپنے علم پر عمل بھی کرتی۔

کیکڑا:

کیکڑا کہتا ہے ''اے گنہگارو! اپنے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو''۔

لٹورا:

لٹورا اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مِلْءَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ '' کہ میرا رب بہت اعلیٰ اور مقدس ہے اور یہ تسبیح زمین و آسمان کے برابر ہے۔

طیطوی:

طیطوی کہتا ہے لِکُلِّ حَیٍّ مَوْتٌ کہ ہر زندہ چیز کیلئے موت ہے اور ہر نئی چیز کیلئے بوسیدہ ہونا ہے۔

ورشان (نر قمری):

ورشان کہتا ہے کہ ''موت کی تیاری کرو اور اجڑے اور خالی گھروں کو آباد کرو''

مور: مور کہتا ہے ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے''

کبوتری:

کہتی ہے: سُبحَانَ رَبِّیَ ذِکرُہُ عَلیٰ کُلِّ لِسَانٍ یَجرِیٰ ۔میرا رب پاک ہے جس کا ذکر ہر زبان پر جاری ہے۔

سیپی: عَلَی العَرشِ استَوَیٰ

عقاب: کہتا ہے "لوگوں سے دور رہنے میں راحت اور آرام ہے"

خطاف: وہ اپنی آواز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتی ہے اور جب والضالین پر پہنچتی ہے تو ایسے کی مد کرتی ہے جیسے قاری لوگ مد کیا کرتے ہیں۔

بازی: سُبحَانَ رَبِّیَ : میرا اللہ پاک اور حمد کے لائق ہے

قمری: کہتی ہے: سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ اور بعض اوقات وہ یَاکَرِیمُ کا ورد کرتی ہے۔

کوا: سود خوروں اور حرام خوروں پر لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے بددعا کرتا ہے۔

چیل: ﴿کُلُّ شَیءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجهَهُ﴾

اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

طوطا:

طوطا کہتا ہے کہ ہلاکت ہے اس آدمی کیلئے جو دنیا کی فکر میں ہی لگا رہتا ہے۔

زرزور:

زرزور کہتا ہے اے اللہ میں تجھ سے آج کے رزق کا سوال کرتا ہوں۔

چنڈول:

کہتی ہے اے اللہ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کیساتھ بغض رکھنے والوں پر لعنت فرماء۔

مرغ: مرغ کہتا ہے کہ اے غافل رہنے والو اللہ کا ذکر کرو۔

گدھ:

کدھ کہتا ہے اے ابن آدم جیسے مرضی زندگی گزار لیکن یاد رکھ تجھے مرنا بھی ہے۔

مینڈک

مینڈک کی مختلف تسبیحات ہیں:

پہلی تسبیح:

مینڈک کہتا ہے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" ابن عدی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفا روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینڈک کو مت مارو کیونکہ اسکا ٹرانا تسبیح ہوتا ہے۔

دوسری تسبیح:

ابو عبداللہ قرطبی نے اپنی کتاب الزاہر میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تسبیح بیان کروں گا کہ اس کی مخلوق میں سے کسی نے بھی ایسی تسبیح بیان نہیں کی ہوگی، ایک مینڈک جو آپ کے گھر کے حوض میں موجود تھا پکار کر کہنے لگا "اے داؤد! کیا آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تسبیح پر فخر کرتے ہو میں نے تو ستر سال اس حال میں گزارے کہ میری زبان اللہ کے ذکر سے خشک نہیں ہوئی اور میں نے دس راتیں اس حال میں گزاری ہیں کہ میں نے کوئی سبزی نہیں کھائی اور نہ ہی پانی پیا ہے صرف دو کلمے میری زبان پر جاری ہیں" حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ دو کلمے کون سے ہیں اس نے بتلایا "یَا مُسَبَّحًا بِکُلِّ لِسَانٍ وَ مَذْکُوْرًا بِکُلِّ مَکَانٍ" حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ میں ان کلمات سے زیادہ فصیح و بلیغ کلمات کے ساتھ اللہ کی تسبیح نہیں کر سکتا۔

تیسری تسبیح:

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہا ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد عمدہ طریقے سے کوئی نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ نازل فرمایا جبکہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے محراب میں تشریف فرما تھے اور آپ کی ایک جانب ایک حوض بھی تھا تو فرشتے نے کہا "اے داؤدؑ! اس مؤنث مینڈک کی آواز سنو! وہ کیا کہہ رہی ہے؟ آپؑ نے اس کی آواز کو غور سے سنا تو وہ کہہ رہی تھی "سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ وَمُنْتَهٰی عِلْمِکَ" فرشتے نے حضرت داؤدؑ سے پوچھا کہ فرمایئے کیا خیال ہے اس تسبیح کے بارے میں، حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا میں نے ان الفاظ میں کبھی اس کی حمد وثناء نہیں کی۔

چوتھی تسبیح:

علامہ زمخشریؒ نے فرمایا ہے کہ مینڈک جب اپنی آواز نکالتا ہے تو وہ کہتا ہے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ.

شفاء صدور میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مینڈکوں کو قتل نہ کرو کیونکہ ان کا آواز نکالنا یعنی ٹرانا ان کی تسبیح ہے۔

فرس (گھوڑا) کی تسبیح:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہودیوں نے سوال کیا تھا کہ یہ بتائیں کہ جب گھوڑا ہنہناتا ہے تو کیا کہتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھوڑا ہنہناتے وقت "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ" کی تسبیح کرتا ہے۔

گھوڑے کی برکت:

علامہ زمخشریؒ نے سورۃ انفعال کی تفسیر میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا شیطان، عربی گھوڑے کے مالک اور جس گھر میں عربی گھوڑا ہو اس کے قریب نہیں آتا، ایک اور روایت میں ہے کہ شیطان اس گھر میں کسی کو مخبوط الحواس نہیں کرسکتا جس گھر میں عربی گھوڑا ہو۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی عربی گھوڑا ایسا نہیں ہے جس کو ہر روز دو مرتبہ یہ دعاء مانگنے کی اجازت نہ دی جائے وہ دعا مانگتا ہے اے اللہ جس طرح تو نے مجھے اس آدمی کی ملکیت میں دیا ہے اسی طرح مجھے اس کا محبوب ترین مال بنادے (المستدرک علی الصحیحین للحاکم)

گھوڑے کی روزانہ کی دعاء:

ایک اور روایت ہے جو معاویہ بن حدیج سے مروی ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو وہاں ہر قوم کیلئے ایک میدان تھا جس میں وہ لوگ اپنی سواریوں کو لٹایا کرتے تھے، حضرت معاویہؓ کا گزر ایک مرتبہ حضرت ابوذر کے پاس سے ہوا جو اپنے گھوڑے کو لٹا رہے تھے، انہوں نے حضرت ابوذرؓ کو سلام کیا اور پوچھا اے ابوذر تمہارا گھوڑا کیسا ہے، حضرت ابوذر نے جواب دیا یہ ایسا گھوڑا ہے کہ اس کی مثل میں نے مستجاب الدعوات کوئی گھوڑا نہیں دیکھا، حضرت معاویہؓ کہنے لگے کیا گھوڑے بھی دعا کرتے ہیں؟ اور ان کی دعاء قبول بھی ہوتی ہے، حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں گھوڑا اپنے رب سے یہ دعاء نہ کرتا ہو کہ اے میرے رب آپ نے مجھے بنی آدم کا غلام بنادیا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے اے اللہ تو مجھے اس کے نزدیک اس کے اہل و اولاد سے زیادہ محبوب بنادے“ اس کے بعد ابو

ذرؓ نے فرمایا بعض گھوڑے مستجاب الدعوات ہوتے ہیں اور بعض گھوڑے غیر مستجاب الدعوات ہوتے ہیں لیکن میں نے اپنے اس گھوڑے کو مستجاب الدعوات پایا ہے۔

گھوڑا پالنا باعث ثواب ہے:

مسند امام احمد میں حضرت تمیم داریؓ سے یہ روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے ''جَو'' صاف کیئے اور پھر وہ اپنے گھوڑے کے پاس آ کر کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے ہر جو کے بدے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ ابن ماجہ نے بھی اسی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

قیامت کا ایک اور منظر:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انہیں قیامت ہی کا انتظار ہے جس دن حق کے ساتھ فیصلے ہو جائیں گے اور ہر شخص اپنے کیئے کو بھگت لے گا، جیسے اور جگہ ارشاد ہے:

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسٰنُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (والفجر: ۲۱ تا ۲۳)

ترجمہ: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے، اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار۔ اور اس دن جہنّم لائی جائے، اس دن آدمی سوچے گا اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں۔

جہنّم کی ستّر ہزار باگیں ہوں گی، ہر باگ پر ستّر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی، یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے، اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے، سوائے حضورِ

پُرنور حبیبِ خدا سیّدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے، کہ حضور یَا رَبِّ اُمَّتِیُ اُمَّتِیُ فرماتے ہوں گے، جہنّم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے۔

ذات الٰہی کا نزول:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ اترے گا تو مخلوق اور اس کے درمیان ستر ہزار پردے ہونگے نور کی چکا چوند کے اور پانی کے اور پانی سے وہ آوازیں آرہی ہونگی جس سے دل ہل جائیں گے۔

حضرت زبیر بن محمد فرماتے ہیں کہ وہ بادل کا سائبان یاقوت کا جڑا ہوا اور جوہر وزبر جد والا ہوگا۔

فِیُ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ کی تفسیر (ضمنی فائدہ):

حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ بادل معمولی بادل نہیں بلکہ یہ وہ بادل ہے جو بنی اسرائیل کے سروں پر وادی تیہ میں تھا۔

ابو العالیہ فرماتے ہیں فرشتے بھی بادل کے سائے میں آئیں گے اور اللہ تعالیٰ جیسا چاہے آئے گا۔

عن أبی هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم "أنّ الناس إذا اهتموا لموقفهم فی العرصات تشفعوا إلى ربهم بالأنبياء واحدًا واحدًا، من آدم فمن بعده، فكلهم يحيد عنها حتى ينتهوا إلى محمد، صلوات الله وسلامه عليه، فإذا جاؤوا إليه قال: أنا لها، أنا لها .فيذهب فيسجد لله تحت العرش، ويشفع عند الله فی أن يأتی لفصل القضاء بين العباد، فيُشفّعه الله، ويأتی فی ظُلَل

من الغمام بعد ما تنشق السماء الدنيا، وينزل من فيها من الملائكة، ثم الثانية، ثم الثالثة إلى السابعة، وينزل حملة العرش والكَرُوبيّون ، قال :وينزل الجبار، عز وجل، فى ظُلَل من الغمام والملائكةُ، ولهم زَجَل مِنْ تسبيحهم يقولون :سبحان ذى الملك والملكوت، سبحان رب العرش ذى الجبروت سبحان الحى الذى لا يموت، سبحان الذى يميت الخلائق ولا يموت، سُبّوح قدوس، رب الملائكة والروح، قدوس قدوس، سبحان ربنا الأعلى، سبحان ذى السلطان والعظمة، سبحانه أبدًا أبدًا"

عن ابن مسعود، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال"يجمع الله الأولين والآخرين لميقات يوم معلوم، قيامًا شاخصة أبصارهم إلى السماء ، ينتظرون فَصْل القضاء ، وينزل الله فى ظُلَل من الغمام من العرش إلى الكرسى"

عن عبد الله بن عمرو"هَلْ يَنْظُرُونَ إلا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ "الآية، قال يهبط حين يهبط، وبينه وبين خَلْقه سبعون ألف حِجَاب، منهاالنور، والظلمة، والماء .فيصوت الماء فى تلك الظلمة صوتًا تنخلع له القلوب"

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم"فأرجع فأقف مع الناس" فبينما نحن وقوف، إذ سمعنا حسا من السماء شديداء فهالنا فنزل أهل السماء الدنيا بمثلى من فى الأرض من الجن والإنس، حتى إذا دنوا من الأرض، أشرقت الأرض بنورهم، وأخذوا مصافهم، وقلنا لهم :أفيكم ربنا؟ قالوا:لا وهو آت.

ثم ينزل (من)أهل السماء الثانية بمثلى من نزل من

الملائكة، وبمثلى من فيها من الجن والإنس، حتى إذا دنوا من الأرض، أشرقت الأرض بنورهم، وأخذوا مصافهم، وقلنا لهم: أفيكم ربنا؟ فيقولون: لا وهو آت.

ثم ينزلون على قدر ذلک من التضعيف، حتى ينزل الجبار، عَزَّ وجل، في ظُلل من الغمام والملائكة، فيحمل عرشه يومئذ ثمانية وهم اليوم أربعة - أقدامهم فى تخوم الأرض السفلى.

شفاعت کبریٰ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث ہے اس میں ہے کہ جب لوگ گھبرا جائیں گے تو انبیاء علیہم السلام سے شفاعت طلب کریں گے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ایک ایک پیغمبر کے پاس جائیں گے اور وہاں سے صاف جواب پائیں گے یہاں تک کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچیں گے آپ ﷺ ارشاد فرمائیں گے میں تیار ہوں، میں ہی اس کا اہل ہوں، پھر آپ ﷺ تشریف جائیں گے اور عرش الٰہی کے نیچے سجدہ فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے درخواست فرمائیں کریں گے کہ وہ اپنے بندوں کا فیصلہ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انتہائی کرم فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے گا اور بادلوں کے سائبان میں نزول فرمائے گا۔ دنیا کا آسمان ٹوٹ جائے گا اور اس کے تمام فرشتے آجائیں گے پھر دوسرا بھی پھٹ جائے گا اور اس کے فرشتے بھی آجائیں گے اسی طرح ساتوں آسمان شق ہو جائیں گے اور ساتوں آسمانوں فرشتے بھی آجائیں گے، پھر اللہ رب العزت کا عرش اترے گا اور بزرگ تر فرشتے نازل ہوں گے اور خود وہ تبارک اللہ جل شانہ نزول فرمائے گا فرشتے سب کے سب تسبیح خوانی میں مشغول ہوں گے ان کی اس روز کی تسبیح کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

"میم" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

بسم اللہ کی میم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے حسنہ میں معطی، منعم، مالک الملک، مھیمن، ماجد، مؤمن، مرید، مصور وغیرہ پوشیدہ ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اَلْمَالِکُ، اَلْمَلِکُ، اَلْمَلِیْکُ:

تکبیر تحریمہ کے بعد جو مسنون اذکار ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اور سورہ فاتحہ میں ہے:

﴿مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾

اور سورہ آل عمران میں ہے:

﴿قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ﴾

ترجمہ: یعنی اے اللہ جس کو آپ چاہتے ہیں بادشاہت عطاء فرمادیتے ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ صبح کی نماز کے بعد یَا مَلِکُ کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی فرمادینگے۔

اَلْمُؤْمِنُ (امن دینے والا):

یعنی اللہ کی ذات ایسی ہے جو مؤمنین کو عذاب سے محفوظ رکھے گی، اسی نام سے سورۃ مومن اور مؤمنون بھی ہے، اگر مؤمن ایمان سے ہو امن سے نہ ہو تو پھر معنی ہونگے کہ اللہ اپنے انبیاء، ملائکہ اور احوال آخرت کی، معجزات اور آیات قدرت سے تصدیق فرمانے والا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص کسی خوف کے وقت ۶۳۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا انشاء اللہ ہر طرح کے خوف اور نقصان سے محفوظ رہے گا نیز جو اس کو لکھ کر پاس رکھے اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

اَلْمُهَيْمِنُ (نگہبان، محافظ):

بعض نحوی یہ کہتے ہیں کہ اصل میں یہ لفظ مُؤَيْمِنٌ تھا ہمزہ کو ھا سے بدل دیا گیا جیسے ارقت کو ھرقت سے تبدیل کیا گیا ہے اس لئے یہ لفظ بھی مومن کے مترادف ہے، یعنی امن دینے والا، دوسرا قول یہ بھی ہے کہ یہ بمعنی امین ہے اور تیسرا قول یہ بھی ہے کہ بمعنی قاضی ہے فیصلہ فرما دینے والا۔

وظیفہ:

جو شخص غسل کر کے دو رکعات نماز نفل پڑھے اور صدق دل سے سو (۱۰۰) مرتبہ یہ اسم پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر و باطن کو پاک فرما دیتے ہیں اور جو شخص (۱۱۵) مرتبہ ہر روز پڑھتا رہے تو انشاء اللہ بہت سی پوشیدہ باتوں پر مطلع ہوتا رہے گا اور ہمیشہ دنیا کی آفتوں سے محفوظ رہے گا، سفر میں پڑھنے سے مسافر انشاء اللہ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچے گا۔

اَلْمُتَكَبِّرُ (بڑائی والا):

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ مانگی تھی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

نِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿
(المومن: ۲۷)

ترجمہ: میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس متکبر سے جو قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔

کبر اور تکبر اگر کسی انسان میں ہو تو یہ خصلت بری ہے جس کی قرآن و حدیث میں بہت مذمت آئی ہے۔ کہیں فرمایا کہ متکبرین کا ٹھکانہ بہت برا ہے اور کبھی یوں فرمایا کہ بڑائی اور کبریائی تو میری چادر ہے جو اس میں شریک ہونا چاہے گا میں اس کی گردن توڑ کر رکھ دونگا، یہ ایک ایسی صفت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے شایان شان ہے۔

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے اس اسم کا وظیفہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے عزت اور بڑائی عطاء فرمائیں گے، اگر ہر کام کی ابتداء میں یہ اسم بکثرت پڑھا جائے تو انشاءاللہ اس میں کامیابی ہوگی۔

اَلْمُصَوِّرُ (صورت دینے والا):

قرآن پاک کی آیت ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ﴾ (آل عمران:٦)

ترجمہ: اللہ جس طرح چاہتے ہیں عورتوں کے رحموں میں نطفے کی تصویر کشی فرماتے ہیں۔

وظیفہ:

اگر بانجھ عورت سات روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد 21 مرتبہ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ پڑھے تو انشاءاللہ اسے اولاد نرینہ نصیب ہوگا۔

اَلْمُعِزُّ اور اَلْمُذِلُّ (عزت دینے والا اور ذلت دینے والا):

اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿وَتعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ﴾

اے اللہ آپ ہی جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں ذلت سے دوچار کرتے ہیں۔ ایک دعاء ہے جو وتر کی تیسری رکعت میں پڑھی جاتی ہے

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهٗ لَا یُذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ، وَصَلَّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ

(سنن الترمذی، سنن ابی داؤد)

اے اللہ ہمیں بھی ان لوگوں میں کردے جن کو آپ نے ہدایت فرمار کھی ہے اور ان لوگوں میں سے کردے جن کو آپ نے دنیا اور آخرت میں عافیت دے رکھی ہے اور جن لوگوں کے آپ کارساز ہیں ان میں ہمیں بھی شامل فرما اور جو کچھ آپ نے ہمیں عطا فرمار کھا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جو آپ نے ہمارے لئے مقدر فرمار کھا ہے اس کے شر سے ہمیں بچا بے شک آپ کا حکم ہی سب پر چلتا ہے اور کسی کا حکم آپ پر نہیں چلتا، جنکے آپ مددگار بن گئے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتے اور جن کو آپ نے اپنا دشمن قرار دے دیا وہ کبھی عزت نہیں پا سکتے بے شک آپ ہی برکت والے اور سب سے بلند و برتر ہیں ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے حضور توبہ کرتے ہیں اور رسول پاک ﷺ پر رحمت نازل فرما۔

اَلْمُعِزُّ کا وظیفہ:

جو شخص پیر یا جمعہ کے روز بعد نماز مغرب 40 مرتبہ یَا مُعِزُّ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور وقار میں اضافہ فرما دیتے ہیں

اَلْمُذِلُّ کا وظیفہ:

جو شخص 75 مرتبہ یَا مُذِلُّ پڑھ کر سر بسجود ہو کر دعاء کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو حاسدوں، ظالموں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائے گا، اگر کوئی خاص دشمن ہو تو سجدے میں اس کا نام لے کر یوں کہے کہ اے اللہ فلاں ظالم یا دشمن کے شر سے مجھے محفوظ فرما انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

اَلْمُقِیْتُ (روزیوں کو پیدا کرنیوالا اور بدنوں تک پہنچانے والا):

وظیفہ:

جو شخص خالی آبخورے میں یہ اسم سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے گا اور پھر اس میں خود پانی پیئے یا کسی دوسرے کو پلائے یا صرف خالی آب خورے کو سونگے تو انشاء اللہ اس کا مقصد حاصل ہو گا۔

اَلْمَجِیْدُ (بڑی شان والا):

نماز کے درود میں اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ آتا ہے، قرآن پاک کی بھی یہ صفت آتی ہے، سورۃ بروج میں ہے:

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ﴾

اللہ پاک نے قرآن کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا

﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ﴾ اسی سے مَاجِدٌ بھی آتا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص کسی موذی مرض جذام، آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو تو وہ چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کو روزہ رکھے اور افطار کے بعد کثرت سے اس اسم کو پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیئے انشاء اللہ وہ موذی مرض ختم ہو جائے گا۔

اَلْمَتِیْنُ (زبردست، شدید قوت والا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ﴾

ترجمہ: اللہ کی ذات ہی رزق دینے والی اور اس کی ذات بڑی مضبوط طاقت والی ہے۔

ایک دوسری جگہ پر ارشاد ہے "اِنَّ کَیْدِی مَتِیْنٌ" کہ میری تدبیر بڑی مضبوط ہوتی ہے۔

وظیفہ:

جس عورت کے پستان میں دودھ نہ ہو وہ اَلْمَتِیْنُ کاغذ پر لکھ کر اور دھو کر پیئے انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائیگی۔

اَلْمُبْدِئُ، اَلْمُعِیْدُ (پہلی دفعہ پیدا کرنیوالا اور دوبارہ پیدا کرنیوالا):

قرآن پاک کی آیت ہے:

﴿وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَاءُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْہِ﴾

ترجمہ: اللہ کی ذات وہ ہے جو اولاً پیدا فرماتے ہیں اور پھر (فنا کر کے) دوبارہ اسے پیدا فرمائیں گے اور دوبارہ پیدا فرمانا اس کیلئے بہت آسان ہے۔

اَلْمُبْدِئُ کا وظیفہ:

جو محرم شخص، سحری کے وقت حاملہ عورت کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر 99 مرتبہ یَامُبْدِئُ پڑھے گا انشاء اللہ نہ اس کا حمل گرے گا نہ وقت سے پہلے بچہ پیدا ہوگا۔

اَلْمُعِیْدُ کا وظیفہ:

گمشدہ شخص کو واپس لانے کیلئے جب گھر کے سب آدمی سو جائیں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ یَامُعِیْدُ پڑھے انشاء اللہ سات دنوں کے اندر واپس آجائے گا یا اس کا پتہ چل جائے گا۔

اَلْمُحْیِ (زندہ رکھنے والا):

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ﴾ ایک اور جگہ پر آتا ہے:

﴿یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ﴾

کہ زندہ رکھنا اور موت دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔

وظیفہ:

جو شخص بیمار ہو وہ بکثرت اَلْمُحْیِ کا ورد رکھے یا کسی دوسرے بیمار پر دم کرے تو انشاء اللہ خود یا دوسرا آدمی صحت یاب ہو جائے گا، نیز جو 89 مرتبہ یہ اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو وہ ہر طرح کی قید و بند سے محفوظ رہے گا۔

اَلْمُمِیْتُ (موت دینے والا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ﴾

(الروم:۴۰)

ترجمہ: اللہ کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کر رکھا ہے پھر تمہیں رزق دے رہا ہے، پھر تمہیں مار دے گا، پھر زندہ کر دے گا۔

وظیفہ:

جس شخص کا نفس اس کے قابو میں نہ ہو وہ سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ اسم پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ اس کا نفس اس کا مطیع بن جائے گا۔

اَلْمَاجِدُ (بزرگی اور بڑائی والا):

جو شخص تنہائی میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو انشاء اللہ اس کے دل پر انوار الٰہیہ ظاہر ہونے لگیں گے۔

اَلْمُقْتَدِرُ (قدرت رکھنے والا):

سورۃ القمر کے آخر میں ہے کہ متقی لوگ

﴿مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ کے پاس ہونگے۔

وظیفہ:

جو شخص سو کر اٹھنے کے بعد بکثرت اَلْمُقْتَدِرُ کا ورد کرے گا یا کم از کم 20 مرتبہ پڑھے گا تو انشاء اللہ اس کے تمام کام آسان اور صحیح ہو جائینگے۔

اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریفؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی دائیں ہتھیلی زمین پر رکھ کر "اَللّٰهُ مَلِيكٌ مُّقْتَدِرٌ" کا وظیفہ ۱۴۱ بار کرے گا تو دوران وظیفہ پورے روئے زمین کے جتنے بھی مدفون انسان ہیں وہ سب کے سب اپنی قبور میں اس وظیفے کی ٹھنڈک محسوس کرینگے۔

اس طرح کرے کہ اس کا دائیں ہتھیلی زمین پر ہو

اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ (آگے اور پیچھے لانے والا):

مسنون دعاؤں میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں:

''اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ'' (صحیح مسلم ۱۲۹۰)

ترجمہ: اللہ کی ذات ہی آگے لانے والی اور پیچھے لانے والی ہے اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

اَلْمُقَدِّمُ کا وظیفہ:

جو شخص جنگ کے وقت اَلْمُقَدِّمُ کا وظیفہ کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے پیش قدمی اور قوت عطاء فرمائیں گے اور مقابل دشمنوں سے محفوظ رکھیں گے اسی طرح جو شخص ہر وقت یَا الْمُقَدِّمُ کا ورد رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے گا۔

اَلْمُؤَخِّرُ کا وظیفہ:

جو شخص کثرت سے یہ وظیفہ کریگا اسے سچی توبہ نصیب ہوگی اور جو روزانہ سو مرتبہ اسکو پابندی سے پڑھے گا اُسے انشاءاللہ ایسا قرب الٰہی نصیب ہوگا کہ اسکے بغیر چین نہ آئیگا۔

اَلْمُتَعَالُ (بلند و برتر):

قرآن پاک میں ایک آیہ مبارک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَال﴾ (سورۃ الرعد:۹)

ترجمہ: اللہ کی ذات عالم غائب اور شہادہ کی چیزوں کی علم رکھنے والی اور کبیر اور بلند تر ہے۔

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے اس کا ورد کریگا انشاءاللہ اس کی تمام مشکلات دور ہو جائینگی نیز جو عورت حالت حیض میں اس کو پڑھتی رہے گی اس کی تکلیف دور ہو جائیگی۔

اَلْمُنْتَقِمُ (انتقام لینے والا):

یہ لفظ قرآن میں مفرد کی شکل میں تو نہیں آیا مگر جمع کی شکل میں کئی جگہوں پر آیا ہے، ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾ (ابراہیم:٤٧)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات غالب اور انتقام لینے والی ہے۔

ایک اور جگہ پر ارشاد ہے:

﴿فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(الروم:٤٧)

ترجمہ: پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔ سنن الترمذی میں حدیث پاک ہے کہ جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت وآبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا، یہ فرما کر آپ ﷺ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔

ایک دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ﴾ (الزخرف:٤١)

ترجمہ: تو ان سے ہم ضرور بدلہ لینگے۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ (الدخان:١٦)

ترجمہ: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے (اس دن سے مراد روز قیامت ہے) بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

(انتقام لینا تو کوئی اچھائی بات نہیں ہے مگر اللہ کا انتقام لینے کا مطلب اعمال کا بدلہ دینا ہے، از خود انتقام لینا نہیں۔

وظیفہ:

جو شخص حق پر ہو اور دشمن سے بدلہ لینے کی اس میں قدرت نہ ہو وہ تین جمعوں تک بکثرت یَا مُنْتَقِمُ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسکے دشمن سے خود ہی انتقام لے لیں گے۔

اَلْمُقْسِطُ (انصاف فرمانے والا):

قرآن پاک میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو عدل و انصاف کرنیکا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ شُھَدَاءَ لِلّٰہِ بِالْقِسْط﴾
(المائدہ:۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

﴿وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ﴾
(المائدۃ:۴۲)

کہ جب آپ ﷺ ان کے درمیان کوئی فیصلہ فرمائیں تو انصاف سے فرمایا کریں یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں کو ہی پسند فرماتے ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ اس اسم کو پڑھتا رہیگا وہ انشاء اللہ شیطانی وسوسوں اور

خیالات سے محفوظ رہیگا، نیز اگر کسی جائز مقصد کیلئے سات سو (۷۰۰) مرتبہ اس کا ورد کریگا تو وہ مقصد حاصل ہوگا۔

اَلْمُغْنِیُ (غنی کردینے والا):

فقر و افلاس سے بے نیاز کرنے والی ذات اللہ کی ہے، اللہ خود بھی غنی ہے اور دوسروں کو بھی جب چاہتا ہے ظاہری یا باطنی غنا نصیب فرما دیتا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درو شریف پڑھ کر 111 مرتبہ اس کا وظیفہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہری اور باطنی غنا عطاء فرما دیتے ہیں، صبح یا عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا زیادہ اثر رکھتا ہے، اگر اس کے ساتھ سورۃ مزمل کی بھی تلاوت جاری رکھے تو اس سے بھی اس کو بڑا فائدہ ہوگا۔

اگر وہ خود ہی اپنی صفات میں سے عطا کردے تو یہ شرک نہیں ہے۔ مثلاً اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (التوبہ:۷۴)

ترجمہ: ''اللہ اور اس کے رسول نے انہیں غنی کردیا''۔

یہاں اللہ کی صفتِ غنا ذاتی ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس صفت سے نوازا ہے، اس عطائی صفت میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسولؐ نے جسے چاہا اسے غنی کردیا۔

اَلْمَانِعُ (اسباب ہلاکت سے دور رکھنے والا):

ایک دعاء ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (صحیح البخاری ۷۹۹)

ترجمہ: اے اللہ اگر آپ عطاء فرمانا چاہیں تو آپ کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر آپ روکنا چاہیں تو کوئی دے نہیں سکتا اور کسی بڑے کی بڑائی تیرے سامنے فائدہ مند نہیں۔

فرض نماز کے بعد ایک دعاء:

كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ": كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (سنن النسائی: ۱۳۴۵)

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی وراد کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو کہتے: لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد نہیں ہے کوئی حقیقی معبود سوائے اللہ کے، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور مالدار کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔

رکوع کے بعد قومہ کی حالت میں ایک دعاء:

عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "کَانَ یَقُولُ حِینَ یَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ، قَالَ مُؤَمَّلٌ : مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ ."زَادَ مَحْمُودٌ : وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ .وَقَالَ بِشْرٌ : رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ .لَمْ یَقُلْ: اللَّهُمَّ، لَمْ یَقُلْ مَحْمُودٌ: اللَّهُمَّ، قَالَ: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ. (سنن ابی داؤد:۷۲۱)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع الله لمن حمده کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے :اللهم ربنا لک الحمد ملء السماء اور مومل کے الفاظ ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد أهل الثناء والمجد أحق ما قال العبد وكلنا لک عبد لا مانع لما أعطيت ، محمود نے اپنی روایت میں :ولا معطی لما منعت کا اضافہ کیا ہے، پھر :ولا ينفع ذا الجد منک الجد میں سب متفق ہیں، بشر نے اپنی روایت میں :ربنا لک الحمد کہا اللهم نہیں کہا، اور محمود نے اللهم نہیں کہا، اور ربنا لک الحمد کہا۔

اَلْمَانِعُ کا وظیفہ:

اگر بیوی سے جھگڑا یا ناچاقی ہو جائے تو بستر پر لیٹے وقت بیس مرتبہ یہ اسم یَـامَـانِعُ پڑھ لیا کریں انشاء اللہ جھگڑا اور ناچاقی دور ہو جائے گی اور باہمی انس و

محبت پیدا ہو جائے گی، نیز جو شخص کثرت سے اس کو پڑھتا رہے گا ہر شر سے محفوظ رہے گا اور اگر جائز اور کسی خاص مقصد کیلئے بھی پڑھے گا تو وہ مقصد بھی پورا ہوگا۔

اَلْمُجِیْبُ (دعائیں قبول فرمانے والا):

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (النمل:۶۲)

ترجمہ: اللہ کی ذات کے علاوہ مجبور آدمی کی کون سننے والا ہے اور کون اسکی تکلیف کو دور کرنیوالا ہے، ایک اور آیت میں حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ﴾ (ہود:۶۱)

ترجمہ: اللہ سے معافی طلب کروائے میری قوم بے شک میرا رب قریب اور دعاؤں کو قبول کرنیوالا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

﴿اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ﴾ (ابراہیم:۳۹)

یقیناً میرا رب ہی دعاؤں کو سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے۔

وظیفہ برائے قبولیت دعاء:

اسی طرح یَا سُبْحَانُ، یَا قَرِیْبُ، یَا مُجِیْبُ کا ورد کرنے والے کا دل اللہ تعالیٰ مصفّٰی ومزکّٰی فرما دیتے ہیں اور اسے اپنا قرب عطا فرماتے ہوئے اس کی دعاؤں کی اجابت فرماتے ہیں۔ دعاؤں کے مستجاب ہونے کا یہ خاص وظیفہ ہے۔ اس وظیفے کے عامل کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا قرب اور اپنی بارگاہ میں شرفِ باریابی عطا فرماتے ہیں۔ اللہ اس کے دل کو روحانیت سے منور فرما دیتے ہیں۔

اَلْمُنْعِمُ (انعام کرنیوالا):

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتی صفات میں سے ایک صفت منعم بھی ہے یعنی انعام

عطاء فرمانے والا، حقیقی طور پر عطاء کرنیوالا وہ معبود برحق وحدہ لاشریک ہے لیکن وہ جس پر اپنے انعامات اور نوازشات کی بارش فرماتا ہے جب وہ اس کی عطا کردہ نعمت منعمیت میں سے کسی کو انعام عطا فرمائے تو اسے بھی مجازاً منعم ہی کہا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی شان منعمیت اسی طرح بے مثل و بے مثال ہی رہے گی۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اور صفات لیس کمثلہ شیئ ہے۔

انعام اللہ تعالیٰ عطاء فرمائے تو یہ اس کی شان ذاتی کہلائے گا، اور اگر اس کے سوا کوئی اور کسی بھی قسم کا انعام عطاء فرمائے گا تو یہ اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ کے عطاء کردہ انعام ہی کا حصہ ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ﴾

(الاحزاب:۳۷)

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب آپ ﷺ فرماتے تھے اسے جس کو اللہ نے نعمت عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے اسے نعمت عطا فرمائی۔

(اس سے مراد حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور ﷺ نے انہیں آزاد فرمایا اور ان کی پرورش فرمائی)۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی عطاء اور فضل کا ذکر فرمایا اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطاء ذاتی اور فضل ذاتی ہے اور جو اس نے اپنے رسول ﷺ کو عطاء فرمایا وہ عطائے عطائی ہے اور فضل عطائی ہے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ عطاء ذاتی اور عطاء صفاتی میں فرق ہوتا ہے لیکن چونکہ عطاء اور فضل خدا ہے اس لئے کسی کی وساطت سے اگر مل جائے تو اسے اللہ ہی کی عطاء اور اسی کا فضل سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ﴾ (التوبۃ:۵۷)

ترجمہ: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ ورسول نے ان کو عطا فرمایا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ اب عطا فرماتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیشمار مقامات پر اَنْعَمَ اللّٰهُ (یعنی اللہ نے ان کو انعام سے نواز) کا ذکر فرمایا، مثلاً سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۹ میں فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

اسی طرح سورۃ النساء کی ہی کی آیت نمبر ۲۷ میں فرمایا:

﴿قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْلَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا﴾

سورۃ مریم کی آیت نمبر ۵۸ میں فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ﴾

مندرجہ بالا تمام آیات سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتی منعمیت ثابت ہوتی ہے لیکن وہ کسی کو اپنے انعام سے نوازے اور وہ شخص کسی کو عطا شدہ انعام سے کچھ عطا کردے تو حقیقت میں یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا انعام ہوگا کیونکہ اس کے پاس جو انعام ہے وہ اللہ ہی کا عطا کیا ہوا ہے صرف واسطہ تبدیل ہوگیا۔

یہ ساری کی ساری عطا اور فضل اسی خالق ومالک کا ہے جو وحدہ لاشریک ہے بے مثل وبے مثال ہے اپنی ذات، کمالات اور اوصاف میں یکتا ہے اور بار

باراعلان فرمارہا ہے ''لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ'' یعنی اس کی مثل ہی کوئی نہیں، لہٰذا جو اپنی ذات، صفات، کمالات، انعامات میں یکتا اور بے مثل و بے مثال ہو اس جیسا کسی کو اشارتاً یا کنایۃً خیال بھی کرنا سراسر کفر اور شرک ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس کی عطا، فضل، نعمت، بخشش کا انکار بھی عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ اپنی ذاتی صفت کے ساتھ معطی ہے یعنی عطاء کرنے والا لیکن عالم اسباب میں بے شمار ایسے اسباب موجود ہیں جن کے ذریعے سے انسان نفع حاصل کرتا ہے تو ایسے نفع کا انکار اللہ کی عطا کا انکار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا چاہا ہوا سب کچھ ہو کر رہتا ہے بغیر اسکی چاہت کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

جو وہ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جسے وہ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔

حرف ''را'' سے مرکب اسماء الٰہیہ

اَلرَّحْمٰنُ:

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ (صحیح البخاری: ۵۵۲۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ رحم رحمت کے آثار میں سے ایک اثر ہے جو اللہ کی صفت رحمان سے نکلا ہوا ہے تو اللہ نے فرمایا ہے کہ اے رحم جو تجھے ملائے گا میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو تجھے ختم کرے گا تو میں بھی اسے ختم کر دوں گا۔

حدیث قدسی میں ارشاد ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ أَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ (سنن ابی داؤد: ۱۶۹۴)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں رحمن ہوں اور رَحِم (ناتا) ہی ہے جس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے، لہٰذا جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے کاٹے گا، میں اسے کاٹ دوں گا۔

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ نام کی رعایت کرنا کسی حد تک ضروری ہوتا ہے کہ جب کوئی چیز کسی طرف منسوب ہو تو پھر اس کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہے، رحم چونکہ اللہ کی صفت رحمان سے منسوب ہے اس وجہ سے اس کی عایت کرنا اور اسے جوڑے رکھنا اور جو توڑے اس کو جوڑنے کی کوشش کرنا یہ اللہ کی صفت رحمٰن کا تقاضا اور اس کی رعایت کرنا ہے، اللہ نے ہر مومن کو یہ حکم دیا ہے "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کہ اللہ کے جو اخلاق اور صفات ہیں ان کو اپنے اندر لانے کی کوشش کرو۔ اس سے تمہیں اللہ کا قرب نصیب ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو آدمی اپنے رزق میں وسعت چاہتا ہو اور اپنی عمر میں زیادتی کا خواہاں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کو پورا کرے (متفق علیہ)

یعنی صلہ رحمی کی برکات میں سے یہ دو برکتیں بھی ہیں کہ انسان کا رزق وسیع ہو جاتا ہے اور جب اس صلہ رحمی کو چھوڑ دے گا اور اس کی رعایت نہین کرے گا تو یہ رزق کی تنگی کا باعث بھی بن سکتی ہے اور دوسرا اثر یہ بتایا کہ اس کی عمر میں اضافہ

ہو جاتا ہے اس پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ عمر تو مقرر ہے تو اس میں اضافے کا کیا مقصد تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کیلئے ہر ایک چیز مقدر ہے رزق بھی اس کا مقدر ہے، صحت بھی اس کی مقدر ہے تو کیا وہ رزق کی تلاش چھوڑ دے اور اپنی بیماری کا علاج نہ کرائے کہ مقدر میں صحت ہے تو ہو جائے گیا تو جس طرح ہر چیز کے قائم رکھنے کے اسباب ہوا کرتے ہیں اسی طرح عمر کی زیادتی کیلئے بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جو سبب کے درجے میں عمر کو بڑھا دیتی ہیں۔

لفظ الرَّحمٰن پر مشرکین کا تعجب:

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ کی فضیلت اور برکات سے بعثتِ محمدی ﷺ سے پہلے کے لوگ نا آشنا تھے۔ اگرچہ اسمِ رحمٰن سے آشنا انبیاء و مرسلین اور ان کے متبعین تھے۔ مگر مشرکین کو تو جب یہ کہا گیا کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو انہوں نے کہا کہ کون رحمٰن؟ اس سلسلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَمَا الرَّحۡمٰنُ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَزَادَهُمۡ نُفُوۡرًا﴾ (الفرقان:٦٠)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے رحمٰن کے سامنے سجدہ کرو کہتے ہیں اور رحمٰن کیا ہے؟ کیا ہم اس کے سامنے سجدہ کریں جس کے لئے آپ ہمیں حکم دیتے ہیں؟ اس نے ان کی محرومیوں میں اضافہ کر دیا''۔

بت پرستوں نے اپنے معبودوں کے مختلف نام رکھے لیکن کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ مشرکوں نے ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ میں شامل اسمائے حسنیٰ میں سے کسی اسم کو بتوں کے ناموں سے منسوب کیا ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت پر دلالت کرتا ہے۔

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (بنی اسرائیل:۱۱۰)

ترجمہ: فرماؤ! تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ جس پاک نام سے پکارو تو سب اچھے نام اسی کے لئے ہیں۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ کبھی بھی، کسی بھی دور میں، کسی بھی بت کا نام محمد نہیں رکھا گیا ہے۔ یہ محبّ اور محبوب کا معاملہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ یہ شانِ خدا ہے۔ اپنے بندوں کو اجازت دے دی کہ میرے نام سے نام رکھ لو لیکن نسبتِ عبدیت ساتھ ضرور لگانا۔ مثلاً عبدالرحمٰن، عبداللہ رکھ سکتے ہو۔ صرف رحمان اور اللہ نہیں رکھ سکتے۔ اگر لطافت کی دنیا میں جائیں تو انتہائی محتاط رہنا پڑتا ہے۔ عبدالرحمٰن کو رحمٰن کہنے سے، عبدالقادر کو قادر کہنے سے شرکِ خفی کا اندیشہ لاحق ہوسکتا ہے۔ مقامِ لطافت میں ہر چیز کی بابت بازپُرس ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات کا اقرار نادانستہ طور پر تو کافر ومشرک بھی کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص نے اپنا نام رکھا ہے عبداللہ تو کافر ومشرک بھی اس کا نام لیتے وقت اسے عبداللہ کے نام ہی سے پکاریں گے۔ چاہتے اور نا چاہتے ہوئے بھی انہیں ماننا ہی پڑا کہ یہ اللہ کا بندہ ہے۔ یہ ہے رب کی شان کہ وہ منکروں سے بھی اپنی ذات کا اقرار کروالیتا ہے۔

کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں۔

''لَا اِلٰهَ اِلَّا الله'' اور ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله''

دونوں میں بارہ (۱۲)، بارہ (۱۲) حرف ہیں۔ دونوں غیر منقوط یعنی نقطوں کے بغیر ہیں۔

پہلا حصہ مقصد زندگی بتاتا ہے، دوسرا حصہ طرزِ زندگی۔ اور 12+12 حروف تقاضہ کرتے ہیں کہ انسان اپنی 12+12 گھنٹے کی زندگی اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے مطابق گذارے۔ پہلے حصے میں نقطے نہ ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ عزوجل کا کوئی شریک نہیں حتیٰ کہ ایک نقطہ بھی نہیں۔

دُوسرے حصے میں اس لیے نقطہ نہیں کہ یہاں بھی کوئی ثانی نہیں اور ذرا سی بھی نقطہ چینی اسلام سے خارج کر دیتی ھے۔

دنیا کا سب سے خوبصورت جملہ جسے بغیر ہونٹ ہلائے ادا کیا جاسکتا ہے، وہ ہے: ﴿لَا اِلٰهَ اِلاَّ الله﴾

کلمے کے اس اول حصے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ ایک مرتا ہوا آدمی بھی جو نقاہت کے باعث اپنے ہونٹوں کو ہلانے سے قاصر ہو وہ بھی یہ کلمہ آسانی سے ادا کرسکتا ہے۔ سبحان اللہ

﴿یٰاَبَتِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَکُوۡنَ لِلشَّیۡطٰنِ وَلِیًّا﴾ (مریم:۴۵)

ترجمہ: اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہنچے تو تُو شیطان کا رفیق ہو جائے

﴿اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا﴾ (مریم:۵۸)

ترجمہ: جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے۔

﴿جَنّٰتِ عَدۡنِ الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ اِنَّهٗ کَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِیًّا﴾ (مریم:۶۱)

ترجمہ: بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب میں کیا بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے

﴿ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا﴾ (مریم:٦٩)

ترجمہ: پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بیباک ہوگا۔

﴿قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا﴾ (مریم:٧٥)

ترجمہ: فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے۔

﴿اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ (مریم:٧٨)

ترجمہ: کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے

یعنی کیا اس نے لوحِ محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال واولاد ملے گی

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ (مریم:٨٥)

ترجمہ: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مومنینِ متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائیں جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مرصّع زینیں اور پالان ہوں گے۔

﴿لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفٰعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ (مریم:٨٧)

ترجمہ: لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔

یعنی جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنٰی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا، جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔

﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ (مریم:٩٣)

ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا﴾ (مریم:۹۶)

ترجمہ: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کیلئے رحمٰن محبت کردیگا۔

یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے جبریل اس سے مَحبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔

﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی﴾ (طٰہٰ:۵)

ترجمہ: وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔

﴿وَ اِنَّ رَبَّکُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ وَ اَطِیۡعُوۡۤا اَمۡرِیۡ﴾ (طٰہٰ:۹۰)

ترجمہ: اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو

﴿وَ رَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ﴾ (الانبیاء:۱۱۲)

ترجمہ: اور ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔

﴿وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ هَوۡنًا﴾ (الفرقان:۶۳)

ترجمہ: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

﴿اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکۡرَ وَ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّ اَجۡرٍ کَرِیۡمٍ﴾ (یٰسین:۱۱)

ترجمہ: تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو۔

﴿قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ﴾ (یسین:۱۵)

ترجمہ: بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو۔

﴿ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ﴾ (یسین ۲۳)

ترجمہ: کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراں کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں۔

﴿تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ (حم سجدہ:۲)

ترجمہ: یہ اتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا

﴿وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ﴾ (الزخرف:۲۰)

ترجمہ: اور ان سے جواب طلب ہوگا اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انہیں نہ پوجتے انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں

﴿وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ﴾ (الزخرف:۳۶)

ترجمہ: اور جسے رتوند آئے رحمٰن کے ذکر سے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے

﴿وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ﴾ (الزخرف ۴۵)

ترجمہ: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو۔

﴿مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ﴾ (ق:۳۳)

ترجمہ: جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا۔

﴿الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ﴾ (الملک:۳)

ترجمہ: جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دکھتا ہے تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّه بِکُلِّ شَیْءٍ بَصِیْرٌ﴾ (الملک:۱۹)

ترجمہ: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بے شک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ﴾ (الملک۲۰)

ترجمہ: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے کافر نہیں مگر دھوکے میں۔

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِه وَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ (الملک۲۹)

ترجمہ: تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے کون کھلی گمراہی میں ہے۔

﴿رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ (النباء:۳۷)

ترجمہ: وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔

﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ☆ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا﴾ (النباء:۳۸)

ترجمہ: جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

الرَّحِیْمُ (سب سے زیادہ رحم کرنیوالا):

رحمت کا لغوی معنیٰ:

لغت میں رحمت کا مطلب ہے دل کا نرم ہونا۔ اسی سے رحم ہے جس کی بنیاد پر رشتہ داروں میں آپس میں تعاطف اور تراحم کا معاملہ کیا جاتا ہے اور یہاں اس سے مراد فضل کرنا اور احسان کرنا ہے تو اللہ کی طرف سے رحمت کا مطلب اپنے مخلوقات کو رزق دینا اور اُن سے آفات کو دور کرنا۔

رحم کرنے والا جب اُس سے مانگ لیا جائے دیتا ہے اور جب اُس سے نہ مانگا جائے تو ناراض ہوجاتا ہے اور انسانوں سے جب مانگا جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں رحمت اس کی ذاتی صفات میں سے ہے اور اس کا مطلب ہے خیر پہنچانے اور شر کو دور کرنے کا ارادہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ اگر اس صفتِ رحمت سے متصف نہ ہوتے تو مخلوقات کو پیدا نہ فرماتے۔ ہم جان گئے کہ رحمت اس کی صفتِ ذاتی ہے اور یہ اس لئے کہ موجودات کو پیدا کرنا مخلوق کے ساتھ خیر کا ارادہ کرنا اور شر کو ان سے دور کرنا اس کی رحمت ہی رحمت ہے اس کی طرف سے مخلوقات کے لئے خیر ہی خیر ہے۔

اللہ کی شانِ رحمانیت و رحیمیت کا مندرجہ بالا تصور جب انسانی ذہن پر غالب آجائے گا تو یقیناً وہ اللہ کی رحمتوں سے مالا مال ہوجائے گا۔ اس لئے کہ اب اسے یہ پتہ چل گیا ہے کہ رحیم وہ ہوتا ہے جس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض

ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اب جب یارَحِیمُ کا ذکر کرے گا تو اسے یقین ہوگا کہ مجھ سے میرا خدا ناراض نہیں بلکہ خوش ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت قرآن پاک میں بہت سی جگہوں پہ آئی ہے۔ کہیں ﴿غفور رحیمٌ﴾ فرمایا تو کہیں ﴿اِنَّہٗ ھُوَالْبَرُّالرَّحِیْمُ﴾ فرمایا اور کہیں ﴿عزیز رحیم﴾ فرمایا۔ یہ صفت مخلوقات کے اعتبار سے بڑی ہی اہم ہے اور یہ ان صفات میں سے ہے جن کی ہر انسان کو بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہے کہ اللہ اس پر ہر لمحے مہربانی فرمائے، اسی وجہ سے اس کا بکثرت قرآن وحدیث میں ذکر آیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ سَبْیٌ عَلَی رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، فَإِذَا بِامْرَأَةٍ فِی السَّبْیِ تَحْلِبُ ثَدْیَهَا كُلَّمَا أَوْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ ؟ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِیَ تَقْدِرُ عَلَی أَنْ لَا تَطْرَحَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اللَّهُ أَرْحَمُ بِعَبْدِهِ مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ بِوَلَدِهَا قَالَ :وَبَلَغَنِی أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ فِی بَعْضِ مَغَازِیهِ ، فَبَیْنَمَا هُمْ یَسِیرُونَ ، إِذْ أَخَذُوا فَرْخَ طَیْرٍ ، فَأَقْبَلَ أَحَدُ أَبَوَیْهِ حَتَّی سَقَطَ فِی أَیْدِی الَّذِی أَخَذَ الْفَرْخَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم :أَلَا تَعْجَبُونَ لِهَذَا الطَّیْرِ أُخِذَ فَرْخُهُ فَأَقْبَلَ حَتَّی سَقَطَ فِی أَیْدِیهِمْ ، وَاللَّهِ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِخَلْقِهِ مِنْ هَذَا الطَّیْرِ بِفَرْخِهِ. (مسند البزار: ۲۸۷)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے جن میں ایک عورت بھی تھی۔ جب بھی وہ کسی بچے کو ماں کا دودھ پیتا ہوا

دیکھتی تو وہ اس کو اپنے سینے سے لگا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم خیال کرتے ہوئے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کی ہر گز نہیں اگر وہ اس کو آگ پر پھینکنے پر قادر نہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی ذات اپنے بندے پر زیادہ رحم فرمانے والی ہے جس طرح کا رحم یہ عورت اپنے بچے کیساتھ کر رہی ہے، اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ کسی غزوہ میں تشریف لے جا رہے تھے، ہم میں سے کسی ایک آدمی نے راستے میں میں چلتے چلتے کسی پرندے کے بچے کو پکڑ لیا اس بچے کے والدین میں کوئی ایک آیا اور اس شخص کے ہاتھ پر گر گیا جس نے پرندے کا بچہ اٹھایا ہوا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا کیا: تمہیں اس پرندے پر تعجب نہیں ہوا کہ تم نے اس کے بچے کو پکڑا اور منڈلایا یہاں تک کہ اس شخص کے ہاتھ پر گر پڑا جس نے اس کے بچے کو پکڑا ہوا تھا، صحابہ کرامؓ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ (ہمیں تعجب ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم رب تعالیٰ اپنے بندوں پر اس پرندے سے بھی زیادہ رحیم ہے۔

ایک اور حدیث جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں اور ان میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ دنیا والوں میں تقسیم فرما رکھی ہے جس کی بنا پر آدمی اپنی اولاد پر رحم کرتا ہے، پرندے اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں، جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن اپنی ان سو رحمتوں کو پورا فرمائے گا اور ان سو رحمتوں کے ذریعے اپنی مخلوق پر رحم فرمائے گا۔ (صحیح مسلم)

وظیفہ:

جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ ''یا رحیم'' پڑھے گا تمام دنیاوی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا اور تمام مخلوق اس کے ساتھ مہربانی کا سلوک کریگی۔

اَلرَّزَّاقُ (بہت بڑا رزق دینے والا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾

ترجمہ: اور اللہ ہی سب سے بہترین رزق دینے والا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ﴾

ترجمہ: اللہ اپنے بندوں کیساتھ بہت مہربان ہے جسکو چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔

﴿هَلْ مِنْ خٰلِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ (فاطر:۳)

ترجمہ: (اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا) اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

اس بات کی دلیل یہاں ہو رہی ہے کہ عبادتوں کے لائق صرف اللہ ہی کی ذات ہے کیونکہ خالق و رازق صرف وہی ہے۔ پھر اس کے سوا دوسروں کی عبادت کرنا فاش غلطی ہے۔ دراصل اس کے سوا لائق عبادت اور کوئی نہیں۔ پھر تم اس واضح دلیل اور ظاہر برہان کے بعد کیسے بہک رہے ہو؟ اور دوسروں کی عبادت کی طرف جھکے جاتے ہو؟

کسی کا تقویٰ اس کے رزق میں اضافہ نہیں کرتا اور کسی کا فاسق و فاجر ہونا اس کے رزق کو کم نہیں کرتا بلکہ سب کو جس طرح چاہتا ہے رزق دیتا ہے۔

اَلرَّزَّاقُ کاوظیفہ:

جو شخص صبح کی نماز سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر دم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کے دروازے انشاء اللہ کھول دیں گے اور بیماری، مفلسی، تنگی اس کے گھر میں ہرگز نہیں آئے گی، دائیں کونے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے۔

اَلرَّافِعُ (بہت بلند کردینے والا):

اَلرَّافِعُ اور اَلرَّفِیْعُ دونوں اللہ کے نام آتے ہیں، آیت کریمہ ہے:

﴿رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوْ الْعَرْشِ﴾

ترجمہ: اللہ عرش والا اور درجوں کو بلند فرمانے والا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص مہینے کی 14 ویں رات کو آدھی رات میں سو مرتبہ اَلرَّافِعُ تو اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرمائیں گے اور مخلوق سے بے نیاز فرمادینگے۔

اَلرَّقِیبُ (بڑا نگہبان):

قرآن پاک میں ہے:

﴿وَارْتَقِبُوْآ اِنِّیْ مَعَکُمْ رَقِیْبٌ﴾ (سورۃ ہود: ۹۳)

شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا کہ جب تم میری بات نہیں مانتے تو پھر انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ ہی انتظار کرتا ہوں (کیا کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر شے پر نگہبان ہے۔

اَلرَّقِیب کا وظیفہ:

جو شخص اپنے اہل وعیال اور مال منال پر سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر روزانہ دم کیا کرے تو انشاء اللہ سب آفتوں سے وہ خود اور اس کے گھر والے بھی محفوظ رہیں گے۔

اَلرَّؤُفُ (بہت بڑا شفقت فرمانے والا):

یہ صفت اللہ نے اپنی بھی فرمائی ہے اور اپنے حبیب پاک کی بھی فرمائی ہے، ارشاد ہے:

﴿اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُفٌ رَّحِیْمٌ﴾

ترجمہ: بے شک تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور رحم فرمانے والا ہے۔

حضور ﷺ کی شان میں فرمایا:

﴿بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ﴾

ترجمہ: آپ ﷺ مومنین کیساتھ بڑی شفقت فرمانے والے اور بڑے مہربان ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص بکثرت یَارَؤُفُ کا ورد رکھے گا تو وہ مخلوق پر اور مخلوق اس پر مہربان ہو جائے گی نیز اگر کسی کو غصہ آئے تو دس مرتبہ درود شریف کے بعد دس مرتبہ اس اسم کو پڑھ لے تو انشاء اللہ اس کا غصہ دور ہو جائے گا اور اگر دوسرا آدمی اس پر غضب ناک ہو تو اس پر پھونک مار دے تو اس کا غصہ بھی ٹھنڈا پڑ جائے گا۔

اَلرَّشِیْدُ (سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرنے والا):

۱۔ یہ صفت بھی اللہ کی ذات کیلئے اور دوسری چیزوں کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

۲۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ﴾ ۔

ترجمہ: فرعون کا حکم صحیح نہیں تھا

دوسری جگہ انسان کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

۳۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ میرے مہمانوں کے ساتھ، جو درحقیقت فرشتے تھے، برائی کا ارادہ مت کرو:

﴿اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ﴾

ترجمہ: کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ بوجھ رکھنے والا نہیں ہے۔

۴۔ شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی شعیب علیہ السلام کے متعلق کہا تھا:

﴿اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ﴾

ترجمہ: یقیناً آپ بڑے بردبار اور سمجھ بوجھ والے ہیں۔

وظیفہ:

جس شخص کو اپنے کسی مقصد یا کام کی تدبیر نہ سمجھ میں آتی ہو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان 1 ہزار مرتبہ یا رشید پڑھے انشاء اللہ خواب میں تدبیر نظر آجائے گی یا اس کے دل میں اس کا الہام ہو جائے گا، کاروبار میں ترقی کیلئے بھی اس کا ورد بڑا فائدہ مند ہے۔

حرف ”صاد“ سے مرکب اسماء الٰہیہ

اَلصَّمَدُ (بے نیاز):

لفظ اَلصَّمَدُ کے کئی معانی ہیں۔

۱۔ صمد اس ذات کو کہا جاتا ہے کہ ساری مخلوق جس کی محتاج ہے اور وہ کسی کا بھی محتاج نہیں ہے۔

۲۔ صمد کا معنی الباقی ہے کہ وہ ذات جو یگانہ ہستی ہے اس کی ایک صفت الباقی بھی ہے جیسے فرمایا:

﴿کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقیٰ وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾ (الرحمٰن)

۳۔ صمد اس ذات کو کہتے ہیں اَلَّذِیْ لَیْسَ فَوْقَهٗ اَحَدٌ یعنی جس کے اوپر کوئی اور ذات نہ ہو۔

۴۔ صمد وہ ازلی ذات ہے جس کے ازل کا بھی کوئی شمار نہیں ہے اور بغیر کسی چیز کے قائم اور باقی ہے۔

۵۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ صمد کی تفسیر اگلی آیات:

﴿لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ﴾

ہیں کہ صمد وہ ذات ہے جو کسی سے پیدا نہیں ہوئی یہ نفی پدر ہے اور نہ کوئی اور اس سے پیدا ہوا ہے یہ نفی فرزند ہے، اور نہ کوئی اس کا جوڑا ہے یہ نفی زوجہ ہے۔

وظیفہ:

جو شخص سحری کے وقت سجدے میں سر رکھ کر ۱۱۵ یا ۱۲۵ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اس کو ظاہری اور باطنی سچائی نصیب ہوگی، نیز جو شخص باوضو اس کا ورد جاری رکھے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے گا۔

اَلصَّبُوْرُ (نہایت ہی صبر و تحمل والا):

یہ لفظ اللہ کی ذات کیلئے ہی بولا جاتا ہے جبکہ دوسری مخلوقات کیلئے صابر یا صبار کالفظ بولا جاتا ہے، ایک آیت کریمہ میں ہے:

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ﴾

ترجمہ: ان ذکر کردہ چیزوں) میں ہر صبر کرنیوالے شکر گزاری کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ انشاء اللہ اس دن ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اس کے دشمنوں اور حاسدوں کی زبانیں بند رہیں گی نیز جو شخص بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو وہ ایک ہزار بیس بار اس اسم کو پڑھے انشاء اللہ اس سے نجات پائے گا اور اسے اطمینان قلبی بھی نصیب ہوگا۔

"قاف" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْقُدُّوْسُ (ہر قسم کے عیوب سے پاک):

ارشاد ربانی ہے:

﴿یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ﴾

ترجمہ: آسمان اور زمین کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو بادشاہ اور نہایت ہی پاک ہے اور غالب حکمت والا ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ﴾

وظیفہ:

جو شخص روزانہ زوال کے بعد اس اسم کو کثرت سے پڑھتا رہے گا انشاء اللہ اس کا دل روحانی امراض سے پاک صاف ہو جائے گا۔

اَلْقَهَّارُ (سب کو قابو میں رکھنے والا):

قرآن پاک میں اللہ کی ذات کیلئے اَلْقَاهِرُ اور اَلْقَهَّارُ دو نام استعمال ہوئے ہیں ایک جگہ پر ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہر قسم کا تصرف رکھتا ہے اور وہ حکیم وخبیر بھی ہے۔

سورۃ زمر میں فرمایا:

﴿هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾

ترجمہ: کہ اللہ اکیلا ہی تصرف کرنے والا ہے۔

سورۃ المومن میں فرمایا: قیامت کے دن اعلان ہوگا

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

ترجمہ: آج کے دن کس کی بادشاہت ہے ہر ایک کا یہی جواب ہوگا کہ اس اللہ کی جو اکیلا ہی تصرف فرمانے والا ہے۔

اس کے بعد فرماتا ہے وہ اپنے بندوں پر قاہر و غالب ہے، سب کی گردنین اس کے سامنے پست ہیں، سب بڑے اس کے سامنے چھوٹے ہیں، ہر چیز اس کے قبضے اور قدرت میں ہے تمام مخلوق اس کی تابعدار ہے اس کے جلال اسکی کبریائی اس کی عظمت اسکی بلندی اس کی قدرت تمام چیزوں پر غالب ہے ہر ایک کا مالک وہی ہے، حکم اسی کا چلتا ہے، حقیقی شہنشاہ اور کامل قدرت والا وہی ہے۔

وظیفہ:

جو شخص دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وہ اس اسم کو کثرت سے پڑھا کرے تو انشاء اللہ دنیا کی محبت اس کے دل سے جاتی رہے گی اور خدا کی محبت پیدا ہو جائے گی۔

اَلْقَابِضُ (روزی تنگ کرنے والا):

قابض کا اصلی معنی کسی چیز کو قبضے میں لینے والا اور تنگی لانیوالا جکڑنے والا آتے ہیں تو اللہ کے اسماء میں چونکہ القابض، الباسط کے مقابلے میں آتا ہے جس کا معنی ہے روزی کو تنگ کرنیوالا، اسی طرح روحوں کو قبض کرنیوالی بھی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

وظیفہ:

جو شخص روٹی کے چار لقموں پر اس اسم کو لکھ کر چالیس دن تک کھائے گا وہ بھوک پیاس اور درد وغیرہ کی تکلیف سے بحکم خدا محفوظ رہے گا۔

اَلْقَوِیُّ (بڑی طاقت اور قوت والا):

اس صفت کا ذکر بھی قرآن پاک میں کئی جگہوں پر آیا ہے، یہ صفت اللہ کی بھی بنتی ہے اور دوسری چیزوں کی بھی بنتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ رَبَّکَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ﴾

ترجمہ: بے شک آپ کا رب بڑا طاقت ور اور غلبہ پانے والا ہے۔

شعیب علیہ السلام کے قصے میں آتا ہے کہ ان کی ایک بیٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ جملہ کہا:

﴿اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ﴾

یہاں قوی موسیٰ علیہ السلام کی صفت آئی ہے یعنی جس کو آپ کسی کام کیلئے اجرت پر رکھیں تو وہ قوی اور امین ہونا چاہیے۔

وظیفہ:

جو شخص واقعی مظلوم اور کمزور ہو تو وہ اپنے ظالم اور طاقتور دشمن کو دور کرنے کی نیت سے اس اسم کا با کثرت وظیفہ کرے انشاء اللہ دشمن سے محفوظ رہے گا۔

اَلْقَیُّوْمُ (قائم رہنے اور رکھنے والا):

آیت الکرسی میں ہے:

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے جو حی و قیوم ہے۔

خود بھی زندہ ہے اور اپنی تمام مخلوقات کو بھی زندگی عطاء فرماتا ہے جتنی چاہتا ہے۔ سورۃ طٰہٰ میں آتا ہے:

﴿وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ﴾

ترجمہ: یعنی قیامت کے دن تمام لوگوں کے چہرے اس زندہ اور خبر گیر اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہونگے۔

وظیفہ:

جو شخص بکثرت اس اسم کو بکثرت پڑھتا رہے گا انشاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور ساکھ زیادہ ہوگی اور جو شخص صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک ﴿یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ﴾ کا ورد کیا کرے انشاء اللہ اس کو سستی اور کاہلی دور ہو جائیگی۔

اَلْقَادِرُ (قدرت رکھنے والا):

قرآن پاک میں "اَلْقَادِرُ" اور "اَلْقَدِیْرُ" اللہ کیلئے استعمال ہوئے ہیں، ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾

ترجمہ: یعنی اللہ اس بات پر قدرت رکھتے ہیں کہ تم پر اوپر سے کوئی عذاب نازل کردیں

سورہ یٰس میں آتا ہے:

﴿اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ﴾

ترجمہ: کیا جس ذات نے زمین اور آسمان کو پیدا کر رکھا ہے وہ ان لوگوں کو دوبارہ پیدا نہیں کرسکتا۔

سورۃ الطارق میں فرمایا

﴿اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ﴾

ترجمہ: یقیناً اللہ کی ذات اسے پھر لانے پر قدرت رکھتی ہے۔

قادرِ مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے، کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحقِ عبادت کیسے ہوسکتا ہے، یہ ردِ شرک کی دل میں اثر کرنے والی دلیل ہے۔

وظیفہ:

جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ "یاالقادرُ" پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا فرمادینگے، نیز اگر کسی شخص کو کوئی دشوار کام درپیش آجائے تو ۴۱ مرتبہ پڑھے تو بحکم خدا وہ دشواری دور ہو جائے گی۔

"واوٌ" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْوَهَّابُ (سب کچھ عطا کرنے والا):

قرآن پاک میں کئی جگہوں پر یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ مشہور قرآنی دعاء ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ہدایت نصیب فرمانے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی مت لانا اور ہمیں اپنے طرف سے رحمت عطا فرماء بے شک آپ ہی ہر چیز کو عطا فرمانے والے ہیں۔

سورۃ ''ص'' میں فرمایا

﴿اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ﴾

ترجمہ: یعنی کیا آپ کے زبردست فیاض رب کی رحمت کے خزانے انکے پاس ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص فقر و فاقہ میں گرفتار ہو وہ بکثرت اس اسم کو پڑھتا رہے یا پھر چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں چالیس مرتبہ اس کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طریقے پر فقر و فاقہ سے اسے نجات دے دیں گے، نیز اگر کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین مرتبہ سجدہ کر کے ہاتھ اٹھا کر سو مرتبہ یہ اسم پڑھے تو انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائیگی۔

اَلْوَاسِعُ (ہر قسم کی وسعت دینے والا):

قرآن پاک میں اللہ پاک کی اس صفت کا کئی جگہ ذکر آیا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ہے:

﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

ترجمہ: اللہ بڑا وسیع علم رکھنے والا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص بکثرت اس کا وظیفہ جاری رکھے گا انشاء اللہ اس کو ظاہری اور باطنی غنا نصیب ہوگی۔

اَلْوَدُوْدُ (بڑا محبت کرنے والا):

قرآن پاک میں حضرت شعیب علیہ السلام کی یہ دعا آتی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کے سامنے جھک جاؤ توبہ استغفار کرو یقیناً میرا رب بڑا رحم فرمانے اور محبت فرمانے والا ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴾

ترجمہ: اور تم (اے میری قوم) اپنے رب سے استغفار کرو اس کی جناب میں توبہ کرو اور یقین کرو کہ میرا رب بڑا ہی مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔

سورۃ البروج میں فرمایا:

﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ﴾

ترجمہ: اللہ کی ذات بڑی بخشنے والی اور محبت کرنے والی۔

وظیفہ:

جو شخص ایک ہزار مرتبہ یا ودود پڑھ کر کھانے پر دم کرے اور بیوی کیساتھ یا جس کیساتھ جھگڑا ہو وہ کھانا کھائے تو یقیناً دونوں میں جھگڑا ختم ہو جائیگا اور باہمی محبت پیدا ہو جائیگی۔

اَلْوَكِيْلُ (بڑا کارساز):

قرآن پاک میں یہ اوصاف اللہ اور بندوں دونوں کیلئے استعمال ہوئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا﴾

ترجمہ: اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

دوسری جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ لفظ استعمال فرمایا:

﴿وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ﴾

ترجمہ: کہ آپ ان کے اوپر کوئی وکیل نہیں ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص کسی بھی آسمانی آفت کے خوف کے وقت یَا وَکِیْلُ کا ورد کرے گا یعنی اللہ کو اپنا وکیل بنائیگا وہ ہر آفت سے بحکم الٰہی محفوظ رہے گا۔

اَلْوَلِیُّ (مددگار اور حمایتی):

یہ صفت بھی اللہ اور اس کے بندوں کیلئے استعمال ہوئی ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ﴾ (الشوریٰ:۹)

ترجمہ: پس اللہ ہی ان کا ولی ہے۔

﴿وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (الشوریٰ:۲۸)

ترجمہ: اللہ کی ذات ہی قابل حمد وثناء اور کارساز ہے۔

﴿مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (البقرہ:۱۲۰)

ترجمہ: تو اللہ سے تجھے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار۔

ایک اور آیت میں ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوْنِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ﴾ (الزمر:۶۴)

والمعنى: لا أتخذ وليًا إلا الله وحده لا شريک له، فإنه فاطر السموات والأرض، أي: خالقهما ومبدعهما على غير مثالٍ سَبَق

آپ فرمادیں (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کفّارِ قریش سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دِین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں) تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو (یہاں اُنہیں جاہل اس لئے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحقِ عبادت نہیں باوجود یہ کہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں)

وظیفہ:

جو شخص کسی کی عادتوں یا خصلتوں سے خوش نہ ہو تو اس کے سامنے اَلْوَلِیُّ ۳۰۰ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس کی خصلت بد دور ہو جائے گی۔

اَلْوَاجِدُ (ہر چیز کو پالینے والا):

اسی سے لفظ موجود ہے، واجد کا معنی پالینے والا، حاصل کر لینے والا اور کامیاب ہونے والا سارے آتے ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص کھانا کھاتے وقت یَا وَاجِدُ کا ورد کرتا رہے تو اس کا کھانا اس کے جسم کی طاقت وقوت اور قلب کی نورانیت کا باعث ہوگا۔

اَلْوَالِیُ (تصرف کرنے والا اور متولی):

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے اس کا ورد رکھے گا وہ ناگہانی آفتوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا، اگر کورے آبخورے پر اس اسم کو لکھ کر اور پانی بھر کر مکان میں چھڑکے گا تو وہ مکان بھی تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا اور اگر کسی کو مسخر کرنا ہو تو گیارہ مرتبہ یہ اسم پڑھے انشاء اللہ وہ فرمانبردار ہو جائے گا۔

اَلْوَارِثُ (سب کے بعد موجود رہنے والا):

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَالِکَ﴾

یعنی وارث پر بھی وہی ذمہ داری ہے جو والدین پر ہوتی ہے۔

وارث کا لفظ اللہ کی ذات کے علاوہ دوسرے لوگوں پر بھی بولا جاتا ہے، جو کسی چیز کے نائب بنتے ہیں، فوت ہونے والے کے بعد جو اس کے ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں ان کو بھی وارث کہا جاتا ہے، اس مادے کے بہت سارے الفاظ قرآن پاک میں مستعمل ہوئے ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا ہر طرح کی حیرانی اور پریشانی سے محفوظ رہے گا اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

"حا" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْحَکَمُ (حاکم مطلق):

اس لفظ کا اطلاق جیسے اللہ کی ذات پر ہوتا ہے ایسے ہی کسی معاملے میں جو ثالث بنایا جاتا ہے اس کیلئے عربی میں حَکَمٌ کا لفظ استعمال کرتے ہیں، قرآن پاک میں آیا ہے کہ جب میاں بیوی کے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس طرح نمٹاؤ:

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِھِمَا فَابْعَثُوْا حَکَماً مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَماً مِّنْ اَھْلِھَا﴾

ترجمہ: اگر میاں بیوی کے درمیان جدائی کی نوبت آجائے تو پھر ایک ثالث مرد کی طرف سے اور دوسرا عورت کی طرف سے مقرر کیا جائے اور دونوں معاملے کو نمٹانے کی کوشش کریں۔

وظیفہ:

جو شخص جمعے کی رات میں یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے حال اور بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو کشف اور الہام سے نوازیں گے۔

اَلْحَکِیْمُ (بڑی حکمت والا):

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کیلئے یہ لفظ بار بار آیا ہے۔ ایک جگہ پر ارشاد ہے:

﴿اِنَّ رَبَّکَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ﴾

دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾

اسی طرح یہ لفظ دوسرے درجے میں عام لوگوں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے، جس کو حکمت سے نوازا گیا ہو اس کو بھی حکیم بولتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے لقمان حکیم، یہ مشترکہ صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے تمام کاموں میں باحکمت ہے، وہ ہر چھوٹی بڑی چھپی کھلی چیز سے باخبر ہے، وہ جسے جو دے وہ بھی حکمت سے اور جس سے جو روک لے وہ بھی حکمت سے۔

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے اس اسم کا ورد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر علم وحکمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

اَلْحَلِیْمُ (بڑا ہی بردبار):

یہ صفت اللہ تعالیٰ کی ہے، سورۃ تغابن کے آخر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾

ترجمہ: اللہ کی ذات بڑی قدردان اور بڑی بردبار ہے۔

اسی طرح یہ صفت حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے بھی استعمال کی گئی ہے۔

﴿اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾

ترجمہ: یقیناً ابراہیم بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔

اسی طرح شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کو حلیم کہا تھا۔

﴿اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ﴾

ترجمہ: اے! شعیب آپ کو بڑے باوقار اور نیک چلن آدمی ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر جس چیز پر بھی اس پانی کو چھڑ کے یا ملے گا انشاء اللہ اس چیز میں خیر و برکت ہوگی اور آفتوں سے محفوظ رہے گی۔

اَلْحَسِيبُ (حساب لینے والا/ سب کیلئے کفایت کرنیوالا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا﴾

ترجمہ: یعنی اور حساب لینے کیلئے اللہ کی ذات ہی کافی ہے۔

حسیب کا معنی حساب لینے والا کسی چیز کا ریکارڈ رکھنے والا وغیرہ آتے ہیں۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھا ان کو براۃ کی خوشخبری سنا رہا تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم تہمت کے دنوں میں مجھے اور قریب اور بعید والوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ بلی نے بھی مجھے چھوڑ دیا اور کئی راتیں میں بھوکی ہی سو جاتی تھی، پس میں نے آج ہی رات خواب میں ایک نوجوان کو دیکھا جس نے مجھ سے کہا کہ آپ کیوں غمزدہ ہیں، میں نے کہا کے اپنے متعلق لوگوں کی بری بات سن کر غمزدہ ہوں اس نوجوان نے کہا آپ یہ دعاء پڑھیں آپ کا غم دور ہو جائے گا وہ دعاء یہ ہے:

یَا سَابِغَ النِّعَمِ وَیَادَافِعَ النِّقَمِ وَ یَا فَارِجَ الْغَمِّ وَیَا کَاشِفَ الظُّلَمِ وَیَاأَعْدَلَ مَنْ حَکَمَ وَ یَا حَسِیْبَ مَنْ ظَلَمَ وَیَاوَلِیَّ مَنْ ظُلِمَ وَیَاأَوَّلَ بِلَابِدَایَۃٍ وَ یَا آخِرَ بِلَانِھَایَۃٍ وَیَامَنْ لَہٗ اِسْمٌ بِلَا کُنْیَۃٍ اِجْعَلْ لِّیْ مِنْ أَمْرِیْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا"

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب میری آنکھ کھلی تو میں آب و دانہ سے بالکل آسودہ تھی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری برأت نازل فرمادی اور میرا غم بھی دور ہو چکا تھا۔

وظیفہ:

جس شخص کو کسی شخص یا چیز سے ڈر ہو وہ جمعرات سے صبح و شام ستر، ستر مرتبہ "حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ" پڑھے انشاءاللہ اس آدمی یا چیز کے شر سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَیُّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿ھُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ﴾

ترجمہ: وہی ایک ذات ہمیشہ رہنے والی ہے تم اسی کو پکارا کرو پورے خلوص اور صدق کے ساتھ۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ تین ہزار مرتبہ اس کا ورد کرے گا انشاءاللہ وہ کبھی بیمار نہ ہوگا اور اگر اس کو پینے کے برتن پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر خود پیئے یا دوسرے کو پلائے شفاء کامل نصیب ہوگی۔

اَلْحَقُّ (برحق و برقرار):

﴿یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْھِمُ اللّٰہُ دِیْنَھُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ﴾

ترجمہ: اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ پورے انصاف کے ساتھ دے گا اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور وہی ظاہر کرنے والا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَاتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ﴾

ترجمہ: آپ کے رب کی طرف سے یہ حق ہے آپ شک کرنے والوں میں سے مت بنیں۔ ایک دوسری آیت مبارکہ میں ہے:

﴿ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ﴾

وظیفہ:

اگر کوئی چیز گم ہو جائے، چاہے سامان ہو یا کوئی شخص وہ اس لفظ کو لکھ کر سحری کے وقت کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کر کے دعاء کرے انشاء اللہ گم شدہ چیز مل جائیگی۔

اَلْحَمِیْدُ (قابل تعریف):

ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ﴾

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ﴾

ترجمہ: یعنی اے لوگو تم سارے کے سارے فقیر ہو اور اللہ ہی غنی اور حمد کے لائق ہے۔

دور د ابراہیمی کے اختتام پر بھی ہے

﴿اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ﴾

وظیفہ:

جو شخص ۴۵ دن تک متواتر ۹۳ مرتبہ تنہائی میں یا حمید پڑھے گا اس کی تمام بری خصلتیں اور عادتیں چھوٹ جائیں گی۔

''خا'' سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْخَافِضُ (پست کر دینے والا):

وظیفہ:

جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ یَا خَافِضُ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں انشاء اللہ پوری اور مشکلات دور فرما دینگے اور جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک جگہ بیٹھ کر ستر بار ''الخافض'' پڑھے تو انشاء اللہ دشمن پر فتح یاب ہو۔

اَلْخَبِیْرُ (باخبر اور آگاہ):

قرآن پاک میں ہے:

﴿اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ﴾

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّهٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾

سورہ ملک میں ہے:

﴿وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ﴾

وظیفہ:

جو شخص سات روز تک یہ اسم بکثرت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر پوشیدہ راز ظاہر کر دیں گے۔ انشاء اللہ

اَلْخَالِقُ (پیدا کرنے والا):

آیت کریمہ ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

ایک دوسری آیت میں ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ﴾

وظیفہ:

جو شخص سات روز تک متواتر سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا انشاء اللہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

"عین" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْعَزِیْزُ (سب پر غالب):

قرآن پاک میں ہے،

﴿اِنّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾

ترجمہ: یعنی بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

دوسری جگہ ہے:

﴿اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ﴾

سورۃ ص میں آتا ہے:

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ﴾

وظیفہ:

جو شخص چالیس دن تک چالیس مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو معزز اور مستغنی بنا دیں گے نیز جو شخص نماز فجر کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھتا رہے وہ بحکم خدا کسی کا محتاج نہ رہے اور ذلت کے بعد عزت پائے گا۔

اَلْعَلِیْمُ (بہت وسیع علم والا):

فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾

قرآن پاک میں بہت سی جگہ پر یہ صفت الٰہی آئی ہے جیسے:

﴿عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا﴾

کہ ہم نے حضرت آدمؑ کو اسمائے کل کا علم عطا فرمادیا۔ لیکن اسکے باوجود اسکے علم میں کوئی کمی نہیں آئی۔

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے یَاعَلِیْمُ کا ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر علم ومعرفت کے دروازے کھول دینگے

اَلْعَدْلُ (سراپا انصاف کرنے والا):

عدل اللہ کی صفت بھی ہے اور مخلوق کو بھی اس نے عدل کرنے کا حکم دے رکھا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾

بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے اور اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص جمعہ کے روز یا جمعہ کی رات میں روٹی کے بیس ٹکڑوں پر اَلْعَدْلُ لکھ کر کھائے گا اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس کیلئے مسخر فرمادینگے۔

اَلْعَظِیْمُ (بڑی عظمت والا):

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ﴾

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾

یہ صفت کئی جگہوں پر کَرِیْمٌ کے ساتھ بھی آئی ہے اللہ تعالیٰ ہر اعتبار سے عظیم ہے اور یہ صفت اس کی تمام مخلوق پر جاری وساری ہے۔

وظیفہ:

جو شخص اس کا ورد رکھے گا اسے عزت وعظمت نصیب ہوگی۔

اَلْعَلِیُّ (بہت بلند):

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ﴾

یعنی فیصلہ اللہ بلند وبزرگ ہی کا ہے۔

﴿اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ﴾

وظیفہ:

جو آدمی اس اسم کو پڑھتا رہے گا اسے بلند مرتبہ، خوشحالی اور مقصد میں کامیابی نصیب ہوگی۔

اَلْعَفُوُّ (بہت زیادہ معاف کرنیوالا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ﴾

یعنی بے شک اللہ درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور اس کے معاف کرنے اور بخشنے کی کوئی حد نہیں۔

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے اَلْعَفُوُّ پڑھا کریگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادینگے۔

''غین'' سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْغَفَّارُ (درگزر اور پردہ پوشی کرنے والا):

سورۃ زمر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَاھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ﴾

سورۃ طٰہٰ میں فرمان ہے:

﴿وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اھْتَدٰی﴾

یعنی بے شک میں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لے آئیں نیک عمل کریں اور پھر سیدھے راستے پر قائم رہیں۔

وظیفہ:

جو شخص نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا، انشاء اللہ اس پر مغفرت کے آثار ظاہر ہونے لگیں گے اور جو شخص نماز عصر کے بعد روزانہ

﴿یَاغَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ﴾

پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو بخشے ہوئے لوگوں کے زمرے میں داخل کردینگے۔

اَلْغَفُوْرُ (بہت بخشنے والا):

سورۃ فاطر میں فرمایا:

﴿اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ﴾

یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

﴿اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے بارے میں فرمایا:

﴿نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

یعنی اے محبوب ﷺ میرے بندوں کو بتلا دو میں بڑا ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

وظیفہ:

جو شخص اس اسم کا بکثرت ورد رکھے گا انشاء اللہ اس کی تمام تکلیفیں اور رنج و غم دور ہو جائیں گے اور مال و اولاد میں برکت ہوگی۔

اَلْغَنِیُّ (بڑا بے نیاز و بے پرواہ):

قرآن پاک میں ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِيْدُ﴾

یعنی بے شک میرا رب بے نیاز اور بے پرواہ ہے۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ ستر مرتبہ یَاغَنِیُّ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت فرمائیں گے اور انشاء اللہ وہ کسی کا محتاج نہیں رہے گا، جو شخص کسی ظاہری یا باطنی مرض یا بلا میں گرفتار ہو وہ اپنے تمام اعضاء اور جسم پر یَاغَنِیُّ پڑھ کر دم کیا کرے انشاء اللہ اپنی مصیبت سے نجات پائے گا۔

"شین" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلشَّکُوْرُ (بڑا قدر دان):

قرآن پاک میں ہے:

﴿اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ﴾

ترجمہ: وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدر دان ہے۔

سورۃ لقمان میں فرمایا:

﴿اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ﴾

سورۃ سبا میں فرمایا:

﴿وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ﴾

ترجمہ: اور میرے بندوں میں سے بہت کم شکر گزار ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص معاشی تنگی یا کسی اور دکھ درد، رنج وغم میں مبتلا ہو وہ اس کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ اس سے رہائی نصیب ہوگی

"ضاد" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلضَّارُ (ضرر پہنچانے والا):

کسی کو کسی قسم کی تکلیف پہنچنا اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، بندوں کی طرف سے اگر کسی چیز سے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ بھی اللہ کے حکم سے ہی تکلیف پہنچا سکتی ہے، ہاروت ماروت کے قصے میں آتا ہے کہ جب لوگ ان سے جادوگری سیکھنے کیلئے آیا کرتے تھے تو اس کے ذریعے سے جو نقصان پہنچتا تھا وہ بھی اللہ کے حکم سے پہنچتا تھا۔

﴿وَمَاهُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: کسی کو نفع یا ضرر پہنچانا اللہ ہی کا کام ہے، بندوں کے اختیار میں صرف اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

قرآن پاک کی ایک آیت ہے:

﴿وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (الانعام: ۱۷)

ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ کوئی بُرائی (بیماری یا تنگ دستی یا اور کوئی بلا) پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے (مثل صحت و دولت وغیرہ کے) تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

یعنی اللہ مقتدر اعلیٰ جسے جو رحمت دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے وہ روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یہاں فرمایا آپ ﷺ صاف فرما دیں کہ اللہ تو ایک ہی ہے اور تمہارے تمام معبودانِ باطل سے میں الگ تھلگ ہوں۔ میں ان سب سے بیزار ہوں کسی کا بھی روادار نہیں۔

﴿قُلْ أَغَیْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ﴾

﴿وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (یونس: ۱۰۷)

ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے

سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کے رد کرنے والا کوئی نہیں، اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے

وظیفہ:

جو شخص شب جمعہ میں سو مرتبہ اَلضَّارُّ پڑھے گا وہ تمام ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور قرب الٰہی نصیب ہوگا۔

"ن" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلنُّوْرُ (خود بھی سراپا نور اور دوسروں کو نور عطاء فرمانے والا):

قرآن پاک میں پوری ایک سورۃ النور کے نام سے آتی ہے، اللہ خود بھی نور ہے اور اپنے اس نور کو اپنے مخلوق میں کسی نہ کسی صورت میں تقسیم بھی فرماتا رہتا ہے، قرآن میں ارشاد ہے:

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

ترجمہ: اللہ آسمان وزمین کا نور ہے۔

ہدایت کو بھی نور سے تعبیر کیا گیا ہے، فرمایا:

﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ﴾

ترجمہ: اللہ مومنوں کا دوست ہے اور وہ ان کو تاریکی سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

نور سے مراد ہدایت اور تاریکی سے مراد گمراہی ہے، حضور ﷺ کو بھی نور کہا گیا ہے

﴿قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ﴾

اور قرآن پاک کو بھی نور کہا گیا ہے، سورۃ تغابن میں فرمایا:

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا﴾

ترجمہ: اللہ پر اس کے رسول پر اور اس نور (قرآن) پر جو ہم نے اتارا ایمان لے آؤ۔

وظیفہ:

جو شخص شب جمعہ میں سات مرتبہ سورۃ نور پوری اور ایک ہزار مرتبہ صرف اس اسم اَلنُّوْرُ کو پڑھا کرے تو انشاء اللہ اس کا دل انوار الٰہی سے منور ہو جائے گا۔

اَلنَّافِعُ (نفع پہنچانے والا):

یہ لفظ اَلضَّارُ کے مقابلے میں آتا ہے اور یہ دونوں اللہ کی صفات میں سے ہیں کہ کسی کو نفع ہوتا ہے یا اس کو نقصان پہنچتا ہے تو یہ اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے، نفع تو اللہ کا فضل ہوتا ہے اور نقصان انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد جگہ پر اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کو اے محبوب جو بھی نفع یا ضرر پہنچتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اسباب تو خود انسان پیدا کرتا ہے مگر ان اسباب کا جو نتیجہ نفع یا ضرر کی شکل میں آتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص کشتی یا کسی اور سواری میں سوار ہونے کے بعد یَا نَافِعُ کثرت سے پڑھتا رہے تو سفر کی ہر آفت سے محفوظ رہے گا، اسی طرح جو شخص کسی بھی کام کے شروع کرتے وقت اکتالیس مرتبہ یَا نَافِعُ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ اس کا یہ کام اس کی مرضی کے مطابق انجام پائے گا، نیز جو شخص بیوی کے پاس جاتے وقت یہ اسم پڑھ لیا کرے تو اسے نیک اولاد نصیب ہوگی۔

"ک" سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْکَبِیْرُ (بہت بڑی ذات):

کبیر، عظیم، متکبر اور متعال یہ سارے کے سارے لفظ اللہ کی ذات کیلئے بولے جاتے ہیں، ارشاد ہے:

﴿فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ﴾

دوسری جگہ فرمایا جو نیک اعمال کرتے ہیں اور ایمان بھی رکھتے ہیں تو ان کیلئے

﴿لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ﴾

ایک دوسری جگہ پر ارشاد فرمایا:

﴿فَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَاَنْفَقُوْا لَھُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ﴾ (سورۃ حدید: ۷)

ترجمہ: جو تم میں سے ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کیلئے بڑا اجر ہے۔

یہ کبیر کی صفت اللہ کے علاوہ دوسری چیزوں کیلئے بھی استعمال ہوئی ہے،

ایک جگہ پر فرمایا:

﴿وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا﴾ (سورۃ فرقان)

وظیفہ:

جو شخص اپنے عہدہ سے معزول ہو گیا ہو، وہ سات روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ "یَا کَبِیْرُ" کا ورد کرے انشاء اللہ وہ اپنے عہدے پر بحال ہو جائیگا اور عزت واحترام نصیب ہوگا۔

اَلْکَرِیْمُ (بہت کرم کرنے والا):

فرمایا: ﴿یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ﴾ ۔

ترجمہ: اے انسان تجھے رب کریم سے کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

اجر کے ساتھ بھی یہ لفظ استعمال ہوگا ہے۔

﴿وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا﴾

اسی طرح رزق کے ساتھ بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

"رِزْقٌ كَرِيْمٌ" سائے کیساتھ بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے "لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيْمٍ" کہ وہ سایہ جس کے نیچے جہنمی ہونگے وہ نہ ہی ٹھنڈا ہے اور نہ ہی فرحت بخش۔

وظیفہ:

جو شخص روزانہ سوتے وقت "یَا كَرِيْمُ" پڑھتے پڑھتے سوجایا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو علماء اور صلحاء میں عزت نصیب فرمائیں گے۔

اَلظَّاهِرُ (ظاہر اور آشکارا):

یہ لفظ اَلْبَاطِنُ کے مقابلے میں آتا ہے قرآن پاک میں ہے:

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾

اس کا معنی ظاہر ہونیوالا اور ظاہر کردینے والا بھی آتے ہیں۔

وظیفہ:

جو شخص نماز اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ اَلظَّاهِرُ کا وظیفہ کیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں نور عطا فرمائیں گے۔

اَلتَّوَّابُ (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا):

قرآن میں آیا ہے کہ اللہ کی ذات "تَوَّابٌ حَكِيْمٌ" اور کئی جگہوں پر اَلتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ آیا ہے اور اَلْغَفُوْرُ بھی اس کے ساتھ آیا ہے دعائے استغفار ہے:

﴿ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيْرِ، فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوْبَ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهٗ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى سُؤْلَهٗ؟ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

(مسند ابی یعلی الموصلی:۵۸۰۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے آسمانِ دنیا پر اپنی شان کے لائق نزولِ جلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی گنہگار! جو توبہ کرے اور میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی بخشش کا طالب! جسے بخش دوں؟ ہے کوئی سائل! جو مانگے اور میں اسے عطا فرماؤں؟ فجر کے طلوع ہونے تک یہی فرماتا رہتا ہے۔

اسی کیفیت کو حضرت میاں محمد بخش عارفِ کھڑی نے اپنے انداز میں یوں بیان کیا۔ لکھتے ہیں:

پچھلی راتی رحمت رب دی دیندی پھرے آوازہ

بخشش منگن والیاں تائیں کھلا اے دروازہ

حدیث میں مرغ کا ذکر:

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی کریم ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ دائمی امر کو پسند فرماتے تھے، پھر میں نے پوچھا آپ ﷺ کس وقت (تہجد کی) نماز پڑھتے تھے، فرمایا جب آپ ﷺ مرغ کی آواز سنتے تھے تو نماز کیلئے کھڑے ہوجاتے تھے۔ (متفق علیہ)

مرغ کو عربی میں الصارخ بھی کہتے ہیں کیونکہ رات کو بکثرت بولتا رہتا ہے اور صارخ کا معنی بھی چیخنے چلانے کے ہوتے ہیں، امام غزالیؒ نے الاحیاء میں لکھا ہے کہ جب مرغ بولتا ہے تو یہ رات کا چھٹا حصہ یا اس سے بھی زائد ہوتا ہے۔

مرغِ سحر صدا اور ہماری غفلت:

ادھر سے رب بخشش کے دروازے کھول کر ہمیں صدائیں دے رہا ہے اور دوسری طرف ہم تجسس کے دروازے بند کر کے خوابِ غفلت میں مدہوش ہیں۔ اشرف المخلوق کو یہ غفلت بوقتِ سحر زیب نہیں دیتی۔ جب کہ وہ مخلوق جس پر اشرف المخلوق ہونے کا اطلاق نہیں ہوتا بوقتِ سحر اذان دے کر غافلوں کو بیدار کر رہی ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مرغ جب اذان دیتا ہے تو وہ کہتا ہے:

﴿اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَا غَافِلِيْنَ﴾

ترجمہ: ''اے غافلو! اللہ کا ذکر کرو''۔

حدیث میں آتا ہے

''اِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ''

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی مرغ کی آواز سنے تو وہ اللہ کا فضل مانگے (کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر اذان دیتا ہے)

وظیفہ:

جو شخص نماز چاشت کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ اس اسم یَا التَّوَّابُ کو پڑھا کرے اسے سچی توبہ نصیب ہوگی نیز اس کے تمام کام آسانی سے سرانجام پائیں گے۔ اور اگر کسی ظالم پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تو انشاء اللہ اس سے خلاصی نصیب ہوگی۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (عزت وجلال اور انعام واکرام والا):

سورۃ الرحمٰن کے آخر میں آتا ہے:

﴿تبارک اسمُ ربّک ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو "یاذالجلالِ وَالْاِکْرَامِ" کہتے ہوئے سنا تو اس سے فرمایا اللہ سے مانگو اللہ قبول فرمائے گا۔

وظیفہ:

جو شخص کثرت سے اس اسم کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو عزت وعظمت اور مخلوق سے استغنا عطاء فرمادینگے۔

اَلْهَادِیُ (سیدھا راستہ دکھانے والا اس پر چلانے والا):

قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿وَمن یُّضلِلِ اللّٰهُ فَلاهَادِیَ لَهٗ﴾ (الاعراف:۸۶)

ہدایت کے دو درجے ہوتے ہیں ایک صرف راستے دکھانے اور رہنمائی کرنے تک محدود ہوتا ہے، انبیاء کرامؑ کا اور ان کے وارث علماء کا یہی فریضہ ہوتا ہے کہ وہ صحیح راستے کی طرف رہنمائی فرمادیتے ہیں، دوسرا درجہ ہدایت کا مقصود اور مطلوب تک پہنچا دینا ہوتا ہے، ہدایت کا یہ درجہ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے جبکہ پہلا درجہ اسباب کے زمرے میں آتا ہے اور وہ کوئی بھی استعمال کرسکتا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر کے بکثرت یَاهَادِیُ پڑھے اور آخر میں چہرے پر ہاتھ پھیر لے تو اس کو انشاء اللہ کامل ہدایت نصیب ہوگی اور اہل معرفت میں شامل ہوگا۔

''جیم'' سے مرکب اسمائے الٰہیہ

اَلْجَلِیْلُ (بڑے اور بلند مرتبے والا):

وظیفہ:

جو شخص مشک زعفران سے اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور کثرت سے اسکا ورد کریگا اللہ تعالیٰ اس کو عزت و عظمت اور قدر و منزلت عطا فرمائیں گے۔

اَلْجَبَّارُ (سب سے بڑا زبردست):

اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ایک دوسری جگہ پر ارشاد ہے: کہ اے محبوب آپ ان لوگوں پر کوئی جبر نہیں فرما سکتے:

﴿وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ﴾

موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی اس صفت کا استعمال آیا ہے:

﴿اِنْ تُرِیْدُ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ جَبَّارً فِی الْاَرْضِ﴾

کہ اے موسیٰ زمین میں جبار بن کر رہنا چاہتے ہو۔ ایک جگہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے:

﴿کَذَالِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾

وظیفہ:

جو شخص روزانہ صبح شام ۲۲۶ مرتبہ پڑھے گا انشاء اللہ ظالموں کے ظلم سے محفوظ رہے گا نیز اگر چاندی کی انگوٹھی پر یہ اسم نقش کرا کے پہنے گا تو اس کی ہیبت اور شوکت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوگی۔

اَلْجَامِعُ (سب کو جمع کرنے والا):

مشہور قرآنی دعاء ہے:

﴿ رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ﴾

ترجمہ: آپ ہی میدان حشر میں لوگوں کو جمع فرمانے والے ہیں۔

وظیفہ:

جس شخص کے دوست احباب منتشر ہوگئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کر کے اور آسمان کی طرف منہ کر کے دس مرتبہ یَا جَامِعُ پڑھے اور ہر مرتبہ ایک انگلی بند کرتا جائے اور آخر میں دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے تو انشاء اللہ اس کے تمام گمشدہ احباب جلد جمع ہو جائیں گے اور اگر گمشدہ چیز پر یوں پڑھا جائے: ''اَللّٰھُمَ یَاجَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ ضَالَتِیْ'' تو وہ گمشدہ چیز اسے جلد ہی مل جائے گی۔ ان شاء اللہ

اَلْجَوَّادُ (بہت زیادہ سخاوت کرنیوالا):

اللہ تعالیٰ کا ایک اسم جَوَاد بھی ہے۔ اگر وہ کسی کو اپنی صفتِ جودیت میں سے خیرات عطا فرما دیتا ہے تو وہ بندہ کسی کو اپنے در سے خالی نہیں جانے دیتا۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ یہ عطائیں اور نعمتیں جب ان کی قدر نہ کی جائے تو پھر وہ واپس بھی لے لیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴾ (الانفال: ۵۳)

ترجمہ: یہ اس لئے ہے کہ اللہ کسی قوم سے عطا کردہ نعمت کو بدلنے والا نہیں جب تک کہ وہ اپنے اندر تبدیلی نہ لے آئیں اور بے شک اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اَلْفَتَّاحُ (بہت بڑا مشکل کشا):

ارشاد فرمایا:

﴿وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ﴾

ترجمہ: اللہ ہی ہر قسم کے فیصلے فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (فاطر:۲)

ترجمہ: اللہ جو رحمت لوگوں کیلئے کھولے، اسکا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی دینے والا نہیں اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

وظیفہ:

جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھا کرے گا تو اس کا دل بحکم خدا نور ایمان سے منور ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

اسم اعظم

احادیث میں اسم اعظم کا ذکر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک اسم ایسا ہے کہ اس سے جو بھی دعاء کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس دعاء کو قبول فرماتے ہیں، اور اس کے ساتھ جو سوال بھی کیا جائے اس کو پورا کر دیتے ہیں اور دعاء مانگنے والا پر عظیم رحمت کا نزول ہوتا ہے، اسم اعظم ایسا اسم ہے جس کا مفہوم حق تعالیٰ کی تجلیات کا جامع ترین بنتا ہو نیز ملأ اعلیٰ میں اس کا چرچا اور شہرت ہوتی، نیز ہر زمانے کے انبیاء اس اسم کا ذکر کرتے چلے آئے ہوں، مثلاً آپ خود کئی خوبیوں اور صفات کے مالک ہیں مصنف بھی ہیں اور شاعر بھی، حافظ اور قاری بھی ہیں تو قوت خیالیہ میں ہر ایک خوبی کا ایک مستقل نقش اور اس کی تصویر پائی جاتی ہے تو ایسا اسم جو تمام صفات کو جمع کرتا ہو وہ آپ کا اسم اعظم ہوگا، اللہ کا اسم اعظم بھی ایسا اسم ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی تمام خوبیوں اور کمالات کو سمیٹتا ہو اور ساری خوبیاں اس لفظ کے اندر سے پھوٹتی ہوں۔

اس اعظم کے بارے میں مختلف احادیث آئیں ہیں۔

۱۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ اسم اعظم اس آیت کریمہ میں پوشیدہ ہے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (مستدرک)

۲۔ یہ کلمات اسم اعظم ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُواً اَحَدٌ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے توں اکیلا ہے بے نیاز ہے کوئی نہ تجھ سے پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی اسکے برابر کا ہے۔

۳: بعض روایتوں میں اسم اعظم کے یہ الفاظ آتے ہیں، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے توں اکیلا ہے بے نیاز ہے کوئی نہ تجھ سے پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا ہے۔

۴: ایک اور حدیث میں یوں آیا ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(سنن اربعہ، مسند امام احمد)

ترجمہ: الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ آپ کی ہی سب تعریفیں ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں آپ اکیلے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ا ور آپ بڑے مہربان ہیں بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں آسمان و زمین کے خالق آپ ہی ہیں اے عظمت وجلال اور احسان کے مالک۔

۵۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کو بھی اسم اعظم شمار کیا گیا ہے (سنن اربعہ)

۶۔ ایک حدیث میں ہے اللہ کا اسم اعظم ان تین صورتوں میں ہے۔ سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ طٰہٰ، بہت سے علماء فرماتے ہیں کہ ان تین سورتوں میں جس اسم کو اسم اعظم قرار دیا جاسکتا ہے وہ الحیُّ القَیُّوْمُ ہے ایک اچھی خاصی تعداد نے اسی کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔

عدم تعین کا راز:

دعا کی قبولیت کے سلسلے میں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے لیلۃ القدر اور جمعہ کی ساعت اجابت کو متعین نہیں فرمایا اسی طرح اسم اعظم کو بھی متعین نہیں فرمایا تا کہ دعاء کرنے والا اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بنا پر اسم اعظم کی جستجو میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ ناموں سے دعا مانگے اور اس طرح اللہ کی زیادہ سے زیادہ تعریف اور حمد وثنا کرنے کی سعادت حاصل کرے کہ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور امید ہے کہ اسی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیں، یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت اور شفقت ہے کہ وہ ان حکمتوں اور تدبیروں سے اپنے بندوں سے زیادہ سے زیادہ عبادت کرا کے انہیں دنیا اور آخرت میں زیادہ سے زیادہ اجر وثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مشاہدۂ برکاتِ بسم اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات ﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾ کی برکات کو مشاہدہ فرمایا:

مشاہدۂ انہار:

ان النبى عليه السلام قال ليلة اسرى بى الى السماء عرض على جميع الجنان فرأيت فيها اربعة انهار نهرا من ماء ونهرا من لبن ونهرا نم خمر ونهرا من عسل فقلت يا جبريل من اين تجىء هذه الانهار والى اين تذهب قال تذهب الى حوض الكوثر ولا ادرى من اين تجء فادع الله تعالى ليعلمك او يريك فدعا ربه فجاء ملك فسلم على النبى عليه السلام ثم قال يا محمد غمض عينيک قال فغمضت عينى ثم قال افتح عينيک ففتحت فاذا انا عند شجرة ورأيت قبة من درة بيضاء ولها باب من ذهب احمر وقفل لو أن جميع ما فى الدنيا من الجن والانس وضعوا على تلک القمة لكانوا مثل طائر جالس على جبل فرأيت هذه الانهار الاربعة تخرج من تحت هذه القبة فلما اردت ان ارجع قال لى ذلک الملک لم لا تدخل القبة قلت كيف ادخل وعلى بابها قفل لا مفتاح له عندى قال مفتاحه بسم الله الرحمن الرحيم فلما دنوت من القفل وقلت بسم الله الرحمن الرحيم انفتح القفل فدخلت فى القبة فرأيت هذه الانهار تجرى من اربعة اركان القبة ورأيت مكتوبا على اربعة اركان القبة بسم الله الرحمن الرحيم

ورأيت نهر الماء يخرج من ميم بسم الله ورأيت نهر اللبن يخرج من هاء الله ونهر الخمر يخرج من ميم الرحمن ونهر العسل من ميم الرحيم فعلمت ان اصل هذه الانهار الاربعة من البسملة فقال الله عز وجل يا محمد من ذكرني بهذه الاسماء من امتك بقلب خالص من رياء وقال بسم الله الرحمن الرحيم سقيته من هذه الانهار (تفسیر حقی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات جب میں آسمانوں پر گیا تو مجھ پر تمام چیزیں پیش کی گئیں۔ میں نے وہاں چار (۴) نہریں دیکھیں جن میں ایک نہر پانی کی، ایک نہر دودھ کی، ایک نہر شراب کی اور ایک نہر شہد کی تھی۔ میں نے جبرائیل امین سے پوچھا کہ یہ نہریں کہاں سے آ رہی ہیں اور کہاں پر جا رہی ہیں؟

حوض کوثر منبع انہار ہے:

جبرائیل امین نے کہا کہ یہ ساری نہریں آپ کے حوضِ کوثر میں جا رہی ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ یہ کہاں سے آ رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتائے یا دکھائے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی تو ایک فرشتہ حاضرِ خدمت ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر سلام کیا پھر عرض کیا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی چشمانِ مبارک بند فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں نے اپنی آنکھیں بند کیں۔ پھر اس فرشتے نے کہا اب آپ چشمانِ مبارک کھول دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ میں ایک درخت کے پاس ہوں۔ وہاں میں نے ایک گنبد سفید موتیوں سے بنا ہوا دیکھا اور اس کے دروازے سرخ سونے کے ہیں۔ ان پر تالے اتنے لگے ہوئے ہیں جتنے کہ دنیا میں جن اور

انسان۔ وہ ایسے محسوس ہو رہے ہیں جیسے پہاڑ پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں۔ پس میں نے دیکھا کہ یہ چاروں نہریں اس گنبد کے نیچے سے جا رہی ہیں۔ جب میں نے اس گنبد کے اندر جانے کا ارادہ کیا تو اس فرشتے نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیسے اس میں داخل ہوں گے جبکہ اس کے دروازوں پر تالے لگے ہیں جن کی چابیاں میرے پاس نہیں ہیں۔

اس فرشتے نے کہا ان کی چابیاں ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ ہیں اور جب میں نے ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ کو پڑھا تو وہ تالے کھل گئے اور میں اس گنبد میں داخل ہو گیا۔ پس میں نے ان چاروں نہروں کو اس گنبد کے ستونوں کے تلے سے جاری دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ گنبد کے چاروں ستونوں پر لکھا ہوا تھا ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾۔

دودھ، خمر اور شہد کی نہروں کا منبع:

پس میں نے دیکھا کہ پانی کی نہر بسم اللہ کی ''میم'' سے جاری ہے اور دودھ کی نہر اللہ کے ''ہاء'' سے جاری ہے اور شراب کی نہر الرحمن کی ''میم'' سے جاری ہے اور شہد کی نہر الرحیم کی ''میم'' سے جاری ہے۔ پس میں جان گیا ان چاروں نہروں کی حقیقت کو۔ جو کہ بسم اللہ سے جاری ہیں۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: یا محمد! آپ کی امت میں سے جو کوئی خلوص نیت سے ان اسماء یعنی ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ کا ذکر کرے گا تو میں اسے ان انہار میں سے سیراب کروں گا''۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال اور جود و کرم کی قسم ہے جو کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک بار ﴿بسم اللہ

الرحمن الرحیم ﴾ پڑھے گا تو تم گواہ رہنا کہ میں نے اس کے گناہ معاف کر دیئے اور اس کی نیکیاں قبول کر دیں اور اس کی برائیاں مٹا دیں اور اس کی زبان کو آگ نہیں جلائے گی اور اس کو عذابِ قبر سے نجات دے دی اور آگ کے عذاب سے اور قیامت کے عذاب سے اور قیامت کی بہت بڑی گھبراہٹ سے اور وہ مجھ سے ملے گا انبیاء اور اولیاء سے پہلے۔

☆ بِسمِ اللّٰہ ذکر کرنے والوں کا ذخیرہ ہے۔ طاقتوروں کی عزت ہے۔ کمزوروں کی پناہ ہے۔ اہلِ محبت کے لئے نور ہے۔ اہلِ شوق کے لئے سرور ہے۔ بِسمِ اللّٰہ اہلِ اعتماد کا تاج ہے۔ اہلِ وصال کے لئے چراغ ہے۔ عاشقوں کو سارے جہان سے بے پرواہ کرنے والا ہے۔ بِسمِ اللّٰہ نام ہے اس کا جس نے کچھ بندوں کو عزت اور کچھ کو ذلت دی۔ یہ نام ہے اس کا جس نے اپنے دشمنوں کا دوزخ کو منتظر بنایا اور اپنے دوستوں کے لئے دیدار کا وعدہ فرمایا۔ نام ہے اس کا جو واحد ہے، گنتی سے خارج ہے۔ نام ہے اس کا جو باقی رہنے والا ہے۔ نام ہے اس کا جو بغیر کسی سہارے کے قائم ہے۔

☆ بِسمِ اللّٰہ ہر سورت کا آغاز ہے۔ اس خدا کا نام ہے جس کے ذکر سے تنہائیاں پُر لطف ہو جاتی ہیں۔ اس کا نام ہے جس پر حسنِ ظن ہے۔ اس کا نام ہے جس کے لئے آنکھیں بیدار رہتی ہیں۔ اس کا نام ہے جو کسی چیز کے متعلق کُنْ فرماتا ہے تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ نام ہے اس کا جو چھونے سے پاک ہے لوگوں سے بے نیاز ہے، قیاس سے بالاتر ہے۔ ایک ایک حرف کر کے بِسمِ اللّٰہ کہو ہزار (۱۰۰۰) ہزار (۱۰۰۰) اجر ملیں گا اور تمہارے سب کے سب گناہ جھڑ جائیں گے جو شخص زبان سے بِسمِ اللّٰہ کہے گا دنیا اس کی شاہد ہوگی جو دل سے کہے گا آخرت اس کی شاہد ہوگی۔ بِسمِ اللّٰہ ایسا کلمہ ہے جس کی موجودگی میں غم

باقی نہیں رہتا۔ ایسا کلمہ ہے جس سے نعمت کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ ایسا کلمہ ہے جس سے عذاب دور ہو جاتا ہے۔ ایسا کلمہ جو اس امت کے لئے مخصوص ہے۔ ایسا کلمہ ہے جو جلال و جمال کا مجموعہ ہے۔ لفظ بِسۡمِ اللّٰہ جلال در جلال ہے اور اَلرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡم جمال در جمال۔ جس نے جلال دیکھا فنا ہو گیا ہے اور جس نے جمال دیکھا زندہ ہو گیا۔

☆ اللہ وہ ذات ہے جس نے تم کو پیدا کیا وہ ﴿احسن الخالقین﴾ ہے ۔رحمٰن وہ ہے جس نے تم کو رزق دیا وہ ﴿خیر الرازقین﴾ ہے۔ رحیم وہ ہے جو تمہارے گناہوں کو معاف کرتا ہے وہ ﴿خیر الغافرین﴾ ہے۔

☆ دعا بوسیلۂ بِسۡمِ اللّٰہِ:

اے اللہ! میں تجھ سے ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم﴾ کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم﴾ کی حرمت کیساتھ سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کے فضل کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی عظمت کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی بزرگی کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کے جمال کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کے کمال کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کے ہیبت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کے مرتبہ کے صدقے سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی سلطنت کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی شوکت کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی بڑائی کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی ثنا کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی روشنی کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی کرامت کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کے غلبہ کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی برکت کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی عزت کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہ کی طاقت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور بِسۡمِ اللّٰہ کی قدرت کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا مرتبہ بلند کردے اور میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں میں آسانی پیدا فرما اور اپنے فضل وکرم سے مجھے ایسی جگہ سے رزق دے جس کا گمان نہ ہو۔

فضائلِ سبع اسمائے الٰہی:

حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ مقبول ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا تھا کہ اے علی اللہ تعالیٰ کے سات اسماء ہیں جو خزانہ عرش پر لکھے ہوئے ہیں اور یہ سات اسماء زمین وآسمان کے تمام فرشتوں اور حاملان عرش کی تسبیح ہے۔

پھر فرمایا: کہ جو بندۂ مومن نمازِ پنجگانہ کے بعد ایک بار یا دو بار ان اسماء کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پچیس (۲۵) چیزیں عنایت فرمائے گا۔

۱۔ ہر آفت دینی و دنیاوی سے امان میں رہے گا۔

۲۔ لوگوں کی نظر میں عزیز ہوگا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہوگا۔

۴۔ دولتِ دینوی و دنیاوی اسے عطا ہوگی۔

۵۔ دشمن کے مقابلہ میں فتح یاب ہوگا۔

۶۔ نیک لوگوں کی صف میں سرخرو رہے گا۔

۷۔ بلائے ناگہانی سے اور حکمرانوں کی دہشت سے اور دہشتِ شیطان سے دشمنوں کی تلوار سے اور تیر و تبر، گرز، بندوق اور آگ جلانے والی اور پانی میں ڈوبنے والی آفات سے، آسیب اور دیو پریوں سے اور گناہِ صغیرہ و کبیرہ سے، بدنی بیماریوں اور ظالموں کے شر سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے گا۔

۸۔ ان اسماء کی تلاوت کرنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

۹۔ تمام امور اس کے لیے آسان ہوں گے۔

۱۰۔ موت کی سختی اس پر آسان ہوگی۔

۱۱۔ اس کی قبر کشادہ ہو جائے گی اور جنت کا دروازہ اس کی قبر میں کھولا جائے گا۔

۱۲۔ منکر نکیر کے سوالوں کا جواب اس پر آسان ہو جائے گا۔

۱۳۔ قیامت کے دن اس کا حشر نیک لوگوں کی جماعت میں ہوگا۔

۱۴۔ اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۱۵۔ آتشِ جہنم اس پر حرام ہوگی۔

۱۶۔ ان اسماء کے پڑھنے والوں کو چار پیغمبران مرسل کا ثواب ملے گا۔

۱۷۔ دیدارِ خدا سے محرومی نہ ہوگی۔

۱۸۔ قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔

۱۹۔ اس کو شراب طہور پلائی جائے گی۔

۲۰۔ اس کو چالیس شہیدوں اور چالیس علماء کا ثواب دیا جائے گا۔

۲۱۔ اس کی قبر میں ستر نورانی فرشتے بہشتی لباس پہنے ہوئے آئیں گے اور ان کے لباسوں پر یہ اسماء لکھے ہوئے ہوں گے۔

۲۲۔ فرشتے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بزرگی دیں گے۔

۲۳۔ پل صراط برق کی چمک کی طرح پار کر جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔

۲۴۔ ملائکہ کی طرح ثواب پائے گا۔

۲۵۔ جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھولے جائیں گے اور وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ان اسماء کی مزید برکتیں:

حضور پاک ﷺ نے مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ اے علیؓ: ان اسماء کو پڑھ کر اگر مریض پر دم کریں تو اللہ تعالیٰ اسے شفاء عطا فرمائے گا اور اگر ان اسماء کو پہاڑ پر پڑھیں تو وہ بھی ہل جائے گا۔ مجاہدین اس دعا کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں تو ستر شبانہ روز تک کافروں سے جنگ کریں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان مجاہدین کا کفار سے ایک بال بھی نہ اکھڑے گا۔ اور ان اسماء کی برکت سے اللہ تعالیٰ کفار پر فتح عطا فرمائے گا۔

ان اسماء کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ اگر ان اسماء کی تمام فضیلتیں لکھی جائیں تو تمام عابد و زاہد زُہد سے ہاتھ کھینچ بیٹھیں۔ اے علیؓ: اگر کوئی شخص ان اسماء کو ستر بار اپنی زندگی میں پڑھ لے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان اسماء کے ورد کی برکت سے اس کے سارے صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف فرما دے گا۔

اے علیؓ: اگر کل گھاس روئے زمین کا قلم بنایا جائے اور کل روئے زمین کے درختوں کے پتوں پر تمام اولادِ آدم اور جنات اور دیو وغیرہ ان اسماء کا ثواب قیامت تک لکھتے رہیں تب بھی پورا ثواب نہ لکھ پائیں گے۔

یہ اسماء رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو سکھائے تھے کہ ان کو پڑھا کریں اور یوں بھی روایت ہے کہ اگر کوئی ان

اسماء کو پڑھتے پڑھتے مر جائے اور اس کو قبر میں دفن کر دیں تو قیامت تک اس کی ہڈیاں اور گوشت پوست عضو سے جدا نہ ہوں گی اور نور کی مشعلیں اس کی قبر میں روشن رہیں گی۔

جو کوئی ان اسماء کی فضیلت اور ثواب میں شک لائے اس کے کافر ہونے کا خوف ہے اور اسناد اس کی بہت ہیں مگر یہاں مختصر لکھی گئی ہیں اور وہ سات (۷) نام اللہ کے یہ ہیں:

☆ اسم اول:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَاجَلِيْلُ تَجَلَّلْتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِىْ جَلَالِ جَلَا لِكَ يَا جَلِيْلُ يَا دَائِمَ الْمَقْبُوْلِ وَيَا مُنْعِمَ الْمُصَوِّرِ وَ يَامَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ

☆ اسم دوم:

اَللّٰهُمَّ يَا لَطِيْفُ بِاَوْصَافِ كَمَالِهٖ بِاللَّطَائِفِ وَاللَّطَافَةُ فِىْ لَطَافَةِ لَطَافَتِكَ يَا لَطِيْفُ اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ م بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىْ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

☆ اسم سوم:

اَللّٰهُمَّ يَاسَرِيْعَ الْبُرْهَانِ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعْتَ بِالسَّمِيْعِ وَالسَّمِيْعُ فِىْ سَمِيْعِ سَمِيْعِكَ يَاسَمِيْعُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ الْيَقِيْنُ يَا اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

☆اسم چہارم:

اَللّٰھُم یَامُعِزُّمِن الْمُذِلِّ یَا اَیُّھَاالْعَلِیْمُ الْعَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظْمَةِ وَالْعَظْمَةُ فِی عَظْمَةِ عَظْمَتِکَ یَا عَظِیْمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یَاخَیْرَ النَّاصِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

☆اسم پنجم:

اَللّٰھُمَّ یَا رَحِیْمُ تَرَحَّمْتَ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّحْمَةُ فِی رَحْمَةِ رَحْمَتِکَ یَا رَحِیْمُ یَا حَفِیْظُ تَحَفَّظْتَ بِالْحَفِیْظِ وَالْحِفْظُ فِی حِفْظِ حِفْظِکَ یَا حَفِیْظُ یَا اَصْدَقَ الصَّادِقِیْنَ یَا مُنْعِمَ الْحَافِظِیْن وَیَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَااَحْکَمَ الْحَاکِمِیْن

☆اسم ششم:

اَللّٰھُمَّ یَاکَرِیْمُ تَکَرَّمْتَ بِالْکَرَامَةِ وَالْکَرَامَةُ فِی کَرَامَةِ کَرَامَتِکَ یَا کَرِیْمُ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌم بِمَا تَعْلَمُوْنَ یَا اَصْدَقَ الصَّادِقِیْن

☆اسم ہفتم:

اَللّٰھُمَّ یَا غَفُوْرُ تَغَفَّرْتَ بِالْمَغْفِرَةِ وَالْمَغْفِرَةُ فِی مَغْفِرَةِ مَغْفِرَتِکَ یَا غَفُوْرُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌبِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن.

باب سوم

فضائل

صلوٰۃ وسلام

باب سوم

صلوٰۃ وسلام

صلوۃ وسلام کی فضیلت:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرما رکھا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا بازو مغرب میں ہے، اس کا سر عرش کے نیچے اور دونوں پاؤں ساتوں زمین سے نیچے ہیں، زمین پر آباد مخلوقات کے برابر اس کے پَر ہیں، میری امت میں سے کوئی مرد یا عورت جو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ وہ عرش تلے واقع بحر نور میں غوطہ لگائے وہ فرشتہ بحر نور میں غوطہ زن ہوتا ہے پھر باہر نکل کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے پروں میں سے جتنے قطرے گرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اس کیلئے قیامت تک دعائے بخشش ومغفرت کرتا رہے گا۔

درود پاک کی کثرت سے ورد کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب:۵۶)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر آنے اور نام آنے پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنیوالے پر بھی اور سننے

والے پر بھی ایک مرتبہ واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے، ہر ایسی مجلس میں جہاں حضور ﷺ کا ذکر مبارک یا نام مبارک لیا جائے تو ذکر کرنیوالے پر ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اسی طرح تمام اہل مجلس پر بھی واجب ہے، باقی دفعہ ذکر ہونے یا کرنے پر درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔

تشہد کے بعد درود پاک:

نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعدِ تشہد درود شریف پڑھنا سنّت ہے اور آپ ﷺ کے تابع کر کے آپ ﷺ کے آل واصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے۔ یعنی درود شریف میں آپ ﷺ کے نامِ اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے جیسا کہ تشہد میں پڑھا جاتا ہے

درود میں آل کا ذکر:

درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر متواتر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر درود پاک عند اللہ یا عند الرسول ﷺ مقبول نہیں۔ درود شریف، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے ۔عُلماء نے اللھم صل علیٰ محمّد کے معنٰی یہ بیان کئے ہیں کہ یا ربّ، محمّدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند، ان کی دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اوّلین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء، مرسلین و ملائکہ اور تمام خَلق پر ان کی شان بلند کر کے۔

صلوٰۃ کے مختلف معانی:

۱۔ قال أبو العالية :صلاة الله :ثناؤه عليه عند الملائكة، وصلاة الملائكة الدعاء (صحیح البخاری)

حضرت ابو العالیہ سے مروی ہے کہ اللہ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، اپنے فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی ثناء وصفت کا بیان کرنا ہے اور فرشتوں کا درود آپ ﷺ کے لئے دعا کرنا ہے۔

۲۔ وقال ابن عباس :يصلون :يبرّكون .

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یعنی برکت کی دعا۔

اکثر اہل علم کا قول ہے:

صلاة الرب الرحمة، وصلاة الملائكة الاستغفار

کہ اللہ کا درود رحمت ہے اور فرشتوں کا درود استغفار ہے۔

۳۔ صلوٰۃ کا اصلی معنی آگ کے پاس کسی چیز کا سینکنا ہوتا ہے، ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنے کیلئے جب آگ کے پاس لے جایا جاتا ہے تو اس کو تصلیہ کہتے ہیں، پھر ہر خیر کی دعاء کیلئے استعمال ہونے لگا۔ جب اللہ کی طرف اس کی نسبت ہو تو اس کا معنی رحمت کے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور جب اس کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس کا معنی طلب مغفرت ہوتا ہے کہ فرشتے آدمی کیلئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اور جب اس کی نسبت عام مومنین کی طرف ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ سے رحمت کی طلب کرنا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ اہل لغت نے کہا ہے کہ صلوٰۃ کا معنی دعاء، تبریک اور تمجید ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بندوں اور امت پر

صلوٰۃ بھیجنے کا معنی ان کا تزکیہ کرنا ہے اور ان کی تعریف وتوصیف کرنا ہے، فرشتوں اور مسلمانوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا معنی دعاء واستغفار کرنا ہے، نماز کو بھی صلوٰۃ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل دعاء ہے (المفردات)

علامہ ابن قیم جوزیؒ لکھتے ہیں کہ صلوٰۃ کا معنی ثناء (تعریف وتوصیف کرنا ہے) امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ عزوجل کا اپنے نبی ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنا ان کی ثناء اور ستائش کرنا اور ان کو سراہنا ہے اور فرشتوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ پڑھنا آپ کی ثناء اور ستائش کی دعاء کرنا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، الاحزاب)

اسم صلوٰۃ کا معنی رحمت نہیں ہوسکتا بلکہ اس کا معنی فرشتے آپ کی ثناء اور تعریف کرتے ہیں۔ (جلاء الافہام)

علامہ محمد بن اثیر الجزریؒ لکھتے ہیں:

صلوٰۃ کا معنی عبادت مخصوصہ (نماز) ہے اور اس کا اصل معنی دعاء ہے اور نماز بھی دعاء ہوتی ہے، ایک قول یہ ہے کہ صلوٰۃ کا اصل معنی تعظیم کرنا ہے اور نماز کو صلوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اور تشہد میں پڑھا جاتا ہے کہ: التحیات وللہ والصلوٰۃ اس سے تعظیم کے وہ کلمات مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں ہے اور جب ہم کہتے ہیں اللھم صل علی محمد تو اس کا معنی ہے اے اللہ نبی کریم ﷺ کا دنیا میں ذکر بلند کر کے آپ کی تعظیم وتکریم فرما اور آپ ﷺ کے پیغام کو غالب فرما اور آپ ﷺ کی شریعت کو باقی رکھ اور آخرت میں آپ ﷺ کو اپنی امت کے حق میں شفاعت کرنے والا بنا اور آپ کے اجر و ثواب کو دوگنا چوگنا فرما، ایک قول یہ ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے

ہم کو آپ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا اور ہم کو معلوم نہ تھا کہ آپ کا کیا مرتبہ ہے اور آپ ﷺ پر کس طرح صلوٰۃ پڑھنی چاہیے تو ہم نے صلوٰۃ پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا اور ہم نے کہا کہ اے اللہ! اپنے رسول مکرم کے مرتبہ کو توں ہی جاننے والا ہے اور تو ان کے مرتبے کے موافق تو ہی ان پر صلوٰۃ پڑھ سکتا ہے اور تو ہیں ان پر صلوٰۃ پڑھ۔ (النہایہ)

درود پاک کا فلسفہ:

حضور پاک ﷺ کیلئے، اصل چیز نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہے، جس کی مختلف شکلیں ہیں نزول رحمت، اللہ کی طرف سے تکریم کی صورت ہے استغفار اور دعاء فرشتوں اور مومنین کی طرف سے تعظیم و تکریم ہے گویا کہ لفظ صلوٰۃ کا معنی تعظیم اور تکریم کے ہیں یہ لفظ ایک نوع کی حیثیت رکھتا ہے جس کے افراد رحمت، استغفار اور دعاء ہیں یہ لفظ مشترک نہیں ہے بلکہ یہ لفظ انسان کی طرح ہیں جس کے افراد زید، عمرو، بکر وغیرہ بنتے ہیں

مقصود اس آیت شریفہ سے یہ ہے کہ:

﴿اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ اَخْبَرَ عِبَادَہٗ بِمَنْزِلَۃِ عَبْدِہٖ وَنَبِیِّہٖ عِنْدَہٗ فِی الْمَلَأِ الْأَعْلٰی بِاَنَّہٗ یُثْنِیْ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنَّ الْمَلَائِکَۃَ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ ثُمَّ اَمَرَ تَعَالٰی اَھْلَ الْعَالَمِ السُّفْلٰی بِالصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَیْہِ لِیَجْتَمِعَ الثَّنَاءُ عَلَیْہِ مِنْ اَھْلِ الْعَالَمِیْنَ الْعَلْوِیِّ وَالسِّفْلِیِّ جَمِیْعًا﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے محبوب کی اس رفعت شان کی خبر دی ہے جو وہ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے کہ (ملا اعلیٰ کی مجلس میں ہمارے محبوب کا

کیا مقام ہے) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے اپنے حضور پاک ﷺ کی تعریف فرماتا ہے اور اس کے ملائکہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں، لہٰذا تم بھی اے اہل زمین میرے محبوب پر صلوٰۃ سلام بھیجا کرو تا کہ آسمانی اور زمینی مخلوق کی ثناء آپ ﷺ کیلئے اکٹھی ہو جائیں۔ (کوئی مخلوق بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے محروم نہ رہے)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالُوْالِمُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ هَلْ یُصَلِّیْ رَبُّکَ؟ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ یَامُوْسٰی ، سَأَلُوْکَ هَلْ یُصَلِّیْ رَبُّکَ؟ فَقُلْ نَعَمْ اِنَّمَا اُصَلِّیْ اَنَا وَمَلَائِکَتِیْ عَلٰی اَنْبِیَائِیْ وَرُسُلِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے پوچھا تھا کہ کیا اللہ تم پر صلوۃ بھیجتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ان سے کہہ دو کہ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں پر رحمت بھیجتا رہتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں بھی اشارہ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

اللہ اور اس کے فرشتوں کا مومنین پر درود بھیجنا:

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ جو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر صلوٰۃ پڑھتا ہے اس کا معنی ہے وہ ان کی حمد وثناء فرماتا اور ان کا تزکیہ فرماتا ہے، اور رسول اللہ ﷺ جو

مسلمانوں پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ ان کیلئے برکت کی دعاء کرتے ہیں، اور فرشتے جو صلوٰۃ پڑھتے ہیں اس کا معنی ہے کہ وہ مسلمانوں کیلئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔ (المفردات)

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکیؒ فرماتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ پر سلام پڑھنے کا ذکر ہے اس کے تین معنی ہیں۔

۱۔ یہ کہ دعاء کی جائے کہ آپ ﷺ کیلئے سلامتی اور آپ ﷺ کے ساتھ سلامتی ہو، یعنی تم نبی کریم ﷺ پر رحمت اور سلامتی کو طلب کرو۔

۲۔ اللہ آپ کا محافظ ہو اور آپ کی رعایت کرے اور آپ کا متولی اور کفیل ہو، یعنی تم آپ ﷺ پر رحمت اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کو طلب کرو۔

۳۔ سلام کا معنی ہے تسلیم کرنا، مان لینا، اطاعت کرنا اور سر تسلیم خم کرنا، گویا مومنوں سے فرمایا ہے کہ تم آپ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھو اور اس حکم کو مان لو اور تسلیم کرلو اور اس حکم کی اطلاعات کرو۔ (الشفاء)

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہی رحمت اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر بھی نازل فرماتا ہے۔ ارشاد ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾ (الأحزاب: ۴۱ تا ۴۳)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔ اور صبح وشام اس کی پاکی بولو۔ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ:

﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾

صبر والوں کیلئے بشارت ہے

﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ (البقرة ۱۵۵ تا ۱۵۷)

ترجمہ: ''اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔ کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں''

عام انسانوں پر رحمت الٰہی کا معنی راہ ہدایت پر لے آنا اور چلانا'' اور اپنے احکامات اور اپنے حبیب ﷺ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دینا گناہوں کے بغیر استغفار کئے بھی معاف فرما دینا اور پھر گناہوں کے وبال سے بچائے رکھنا یہ ساری چیزیں مؤمنین کیلئے رحمت کے زمرے میں آتی ہیں۔

درود وسلام کیسے کہنا چاہیے:

۱۔ حضرت کعب بن عجرۃ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر سلام کہنا تو جانتے ہیں، درود سکھا دیجئے: تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

''عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ'' (صحیح البخاری: ۴۴۲۳)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، لیکن آپ پر صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو۔ (جیسے کعب بن عجرہ کی اس حدیث میں نقل کیا گیا ہے)

ایک اور حدیث پاک میں اس طرح سے بھی بیان ہوا ہے۔

۲۔ ''أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ ،قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ'' (صحیح البخاری: ۳۱۱۸)

ترجمہ: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح کہو (جیسا اوپر کی حدیث میں آیا ہے) اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما جیسا کہ آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور اولاد پر بھی برکت نازل فرماء جیسا کہ آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً آپ کی ذات ہی تعریف کے قابل ہے اور ہر قسم کی شان وشوکت کے مستحق ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درود پاک کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

۳۔ ''عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ، أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ

أَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ"

(صحیح مسلم: ٦١٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک روز صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے آپ ﷺ فرمائیں کہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں کس طرح سے درود پاک پیش کیا کریں تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ ہم یہ تمنا کرنے لگے کہ اے کاش ہم رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال نہ کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پڑھو:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ" جیسا کہ تم جانتے (سلام پڑھنے کا طریقہ تو تم خود جانتے ہو)

۴۔ "سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَلا صَلاةَ لِمَنْ لا يُحِبُّ الأَنْصَار ''(المعجم الكبير للطبرانی:۵۵۶۷)

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وضو کے بغیر نماز نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر (یعنی تسمیہ کے بغیر وضو نہیں) اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پیش کئے بغیر نماز نہیں اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کی نماز نہیں جسے انصار سے محبت نہیں۔

سب سے بہترین درود:

۵۔ ''عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ، قَالَ فَقَالُوا لَهُ فَعَلِّمْنَا، قَالَ: قُولُوا: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔'' (سنن ابن ماجہ:۹۰۶)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود (صلاۃ) بھیجو تو اچھی طرح بھیجو، تمہیں معلوم نہیں شاید وہ درود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: پھر تو آپ ہمیں درود سکھا دیجئے، انہوں نے اوپر والا درود شریف پڑھا:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ، وَرَحْمَتَکَ، وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِینَ، وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُولِکَ، إِمَامِ الْخَیْرِ، وَقَائِدِ الْخَیْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا یَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ.

جس کا ترجمہ یہ ہے ''اے اللہ! اپنی عنایتیں، رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام خاتم النبیین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرما، جو کہ تیرے بندے اور رسول ہیں، خیر کے امام و قائد اور رسول رحمت ہیں، اے اللہ! ان کو مقام محمود پر فائز فرما، جس پہ اولین و آخرین رشک کریں گے، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر اپنی رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پہ اپنی رحمت نازل فرمائی ہے، بیشک تو تعریف اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پہ برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پہ نازل فرمائی ہے، بیشک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔''

۶۔ ''عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی''

(مسند احمد: ۱۶۳۷۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مندرجہ بالا الفاظ سے) مجھ پر درود بھیجے اس کیلئے میری شفاعت قیامت کے دن واجب ہو جائے گی۔

درود شریف کے فضائل اور برکات:

حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والے پر جب تک کے وہ درود پڑھ رہا ہو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اس سلسلے میں حدیث پاک میں ارشاد ہے:

۱۔ ''عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ، أَوْ لِيُكْثِرْ'' (ابن ماجہ: ۸۹۷)

ترجمہ: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں، اب بندہ چاہے تو مجھ پر کم درود بھیجے یا زیادہ بھیجے۔

اللہ تعالی اور فرشتوں کا ستر مرتبہ درود لوٹانا:

۲۔ ''سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ'' (مسند احمد: ۶۳۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اب جو چاہے کم کرے اور جو چاہے اس میں زیادتی کرے۔

پھر فرمایا سنو! ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما

ہوئے ایسے کے گویا کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو، تین بار آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں امی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، مجھے نہایت کھلا بہت جامع اور ختم کر دینے والا کلام دیا گیا ہے، مجھے جہنم کے داروغوں، عرش کے اٹھانے والوں کی گنتی بتا دی گئی ہے، مجھ پر خاص عنایت کی گئی ہے اور مجھے اور میری امت کو عافیت عطا فرمائی گئی ہے، جب تک میں تم میں موجود ہوں سنتے اور مانتے رہو، جب مجھے میرا رب لے جائے تو تم کتاب اللہ کو مضبوطی تھامے رہنا۔ اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھنا۔

درود پاک کی کثرت برکات پر حضور ﷺ کا سجدہ شکر:

حضور نبی کریم ﷺ جب جبرائیل امین نے آکر درود پاک کی برکات پر اللہ تعالیٰ کی جناب سے خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے سجدہ شکر ادا کیا اس سلسلے میں حدیث پاک ہے:

۳۔ ”عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خِفْتُ أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفَّاهُ أَوْ قَبَضَهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمنِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ“ (مسند احمد: ۱۵۶۴)

حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں ایک مرتبہ آپ ﷺ اپنے حجرہ انور سے باہر تشریف فرما ہوئے، میں بھی آپ ﷺ کیساتھ ہولیا۔ آپ ﷺ کھجوروں

کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے وہاں آپ ﷺ نے ایک طویل سجدہ فرمایا وہ سجدہ اتنا طویل تھا کہ مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح انور پرواز نہ کر گئی ہو، جب قریب جا کر غور سے دیکھنے لگا تو اتنے میں آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا، مجھ سے دریافت فرمایا: کیا بات ہے تو میں نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اصل بات یہ تھی کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو بشارت سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو آپ ﷺ پر درود پاک بھیجے گا میں بھی اس پر درود بھیجوں گا جو آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔

دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

"فَسَجدتُ لِلّٰهِ عَزَ وَجَلَّ شُکْرًا"

تو میں نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا۔

درود پاک پڑھنے والوں پر نزول رحمت:

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ رحمت اور بخششیں نازل فرماتا ہے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروقؓ اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان فرماتے ہیں:

۵۔ "عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتَّبِعُهٗ فَفَزِعَ عُمَرُ فَاَتَاهُ بِمِطْهَرَة مِنْ خَلْفِهٖ، فَوَجَدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فِیْ مَشْرَبَةٍ فَتَنَحّٰی عَنْهُ مِنْ خَلْفِهٖ حَتّٰی رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِيْنَ وَجَدْتَنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّیْ اِنَّ

جِبۡرِیۡلَ أَتَانِیۡ فَقَالَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیۡکَ مِنۡ أُمَّتِکَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ عَشۡرَ صَلَوٰاتٍ، وَرَفَعَہٗ عَشۡرَ دَرَجَاتٍ" (طبرانی)

ترجمہ: حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی کام کیلئے حجرہ انور سے باہر تشریف فرما ہوئے، آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا جو ساتھ جاتا۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں میں خود جلدی سے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا گیا، دیکھا کہ آپ ﷺ حالت سجدہ میں تشریف فرما ہیں، میں دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر میری طرف دیکھ کر فرمایا: "تم نے یہ بہت اچھا کیا کہ مجھے سجدے میں دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے، سنو! میرے پاس جبرائیل امین آئے اور بتلایا کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو ایک مرتبہ آپ ﷺ پر درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

۶۔ "عَنۡ أَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ بِھَا عَشۡرًا" (صحیح مسلم)

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

۷۔ "عَنۡ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ ذُکِرۡتُ عِنۡدَہٗ فَلۡیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ عَشۡرًا" (ابوداود طیالسی)

آپ ﷺ فرماتے ہیں جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اسے چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔ ایک مرتبہ کے درود بھیجنے سے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

قرب رسول ﷺ کا ذریعہ:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کثرت سے درود پڑھا کرو یہ روز حشر میری قربت کا ذریعہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس سلسلے میں حدیث رسول ﷺ بیان فرماتے ہیں:

۸۔ ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً''
(سنن الترمذی:۴۴۶)

حضور ﷺ فرماتے ہیں سب سے قریب روز قیامت مجھ سے وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا رہا ہوگا۔

دنیا اور آخرت کے کامیابی:

درود پاک کی برکت سے دنیا اور آخرت کے ہر غم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں فرمان رسول ﷺ ہے۔

۹۔ ''زَيْدُ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ لِي مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيْكَ صَلَاةً اِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ نِصْفَ دُعَائِي لَكَ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ أَلَا أَجْعَلُ ثُلُثَي دُعَائِي لَكَ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ أَلَا أَجْعَلُ دُعَائِي لَكَ كُلَّهُ؟ قَالَ اِذَنْ يَكْفِيكَ اللّٰهُ هَمَّ الدُّنْيَا وَهَمَّ الْآخِرَةَ'' (سنن الترمذی)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں بھیجتا ہے اس پر ایک شخص نے کہا پھر میں اپنی دعا کا آدھا وقت درود میں ہی خرچ کروں گا۔ فرمایا جیسی تیری مرضی اس نے کہا پھر میں دو تہائیاں کرلوں؟ آپ نے فرمایا اگر چاہے اس نے کہا پھر تو میں اپنا سارا وقت اس کے لئے ہی کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کے غم سے نجات دے دیگا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔

تمام گناہوں کی معافی کا ذریعہ:

آپ ﷺ نے فرمایا جب تم کثرت سے مجھ پر درود پاک پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ معاف فرمادے گا، حدیث پاک میں ارشاد ہے:

۱۰۔ ''عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أُبَيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي أُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ أَفَأَجْعَلُ لَكَ ثُلُثَ صَلَاتِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّطْرُ قَالَ أَفَأَجْعَلُ لَكَ شَطْرَ صَلَاتِي؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلثُّلُثَانِ قَالَ أَفَأَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ اِذَنْ يَغْفِرُ ذَنْبَكَ كُلَّهُ'' (سنن الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آدھی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے اور فرماتے ہیں ہلا دینے والی آرہی ہے اور اس کے پیچھے ہی دوسری بھی آنیوالی ہے جس میں موت آرہی ہے۔ حضرت ابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ

یارسول اللہ ﷺ میں رات کو کچھ نماز پڑھا کرتا ہوں۔ تو اس کا تہائی حصہ آپ ﷺ پر درود پڑھتا رہوں؟ آپ نے فرمایا آدھا حصہ۔ انہوں نے کہا کہ آدھا کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو تہائی کہا انہوں نے عرض کیا کہ میں پورا وقت ہی آپ ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہوئے گزاروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو اللہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

دوسو سالہ گناہ گار کی بخشش:

كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ رَجُلٌ عَصٰى مِائَتَيْ سَنَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَأَخَذُوا بِرِجْلِهِ فَأَلْقَوْهُ عَلٰى مَزْبَلَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ اَخْرِجْ فَصَلِّ عَلَيْهِ.

قَالَ يَا رَبِّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ شَهِدُوْا اَنَّهُ عَصَاكَ مِأَتَيْ سَنَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ هٰكَذَا كَانَ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرٰةَ وَنَظَرَ اِلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهُ وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِيْنَ حُوْرًا. (الخصائص الکبریٰ)

ترجمہ: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، چنانچہ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر گندگی کے ایک ڈھیر پر پھینک دیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ چلو اور اس پر جنازہ پڑھو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اس نے آپ کی دوسو سال تک نافرمانی کی ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے مگر یہ کہ جب بھی یہ تورات کھولتا اس میں نام محمد ﷺ دیکھتا تو اس کو چومتا اور اپنی دونوں آنکھوں پر لگاتا اور ان پر درود بھیجتا تھا اسی وجہ سے میں نے اس کو اجر دیا ہے اور اس کی مغفرت کردی اور میں نے اس کی ستر حوران بہشت سے شادی کردی ہے۔

ہر قسم کی پریشانی اور غم سے ذریعہ نجات ہے:

اسی سلسلے کی ایک اور حدیث میں ہے:

۱۱۔ ''أُبَیٌّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ أَبِیهِ قَالَ، کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا أَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللَّهَ اذْکُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیهِ قَالَ أُبَیٌّ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّی أُکْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَیْکَ فَکَمْ أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِی فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِی کُلَّهَا قَالَ إِذًا تُکْفَی هَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ'' (سنن الترمذی:۲۳۸۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گذر گئی تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور فرمایا: لوگو! اللہ کی یاد کرو، لوگو! ذکر الٰہی کرو، دیکھو ! کپکپا دینے والی آرہی ہے اور اس کے پیچھے ہی پیچھے لگنے والی آرہی ہے، موت اپنے ساتھ کی کل مصیبتوں اور آفتوں کو لئے ہوئے چلی آرہی ہے، حضرت ابیؓ نے عرض کیا کہ کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنا چاہتا ہوں پس

کتنا وقت اس میں گذاروں؟ آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو، عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو لیکن اگر زیادہ کرلو تو اور اچھا ہے، عرض کیا آدھا تو یہی جواب ارشاد فرمایا۔ تمہاری مرضی اگر مزید پڑھو تو بہتر ہے، پھر عرض کیا دو تہائی تو آپ ﷺ نے یہی جواب ارشاد فرمایا ہے تو عرض کیا کہ بس میں سارا ہی وقت اس میں گذاروں گا فرمایا پھر اللہ تعالیٰ تجھے تیرے تمام ہم وغم سے بچالے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔ پھر تو تمہاری ہر پریشانی کی کفایت کی جائے گی (دور کی جائے گی) اور تمہارے سارے گناہ بھی معاف کردیئے جائینگے۔

درود شریف حاجت روا ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ جِبْرِیْلَ عَنْ مِیْکَائِیْلَ عَنْ اِسْرَافِیْلَ عَنِ الرَّفِیْعِ عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّہٗ اَظْھَرَ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنْ یُخْبِرَ الرَّفِیْعَ وَاَنْ یُخْبِرَ الرَّفِیْعُ اِسْرَافِیْلَ مِیْکَائِیْلَ وَاَنْ یُخْبِرَ مِیْکَائِیْلُ جِبْرَائِیْلَ وَاَنْ یُخْبِرَ جِبْرَائِیْلُ مُحَمَّدًا ﷺ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ مِائَۃَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ اَلْفَیْ صَلَاۃً وَتُقْضٰی لَہٗ اَلْفُ حَاجَۃٍ اَیْسَرُھَا اَنْ یُعْتَقَ مِنَ النَّارِ (القول البدیع للسخاوی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جبریل علیہ السلام سے انہوں نے میکائیل علیہ السلام سے انہوں نے اسرافیل علیہ السلام سے انہوں نے مقام رفیع سے وہاں سے لوح محفوظ سے روایت کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ پر ظاہر فرمادیا وہاں سے مقام رفیع کو خبر ہوئی اس نے اسرافیل علیہ السلام کو، اسرافیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام کو اس سے جبرائیل علیہ السلام کو اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی:

جس نے آپ ﷺ پر ایک دن اور ایک رات میں سو مرتبہ درود پاک پڑھا میں اس پر دو ہزار مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور اس کی ایک ہزار حاجتیں پوری کروں گا اور ان میں سے سب سے چھوٹی حاجت اس کو جہنم سے آزاد کرنا ہے۔

صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر روح محمدی ﷺ کا لوٹایا جانا:

۱۲۔ ''عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ، إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوحِی حَتَّى أَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ'' (سنن ابی داود: ۲۰۴۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جب بھی کوئی سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

دنیا وآخرت کے سارے غموں کیلئے اللہ تعالیٰ کفالت فرمائیں گے:

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری ہو کر اجازت چاہی کے میں ہر وقت آپ ﷺ پر درود پاک ہی پڑھتا رہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۳۔ ''أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِیهِ قَالَ، قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَیْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِی كُلَّهَا عَلَیْكَ قَالَ إِذْنْ یَكْفِیكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْیَاكَ وَآخِرَتِكَ'' (مسند احمد: ۲۰۲۹۰)

ترجمہ: ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنی تمام تر صلوۃ آپ ﷺ ہی پر کر دوں تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا اور آخرت کے تمام مقاصد پورے ہو جائیں گے۔

ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنا اللہ کی طرف سے دس دفعہ پڑھا جاتا ہے:

حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ درود پاک کی برکات کی خوشخبری سننے کے بعد رسول کریم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے روشن ومنور ہو گیا اس بارے میں حدیث پاک میں ہے:

۱۴۔ ''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ عليه السلام، فَقَالَ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا'' (سنن النسائی:۱۲۹۶)

ترجمہ: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی و مسرت جھلک رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (خوشی اس لیے ہے کہ) میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے، اور کہنے لگے: اے محمد! کیا آپ ﷺ کے لیے یہ خوشی کا باعث نہیں کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ ﷺ پر صلاۃ (درود و رحمت) بھیجے گا تو میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا، اور جو کوئی آپ ﷺ کے امتیوں میں سے آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا میں تو اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

دس نیکیاں، دس گناہوں کی معافی اور دس درجات کی بلندی:

ایک روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

۱۵۔ ''عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ قَالُوا يَا رَسُولَ

اللّٰہِ أَصْبَحْتَ الْیَوْمَ طَیِّبَ النَّفْسِ یُرٰی فِی وَجْهِكَ الْبِشْرُ قَالَ أَجَلْ أَتَانِی آتٍ مِنْ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلَّی عَلَیْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰہُ لَہُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَهَا'' (مسند احمد:۱۵۷۵۹)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ اپنے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پاس تشریف فرما ہوئے چہرہ انور خوشی کی وجہ سے روشن ومنور تھا، صحابہ کرامؓ سبب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتے نے آ کر مجھے یہ بشارت دی کہ میرا امتی جب مجھ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں اس پر نازل ہوں گی، اسی طرح ایک سلام کے بدلے دس سلام، اور دس درجات بلند ہونگے اور جن الفاظ سے صلوٰۃ وسلام پڑھا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی الفاظ اس کیلئے لوٹائے جائینگے۔

ایک دلچسپ حقیقت:

جب نیکی کی جائے تو دائیں ہاتھ کا فرشتہ لکھتا ہے اور جب برائی کی جائے تو بائیں ہاتھ کا فرشتہ لکھتا ہے، ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں، ایک وقت میں انسان یا نیکی کرسکتا ہے یا برائی تو یقیناً نیکی کا فرشتہ نیکی لکھے گا یا برائی کا برائی لیکن درود پاک ایک واحد ایسا عمل ہے جس کی برکت سے دونوں فرشتے یک بارگی حرکت میں آجاتے ہیں، کیونکہ دائیں ہاتھ کے فرشتے کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ دس نیکیاں لکھے اور بائیں ہاتھ کے فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ دس گناہ مٹادے اور خود پروردگار عالم درود پاک کی برکت سے دس درجات بلند فرمادیتا ہے۔

دعاءِ وسیلہ پڑھنے کا حکم:

۱۶۔ ''عن أبی هريرة، عن النبی صلی الله عليه وسلم قال صلوا علی فإنها زكاة لكم وسلوا الله لی الوسيلة؛ فإنها درجة فی أعلی الجنة، لا ينالها إلا رجل، وأرجو أن أكون أنا هو'' (مسند احمد)

ترجمہ: آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: مجھ پر درود بھیجا کرو، وہ تمہارے لئے زکوۃ ہے اور میرے لئے اللہ کی بارگاہ سے وسیلہ طلب کیا کرو وہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے جو ایک شخص کو ہی ملے گا کیا عجب کہ وہ میں ہی ہوں۔

بڑا بخیل شخص:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اسم محمد ﷺ لیا جائے اور وہ درود پاک نہ پڑھے تو وہ شخص بخیل ہے اس سلسلے میں فرمان رسول ﷺ ہے:

۱۷۔ ''عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُخِيْلُ الَّذِی مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ''

(سنن الترمذی: ۳۴۶۹)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: بخیل ہے وہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

ایک روایت میں درود نہ بھیجنے والے کو سب سے بڑا بخیل کہا گیا ہے:

۱۸۔ ''عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ''

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص سب سے بڑا بخیل ہے جسکے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

۱۹۔ ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَہٗ فَلَا یُصَلِّی عَلَیَّ''

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ انسان کے بخیل ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ میرا نام سن کر درود نہ پڑھے

تین بدنصیب و بدبخت آدمی:

آپ ﷺ نے تین لوگوں کے برباد ہونے کی وجوہات بیان فرماتے ہوئے اس طرح سے ارشاد فرمایا:

۲۰۔ ''عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ یُغْفَرَ لَہٗ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَکَ عِنْدَہٗ أَبَوَاہُ الْکِبَرَ فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ''

(سنن الترمذی: ۳۵۴۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ شخص مجھ پر درود نہ بھیجے، اور اس شخص کی بھی ناک خاک آلود ہو جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت ہوئے بغیر وہ مہینہ گزر گیا، اور اس شخص کی بھی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا ہو اور وہ دونوں اسے (ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ سے) جنت کا مستحق نہ بنا سکے ہوں۔

حضرت عبد الرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ماں

باپ دونوں کے بارے میں فرمایا ہے یا یہ فرمایا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی بڑھاپے میں پایا (اور ان کی خدمت کر کے اپنی مغفرت نہ کرالی ہو)۔

وضاحت:

کیونکہ قرآن مجید میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسٰنًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا﴾ (اسرا:۲۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

فقہی مسئلہ:

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب مجلس میں آدمی ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود بھیج دے تو اس مجلس میں چاہے جتنی بار بھی آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آئے تو ہر بار کے لیے کافی ہوگا (یعنی اگر اس نے درود پاک نہ بھی پڑھا یا ہر بار پڑھنا بھول گیا تو کوئی مضائقہ نہ ہوگا)۔

یہ حدیثیں دلیل ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا واجب ہے۔

جنت کی راہ:

حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود نہ پڑھنے والا جنت کی راہ بھول گیا۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

۲۱۔ ''عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ خَطِیءَ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ'' (ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے فرمایا میں ہے جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

یہ روایت سیدنا امام جعفر صادق سے بھی منقول ہے:

۲۲۔ ''عن أبی جعفر محمد بن علی الباقر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی الصلاة علیّ خطء طریق الجنة.''

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا میں ہے جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کی راہ سے خطا کی۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ یہ مجلس ان کیلئے حسرت کا باعث ہوگی۔

درود پاک سے خالی مجلس پر وعید و ترہیب:

آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں شریک ہوں اور وہاں مجھ پر درود پاک نہ پڑھیں تو یہ مجلس قیامت کے دن ان کیلئے وبال ہو جائے گی۔ ارشاد فرمایا:

۲۳۔ ''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَیَّ نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبُهُمْ وَاِنْ شَاءَ غُفِرَلَهُمْ'' (سنن الترمذی)

ترجمہ: جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور ذکر اللہ اور درود پاک پڑھے بغیر اٹھ کھڑے ہوں وہ مجلس قیامت کے دن ان پر وبال ہو جائے گی، اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب کرے، چاہے تو معاف کر دے۔

درود شریف نہ پڑھنے پر فرشتے کو سزا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَی الْمُقَرَّبِیْنَ فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّمَآءَ السَّابِعَۃَ لَقِیَنِیْ مَلَکٌ مِنْ نُوْرٍ عَلٰی سَرِیْرٍ مِنْ نُوْرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ صَفِیِّ وَنَبِیِّ فَلَمْ تَقُمْ اِلَیْہِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَتَقُوْمَنَّ فَلَا تَقْعُدَنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. (مسند الفردوس، دیلمی)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی نے رسولوں کو مقربین (فرشتوں) پر فضیلت بخشی ہے، جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو مجھے ایک نورانی فرشتہ ملا جو کہ نور کی مسند پر بیٹھا تھا میں نے اس کو سلام بلایا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

اللہ تعالٰی نے اس کی طرف وحی کی کہ میرے صفی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام بلایا پس تو ان کی تعظیم کو نہ اٹھا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اب تو ضرور (بطور سزا) کھڑا رہے گا اور قیامت تک نہ بیٹھ سکے گا۔

۲۴۔ ''عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَقْعُدُوْنَ ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ وَلَا یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِمَا یَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ.''

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ کسی مجلس میں شریک ہوں اور وہ مجھ پر درود پڑھے بغیر چلے جائیں تو یہ مجلس ان کیلئے حسرت و یاس کا سامان ہوگی اگرچہ وہ جنت میں داخل کر بھی دیئے (پھر بھی حسرت کرینگے) جب پڑھنے والوں کے اجر و ثواب کو دیکھیں گے۔

ابن جریر کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت یونس بن خباب نے اپنے فارس کے ایک خطبے میں اِنَّ اللّٰہَ وَملائکتہ۔۔۔کی تلات فرمائی۔ پھر لوگوں کے درود کے طریقے کے سوال کو بیان فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں وارحم محمدا وال محمد کما رحمت ال ابراھیم کو بھی بیان فرمایا ہے۔

فقہی مسئلہ:

بہت سے علماء، مفسرین اور محدثین کا یہ قول ہے کہ:

''عمر بھر میں ایک مرتبہ آپ ﷺ پر درود واجب ہے پھر مستحب ہے تاکہ آیت کی تعمیل ہو جائے۔''

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام کیا تم چاہتے ہو کہ میں تیرے کلام سے بھی زیادہ تیری زبان کی طرف، تیرے دل کے خیالات سے بھی زیادہ تیرے دل کی طرف، تیری روح سے بھی زیادہ تیرے بدن کی طرف اور تیری بینائی سے بھی زیادہ تیری آنکھوں کے قریب ہو جاؤں؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا جی ہاں اے میرے پروردگار۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

پس تم حضرت محمد ﷺ پر درود شریف کی کثرت کیا کرو اور تمام بنی اسرائیل تک یہ بات پہنچادو کو جو مجھے اس حال میں ملا کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی کسی بھی بات کا منکر ہو تو اس پر دوزخ کی طرف لے جانے والے فرشتے مقرر کر دونگا اور اپنے اور اس کے درمیان پردہ حائل کر دونگا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ (حلیۃ الاولیاء)

☆☆☆☆☆☆

جن مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا واجب ہے

بہت سے ایسے اوقات ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے لیکن بعض اوقات میں واجب ہے اور بعض مقامات پر واجب نہیں۔

۱۔ صلوٰۃ ودعائے وسیلہ کی فضیلت:

حدیثِ پاک میں ہے جب تم اذان سنو تو جو موذّن کہہ رہا ہو تم بھی وہی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو۔ ایک کے بدلے دس رحمتیں اللہ تم پر بھیجے گا:

"عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ" (مسند احمد: ۶۲۸۰)

ترجمہ: جب تم اذان سنو تو جو موذن کہہ رہا ہو تم بھی وہی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو۔ ایک کے بدلے دس رحمتیں اللہ تم پر بھیجے گا۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو، جو جنت کی ایک منزل ہے اور ایک ہی بندہ اس کا مستحق ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔ سنو! جو میرے لئے دعا کرتا ہے اس کے لئے میری شفاعت پکی/ یقینی ہو جاتی ہے۔

"عن عبد الله بن عمرو قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله لى الوسيلة، حقت عليه شفاعتى يوم القيامة."

ترجمہ: یعنی جو میرے لئے دعائے وسیلہ پڑھتا رہتا ہے قیامت کے روز میری شفاعت اس کے حق میں یقینی ہو جاتی ہے۔

۲۔ مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت:

"مسجد میں جاتے اور مسجد سے نکلتے وقت حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا واجب ہے:

"عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ"

ترجمہ: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ فرماتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے جاتے تو درودوسلام پڑھ کر "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" پڑھتے اور جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو درودوسلام کے بعد "اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک" پڑھتے۔

"قَالَ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوْا عَلٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جب مسجدوں میں آیا جایا کرو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ لیا کرو۔

۳۔ نماز جنازہ میں:

نماز جنازہ میں آپ ﷺ پر درود پڑھنا واجب ہے، پہلی تکبیر میں ثناء پڑھی جاتی ہے، دوسری میں درود پاک، تیسری میں میت کیلئے دعائے مغفرت اور چوتھی تکبیر کہنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔

۴۔نماز عید میں:

نماز عید میں بھی حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا واجب ہے۔

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، وَأَبَا مُوسَى ، وَحُذَيْفَةَ ، خرج عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ قَبْلَ الْعِيدِ يَوْمًا ، فَقَالَ لَهُمْ :إِنَّ هٰذَا الْعِيدَ قَدْ دَنَا ، فَكَيْفَ التَّكْبِيرُ فِيهِ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَبْدَأُ فتكبّر تَكْبِيرَةً تفتتح بِهَا الصَّلَاةَ ، وَتَحْمَدُ رَبَّكَ ، وَتُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَدْعُو وَتُكَبِّرُ ، وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تَدْعُو وَتُكَبِّرُ ، وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تَدْعُو وَتُكَبِّرُ ، وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تَدْعُو وَتُكَبِّرُ ، وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تَدْعُو وَتُكَبِّرُ ، وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تقرأُ ثُمَّ تُكَبِّرُ وَتَرْكَعُ ، ثُمَّ تقُومُ فَتَقْرَأُ وَتَحْمَدُ رَبَّكَ ، وَتُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَدْعُو وَتُكَبِّرُ وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تُكَبِّرُ وَتَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تكبّرُ وَتفعلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ تَرْكَعُ .

(فضل الصلوة على النبى لاسماعيل بن اسحاق: ۸۵)

ترجمہ: ولید بن عقبہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، حضرت ابوموسیٰؓ اور حضرت حذیفہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کرتے ہیں کہ آج عید کا دن ہے فرمائیں تکبیروں کی کیا کیفیت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: تکبیر تحریمہ کہہ کر اللہ کی حمد بیان کرو، اپنے نبی ﷺ پر درود پاک بھیج کر دعا مانگو۔ پھر تکبیر کہہ کر یہی کریں، پھر تکبیر کہہ کر یہی کریں، پھر تکبیر کہہ کر یہی کریں، پھر تکبیر کہہ کر یہی کریں، پھر قرأت کریں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کریں۔ پھر کھڑے ہو کر اپنے رب کی حمد بیان کریں اور حضور ﷺ پر درود پڑھیں اور دعا کریں اور پھر تکبیر کہیں پھر اسی طرح کریں اور پھر رکوع میں جائیں۔ حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوموسیٰؓ نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۵۔ نماز میں دعا سے پہلے درود پاک:

حدیث پاک میں ہے کہ دعا کے اول میں، درمیان میں اور آخر میں درود پڑھ لیا کرو۔

''عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيَّ فَلَا تَجْعَلُونِي كَغُمَرِ فِي الرَّاكِبِ صَلُّوا عَلَيَّ أَوَّلَ الدُّعَاءِ وَأَوْسَطَهُ وَ آخِرَهُ''

ترجمہ: حضور علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعاء زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک مجھ پر درود نہ پڑھا جائے مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ کرلو (کہ جب وہ اپنی تمام ضروری چیزیں لے لیتا ہے تو پانی کا کٹورہ بھی بھر لیتا ہے۔ اگر وضو کی ضرورت پڑی تو وضو کرلیا، پیاس لگی تو پانی پی لیا ورنہ پانی بہادیا) دعا کی ابتداء میں، دعا کے درمیان میں اور دعا کے آخر میں مجھ پر درود پڑھا کرو۔

''فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ''

(سنن الترمذی: ۳۴۷۷)

ترجمہ: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے اندر دعا کرتے ہوئے سنا، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) نہ بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جلدی کی، پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا، اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی کو خطاب کر کے

فرمایا، جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

دوسری روایت ہے:

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (سنن الترمذی:٤٨٦)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان (معلق) یعنی رکی رہتی ہے، (اس سے ذرا سی بھی اوپر نہیں جاتی) جب تک کہ تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) نہیں بھیج لیتے۔

حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھا کرتا ہوں۔

"عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ"

٦۔ شب جمعہ اور روز جمعہ میں:

حدیث پاک میں ہے:

"عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ

النَّفُخَةُ وَفِيهِ الصَّعُقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنُ الصَّلاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلاتَكُم مَعُرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيُفَ تُعُرَضُ عَلَيُكَ صَلاتُنَا وَقَدُ أَرِمُتَ يَعُنِي وَقَدُ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرُضِ أَنُ تَأْكُلَ أَجُسَادَ الْأَنُبِيَاءِ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيُهِمُ'' (مسند احمد:۱۵۵۷۵)

ترجمہ: سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم پیدا کیے گئے، اسی میں قبض کیے گئے، اسی دن میں نفخہ ہوگا، اسی دن میں بیہوشی ہوگی۔ پس تم اس دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا آپ ﷺ کے وصال کے بعد ہمارے درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیے جائیں گے؟ جبکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو چکا ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا۔

بارگاہ رسالت میں درود کی پیشگی:

''عَنُ أَبِي الدَّرُدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ أَكُثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوُمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشُهُودٌ تَشُهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنُ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتُ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفُرُغَ مِنُهَا قَالَ قُلُتُ وَبَعُدَ الْمَوُتِ، قَالَ وَبَعُدَ الْمَوُتِ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرُضِ أَنُ تَأْكُلَ أَجُسَادَ الْأَنُبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرُزَقُ'' (ابن ماجہ:۱۶۳۷)

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو، اس لیے کہ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا اس کا درود مجھ پر اس کے فارغ ہوتے ہی پیش کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: کیا مرنے کے بعد بھی؟ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں، مرنے کے بعد بھی، بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کا جسم کھائے، اللہ کے نبی زندہ ہیں ان کو روزی ملتی ہے۔

(یعنی جنت کے کھانے ان کو کھلائے جاتے ہیں جو روحانی ہیں، یہاں زندگی سے دنیوی زندگی مراد نہیں ہے۔ اس لئے کہ دنیاوی زندگی قبر کے اندر قائم نہیں رہ سکتی، یہ برزخی زندگی ہے جس میں اور دنیاوی زندگی میں فرق ہے، مگر ہر حال میں نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف کے پاس درود وسلام سنتے ہیں، بلکہ یہ برزخی زندگی بہت باتوں میں دنیاوی زندگی سے زیادہ قوی اور بہتر ہے، صلے اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیراً)

"سمعت الحسن هو البصری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تأکل الأرض جَسَدَ من کَلّمه روح القدس."

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے روح القدوس نے کلام کیا اس کے جسد کو زمین نہیں کھا سکتی۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ:

"اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاَکْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَیَّ" (بیہقی)

رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بکثرت درود بھیجو۔

•

"عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَمْرِ بِالْاِکْثَارِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیْهِ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ وَیَوْمِ الْجُمُعَةِ"

(فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ ۱/۱۸۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں شب جمعہ اور روز جمعہ درود پاک کی کثرت سے تلاوت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۷۔ دونوں خطبوں کے درمیان:

خطیب پر بھی دونوں خطبوں کے درمیان میں حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا واجب ہے، درود پاک کے بغیر خطبے صحیح نہیں ہونگے:

"یَجِبُ عَلَی الْخَطِیْبِ أَن یُّصَلِّیَ عَلٰی النَّبِیِّ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَی الْمِنبَرِ فِی الْخُطْبَتَیْنِ، وَلَا تَصِحُّ الْخُطْبَتَانِ اِلّٰا بِذٰلِکَ لِاَنَّهَا عِبَادَةٌ وَذِکْرُ اللّٰهِ فِیْهَا شَرْطٌ فَوَجَبَ ذِکْرُ الرَّسُوْلِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا کَالْاَذَانِ وَالصَّلَاةِ" (فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ)

ترجمہ: خطیب پر بھی دونوں خطبوں کے دوران حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا واجب ہے، درود پاک کے بغیر خطبے صحیح نہیں ہونگے، اس لئے کہ یہ خطبہ دینا بھی عبادت ہے اور ہر عبادت میں ذکر اللہ واجب ہے۔ پس ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی واجب ہوگا۔ جیسے اذان ونماز میں واجب ہے۔

عن سعيد بن أبي هلال، عن نُبَيه بن وهب؛ أن كعبا دخل على عائشة، رضي الله عنها، فذكروا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كعب :ما من فجر يطلع إلا نزل سبعون ألفا من الملائكة حتى يحفوا بالقبر يضربون بأجنحتهم ويصلون على النبي صلى الله عليه وسلم، سبعون ألفا بالليل، وسبعون ألفا بالنهار، حتى إذا انشقت عنه الأرض خرج في سبعين ألفا من الملائكة يزفونه. (حلیۃ الاولیاء: کعب الاخبار)

ترجمہ: حضرت کعبؓ فرماتے ہیں ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر سمیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور ستر ہزار رات کو آتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن جب آپ ﷺ کی قبر مبارک شق ہوگی تو آپ ﷺ کیساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے۔

اسی سال کے گناہ معاف:

حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود پاک پڑھے گا تو اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب ملے گا (القول البدیع السخاوی، ج:۱/۱۹۹)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

درود پڑھنے والے کا بارگاہ رسالت میں ذکر:

''سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ ، هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ'' (مسند البزار:۱۴۲۵)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجے گا وہ فرشتہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔

بخشش ومغفرت کیلئے روضہء رسول ﷺ پر آنا:

عن علی قال :قدم علینا أعرابی بعد ما دفنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاثۃ أیام، فرمی بنفسہ علی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحثا علی رأسہ من ترابہ، فقال :قلت یارسول اللہ فسمعنا قولک، ووعیت عن اللہ فوعینا عنک، وکان فیما أنزل اللہ علیک (ولو أنھم إذ ظلموا أنفسھم) الآیۃ، وقد ظلمت نفسی وجئتک تستغفر لی. فنودی من القبر أنہ قد غفر لک.

(تفسیر قرطبی، ج:۶،ص:۴۳۹،)

تحت آیت: وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا (امام بیہقی، شعب الایمان:۳۸۸۰)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دفن کرنے کے تین دن

بعد ہمارے پاس ایک اعرابی آیا اس نے اپنے آپ کو قبر انور پر گرا دیا، اپنے سر پر قبر انور کی مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کا فرمان سنا، جسے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاد کیا اور ہم نے آپ ﷺ سے سن کر یاد کیا اور جو کلام اللہ تعالیٰ نے اتارا اس میں یہ آیت بھی ہے:

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا پائیں مہربان''

میں اپنی جان پر ظلم کر چکا ہوں، آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ ﷺ میرے لئے (اللہ تعالیٰ سے) استغفار کریں، قبر انور سے آواز آئی کہ تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

روضۂ مبارک سے اذان و اقامت کی آواز:

حضرت سعید بن المسیبؒ جو کہ ایک جلیل القدر تابعی تھے وہ فرماتے ہیں کہ جب یزید نے مدینہ منورہ پر ظلم کا بازار گرم کیا تو میں پاگل اور مجنون بن کر مسجد نبوی شریف میں منبر رسول ﷺ کے نیچے چھپ گیا۔ تین دن اور تین راتیں میں اسی منبر شریف میں بیٹھا رہا، نہ تو مسجدِ نبوی شریف میں اذان دی جاتی تھی اور نہ ہی جماعت کا اہتمام ہوتا تھا۔ اس دوران پتہ نہیں چلتا تھا کہ کونسا وقت ہے اور کونسی نماز ہے؟ رب ذوالجلال کی عزت کی قسم جب نماز کا وقت آتا تھا تو مجھے حضور ﷺ کے روضہ مبارک سے مجھے اذان، اقامت اور جماعت ہونے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

الاذان یسمع من قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صاحبیہ فی اوقات الصّلاۃ حسب التوقیت المحلی للمدینہ المنورہ

وأخرج أبو نعیم فی دلائل النبوۃ عن سعید بن المسیب قال:

لقد رأيتني ليالي الحرة وما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم غيري وما يأتي وقت صلاة إلا سمعت الأذان من القبر.

وأخرج الزبير بن بكار في أخبار المدينة عن سعد بن المسيب قال :لم أزل أسمع الأذان والإقامة في قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أيام الحرة حتى عاد الناس،

وأخرج ابن سعد في الطبقات عن سعيد بن المسيب أنه كان يلازم المسجد أيام الحرة والناس يقتتلون قال :فكنت إذا حانت الصلاة أسمع أذاناً يخرج من قبل القبر الشريف،

وأخرج الدارمي في مسنده قال :أنبأنا مروان بن محمد عن سعيد بن عبد العزيز قال :لما كان أيام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثاً ولم يقم ولم يبرح سعيد بن المسيب المسجد وكان لا يعرف وقت الصلاة إلا بهمهمة يسمعها من قبر النبي صلى الله عليه وسلم

وَلَا يَاتِيْ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا سَمِعْتُ الْاَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ .

جب بھی کسی نماز کا وقت آتا مجھے حضور ﷺ کی قبر مبارک سے اذان کی آواز سنائی دیتی۔ (مشکوٰۃ، باب الکرامات: ص ۵۴۵)

اپنے گھروں کو قبر اور میری قبر کو عید مت بنانا:

”عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِی عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَیَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ“ (سنن ابی داود: ۱۷۴۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ، اور میرے اوپر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی رہو گے تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔

گھروں کو قبرستان بنانے سے مراد یہ ہے کہ ان میں نماز پڑھنا اور عبادت کرنا چھوڑ دو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تم اس میں مردوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر میں نماز اور عبادت نہیں ہوتی وہ قبرستان کے مانند ہے۔

حضرت حسن بن حسن بن علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس کچھ لوگوں کو دیکھ کر انہیں یہ حدیث سنائی کہ آپ ﷺ کی قبر انور پر میلہ لگانے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

اس پر بعض محدثین فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ان کی کسی بے ادبی کی وجہ سے یہ حدیث آپؓ کو سنانے کی ضرورت پڑی ہو مثلاً وہ بلند آواز سے بول رہے ہوں۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر پے در پے آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ تو اور جو شخص اندلس میں ہے جہاں کہیں تم ہو وہیں سے سلام بھیجو تمہارے سلام مجھے پہنچا دیئے جاتے ہیں۔

طبرانی میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ''إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا '' کی تلاوت فرمائی اور فرمایا:

کہ یہ خاص راز ہے اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں بھی نہ بتاتا۔ سنو میرے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جب میرا ذکر کسی مسلمان کے سامنے کیا جاتا ہے اور وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھے بخشے۔ اور خود اللہ اور اس کے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں میری امت کے سلام مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ (مسند احمد) یہ حدیث نسائی میں بھی ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے وقت درود و سلام پڑھنا مستحب ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو میری قبر کے پاس سے مجھ پر سلام پڑھتا ہے اسے میں سنتا ہوں اور جو دور سے سلام بھیجتا ہے اسے میں پہنچایا جاتا ہوں۔

۸۔ احرام کے وقت درود پاک:

محرم یعنی احرام والا جب تلبیہ یعنی

''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ'' پکارے تو اسے نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھی پڑھنا چاہئے، حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فرمان ہے کہ لوگوں کو اس بات کا حکم کیا جاتا تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ جب تم مکہ پہنچو تو سات مرتبہ طواف کرو، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرو۔ پھر صفا پر چڑھو اتنا کہ وہاں سے بیت اللہ نظر آئے وہاں کھڑے رہ کر سات تکبیریں کہو ان کے درمیان اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو اور درود پڑھو اور اپنے لئے دعا کرو پھر مروہ پر بھی اسی طرح کرو۔

۹۔ بوقت ذبح بھی درود پڑھیں:

بعض علماء و مفسرین کی یہ رائے بھی ہے کہ ذبح کے وقت بھی اللہ کے نام کے ساتھ درود پڑھنا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''ورفعنا لک

ذکر ک ''یعنی ہم نے آپ کیلئے آپ کا ذکر بلند کیا ہے'' سے تائید چاہی ہے کیونکہ اس کی تفسیر میں ہے کہ جہاں اللہ کا ذکر کیا جائے وہیں آپ ﷺ کا نام بھی لیا جائے گا۔ جمہور اس کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں یہاں صرف ذکر اللہ کافی ہے۔ جیسے کھانے کے وقت اور جماع کے وقت وغیرہ وغیرہ کہ ان اوقات میں درود کا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں ہوا۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر بھی صلوٰۃ وسلام بھیجو وہ بھی میری طرح اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔

مسئلہ:

علماء ومفسرین اس بات کو مستحب جانتے ہیں کہ کاتب جب کبھی حضور ﷺ کا نام لکھے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہے جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھے اس کے درود کا ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ کتاب رہے۔

نفاق سے براۃ:

حدیث پاک میں ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلہ شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر ''بَرَآءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَآءَۃٌ مِنَ النَّارِ'' لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ

درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا۔

☆ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہیے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازوں میں تلیں اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

☆ ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔

☆ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔

☆ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔

☆ تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

☆ ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً اِلَّا عَرَجَ بِهَا مَلَكٌ حَتّٰى يُجِيْءَ بِهَا وَجْهَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اِذْهَبُوْا بِهَا علی قَبْرِ عَبْدِيْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا وَتَقَرُّ بِهَا عَيْنُهُ'' (کنز العمال الدیلمی: ۲۲۰۴

ترجمہ: ام المومنین حضرت سیدۃ عائشہؓ فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے، وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس

درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کیلئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اسکی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

☆ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ ﷺ کر قربان ہو جائیں آپ ﷺ کون ہیں؟ آپ ﷺ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ ﷺ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کر دیا۔

اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سرِ انگشت میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دے گا؟ اس لئے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔

☆ اس بارے ایک حدیث مبارکہ پیش کرتا ہوں جس میں ایک ٹکڑا کاغذ جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا ہوگا وہ قیامت کے دن گناہوں کے ننانوے دفتروں کے مقابلے میں بھاری ہوگا اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا ہوگا پر غالب آجائے گا۔

☆ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟

فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ" (سنن الترمذی:۲۶۳۹)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو چھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے (اس کے گناہوں کے) ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے، ہر دفتر حد نگاہ تک ہوگا، پھر اللہ عزوجل پوچھے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کاتبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا (کوئی بات نہیں)۔ تیری ایک نیکی میرے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم (وزیادتی) نہ ہوگی۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر (أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله) میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: جاو اپنے اعمال کے وزن کے موقع پر (کانٹے پر) موجود رہو، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: تمہارے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ تمام دفتر (رجسٹر) ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، پھر وہ سارے دفتر اٹھ جائیں گے، اور پرچہ بھاری ہوگا۔ (اور سچی بات یہ ہے کہ) اللہ کے نام کیساتھ (یعنی اس کے مقابلہ میں) جب کوئی چیز تولی جائیگی، تو وہ چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہوسکتی۔

درود پاک لکھنے پر زیارت نبی ﷺ کا شرف:

علامہ دمیریؒ نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ ﷺ، احمد رسول اللہ ﷺ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے، اللہ جل شانہ اس کو اطاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اسکی نیک کاموں کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

امام شافعی کی مغفرت کا سبب (درود خاص):

حضرت امام اسماعیل بن ابراہیم مزنیؒ، جو امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپؒ سے کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب کچھ برکت اس درود پاک کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ"

شبہ نہ کیا جائے کہ امام شافعیؒ کی ساری خدمات اللہ نے ضائع فرمادی ہوں

اور ان کی مغفرت صرف ایک درود پاک کی وجہ سے ہوئی بلکہ مقصد یہ ہے کہ مغفرت تو آپؒ کی اس درود پاک کے صدقے سے ہوگئی باقی آپ کی جو دینی خدمات ہیں وہ آپ کی درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی۔

درود تنجینا کی فضیلت:

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانیؒ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰؒ ضریر بھی تھے انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا ہے کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی اس حالت میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی وہ درود یہ ہے: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرٰتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَاقَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَيَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَاحَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَا اِلٰهِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ''۔

سیدنا غوث الاعظم جیلانیؒ نے فرمایا کہ ایک شخص مشکل میں گرفتار ہو گیا اس نے وضو کر کے معطر ہو کر درود تنجینا پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی، اس درود پاک کو جو شخص ادب واحترام سے قبلہ رخ ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے گا تو اللہ کے فضل وکرم سے اس کی سخت سے سخت مصیبت بھی دور ہو جائے گی۔

حضرت حوا علیہا السلام کا حق مہر:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں تو حضرت آدم علیہ السلام نے قربت کی غرض سے اُن کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، تو ملائکہ نے کہا انتظار فرمائیں جب تک نکاح نہ ہو جائے اور حق مہر ادا نہ کر دو۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: حق مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔

مجلس میں درود شریف کی برکات:

صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی ہے۔ انہوں پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا، استاذ نے درود شریف پڑھا، میں نے بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے درود پڑھا، میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا، حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرما دی۔

فضیلت درود ماہی:

درود ماہی ہر قسم کی مصیبت اور آفت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے حفاظت میں رکھتا ہے، اسے کثرت سے پڑھنے والا دشمن کے حملے، حاسد کے حسد، جنات اور آسیب سے تنگ کرنے سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے، یہ درود شیطان کے وسوسوں کو دور

کرتا ہے، جو شخص اسے روزانہ بعد نماز فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اور عزت افزائی کے لئے غیبی مخلوق سے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر لحاظ سے یہ درود پڑھنے والے کی حفاظت پر مامور رہتا ہے، جو شخص ہر نماز کے بعد چار ماہ تک اسے ایک مرتبہ پڑھے وہ ہمیشہ کیلئے لوگوں میں باعزت ہو جائے گا، ہر شخص اس کی عزت کرے گا اور جو شخص اسے رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد اکتالیس مرتبہ پورا ماہ پڑھے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی، جو شخص اس درود کو قید میں پڑھے وہ قید سے رہائی پائے گا جو تا حیات اسے روزانہ کثرت سے پڑھے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائیگی۔

اس درود شریف کی سند یہ ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا جس کے پاس ایک بڑا برتن تھا جسے اس نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اس اعرابی نے وہ برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ''اے اعرابی اس برتن میں کیا ہے''۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مچھلی ہے جسے میں تین دن سے پکا رہا ہوں مگر یہ پک نہیں رہی، اس پر آگ کا کچھ اثر نہیں ہو رہا ہے، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اچھی طرح جانتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی سے دریافت کیا تو مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطاء فرما دی اور وہ بولنے لگی، اس نے عرض کیا کہ میں پانی میں کھڑی تھی تو ایک آدمی آیا وہ ایک درود پڑھ رہا تھا اس کی آواز میرے کان میں پڑی اور میں نے وہ درود پورا سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اے مچھلی وہ درود پڑھ کر سنا''، چنانچہ اس نے پڑھ کر سنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ ''اے علیؓ اس درود کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ، انشاء اللہ یہ درود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی، لہٰذا اس درود کو ''درود ماہی'' کہا جاتا ہے اور وہ درود شریف یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیۡرِ الۡخَلَآئِقِ وَاَفۡضَلِ الۡبَشَرِ وَ شَفِیۡعِ الۡاُمَمِ یَوۡمَ الۡحَشۡرِ وَالنَّشۡرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الۡمَلٰٓئِکَةِ الۡمُقَرَّبِیۡنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیۡنَ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا بِرَحۡمَتِکَ وَبِفَضۡلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَآ اَکۡرَمَ الۡاَکۡرَمِیۡنَ بِرَحۡمَتِکَ یَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ یَا قَدِیۡمُ یَا دَآئِمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا وِتۡرُ یَآ اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنۡ لَّمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ بِرَحۡمَتِکَ یَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ.

لفظ صلوٰۃ غیر نبی کیلئے:

حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے سوا کسی اور پر صلوٰۃ نہیں بھیجنی چاہیے، ہاں مسلمان مردوں عورتوں کیلئے دعا مغفرت کرنی چاہیے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ بعض لوگ آخرت کے اعمال سے دنیا کے جمع کرنے کی فکر میں ہیں اور بعض خطیب واعظ اپنے خلیفوں اور امیروں کیلئے صلوٰۃ کے ہی الفاظ بولتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھے۔ جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو انہیں کہہ دینا کہ صلوٰۃ صرف نبیوں کیلئے ہیں اور عام مسلمانوں کیلئے اس کے سوا جو چاہیں دعا کریں۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور پر صلوٰۃ وسلام ایک ساتھ بھیجنے چاہئیں۔

صرف صلی اللہ علیہ یا صرف علیہ السلام نہ کہے۔ اس آیت میں بھی دونوں ہی کا حکم ہے۔ پس اولیٰ یہ ہے کہ یوں کہا جائے صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً۔

بعد از وفات درود شریف کا ورد:

زید بن خارجہ انصاری خزرجی سے مروی ہے کہ انہوں نے بھی بعد از وفات یوں کلام فرمایا:

اَحْمَدُ اَحْمَدُ فِی الْکِتٰبِ الْاَوَّلِ صَدَقَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ الضَّعِیْفُ فِیْ نَفْسِهٖ الْقَوِیُّ فِیْ اَمْرِهٖ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ، صَدَقَ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّابِ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلٰی مِنْهَا جِهِمْ، مَضَتْ اَرْبَعُ سِنِیْنَ وَبَقِیَتْ سَنَتَانِ، اَتَتِ الْفِتَنُ وَاَکَلَ الشَّدِیْدُ الضَّعِیْفَ وَقَامَتِ السَّاعَةُ (جامع الاصول)

مواہب لدنیہ میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ سرداران انصار میں سے تھے وہ مدینہ منورہ کی راہوں میں چلتے ہوئے ظہر و عصر کے درمیان کسی جگہ منہ کے بل گر پڑے اور ان کا انتقال ہو گیا، انصار عورتوں اور مردوں نے آ کر رونا شروع کر دیا اور وہ اسی حال میں رہے۔ یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی خاموش ہو اس کے بعد جب غور کیا تو چادر کے نیچے سے آواز آ رہی تھی، انہوں نے ان کے چہرے اور سینے سے چادر اتاری تو دیکھا وہ کہہ رہے تھے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَکَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ الْاَوَّلِ وَصَدَقَ صَدَقَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ. (من عاش بعد الموت، ابن ابی الدنیا)

قبر میں درود شریف کے انعامات:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَکٌ حَتّٰی یَجِیْءَ بِھَا وِجَاہَ الرَّحْمٰنِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقِرُّ بِھَا عَیْنُہٗ. (جلاء الافہام، ابن قیم)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی غلام جب مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اسے لے کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اسے لے کر اس کی قبر پر جاؤ اور اس کی قبر پر اس کیلئے استغفار کرتے رہو اور اس کے ساتھ اس کی آنکھ ٹھنڈی کرتے رہو۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک:

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے، جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور حضور ﷺ پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (القول البدیع)

حضرت صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول مبارک:

مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک ہے لہٰذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو (سعادۃ الدارین)

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشتہ شہید کربلا کا ارشاد گرامی:

امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہلسنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالی:

آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم شفیع اعظم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد و کثرۃ الصلوٰۃ علی النبی ﷺ یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ وسلم پر درود پاک کو لازم کرلو (فتح ربانی)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک:

فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں، وہ یوں درود پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ (نزہۃ المجالس)

سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

سوال: جنت صرف درود پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟

جواب: اس لئے کہ جنت نورِ مصطفیٰ ﷺ سے پیدا شدہ ہے۔

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشاد:

دونوں حضرات علیہما السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع)

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان:

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرواور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادۃ الدارین)

حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کے موقع پر درود پاک کی کثرت کریں، کیونکہ یہ حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کی گھڑیاں ہوتی ہیں اور آقائے دو عالم ﷺ پر ہدیہ درود کے فیوض و برکات درود پاک پڑھنے والے کیلئے بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں، اہل حجاز کا یہ معمول رہا کہ آقائے دو عالم ﷺ کی بعثت کے مہینے میں وہ درود و سلام کی محافل سجایا کرتے تھے۔

حرم مکہ میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کا آنکھوں دیکھا حال:

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی محفل میلاد میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام عرض کر رہے تھے اور وہ ان واقعات کو بھی بیان کر رہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے

اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے ہوا، اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی بارش شروع ہوگئی، حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، بہر حال جو بھی ہو میں نے غور و غوص کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس اور محافل میں شرکت پر مامور کئے جاتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا بھی نزول ہو رہا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کونسا معاملہ تھا۔

(فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ص: ۸۰،۸۱)

اہلِ مکہ کا میلاد منانا:

حضرت امام قطب الدین حنفیؒ (المتوفی: ۹۸۸ھ) جو کہ مکہ مکرمہ میں علوم دینیہ کے استاذ تھے اہل مکہ کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ طور پر مسجد الحرام میں اجتماع کا اعلان ہوجاتا تھا، تمام علاقوں کے علماء فقہاء، گورنرز اور چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے قاضی نماز مغرب کے بعد مسجد الحرام میں اکٹھے ہوجاتے ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (جائے ولادت) کی زیارت کیلئے جاتے ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس، مشعلیں ہوتیں وہاں اتنا کثیر اجتماع ہوتا کہ لوگوں کو جگہ نہ ملتی۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے، تمام مسلمانوں کیلئے دعا ہوتی، پھر تمام لوگ مسجد الحرام میں آجاتے۔ (اعلام باعلام بیت اللہ الحرام، ص: ۱۹۶)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کا عبد اور خاتم النبین تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے اور تم لوگوں پر واضح کرتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعاء، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کے خواب کی تعبیر ہوں اور انبیاء کرامؑ کی مائیں ایسے ہی خواب دیکھا کرتی تھیں، بلاشبہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے بھی ولادت سرکار دو عالم ﷺ کے وقت ایسے نور کو دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات روشن و منور ہو گئے۔ (خصائص الکبریٰ، ج:۱،ص:۱۰۰)

ازروئے قرآن میلاد النبی ﷺ منانا:

اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (یونس:۵۸)

ترجمہ: اے حبیب ﷺ آپ فرمادیں اسی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

مذکورہ آیہ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی حنفیؒ نے صحابی رسول، مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیہ مبارکہ میں فضل اور رحمت سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ ہی ہے۔ (تفسیر روح المعانی: ج:۲/۱۴۱)

حضور نبی کریم ﷺ پیر کے دن کا روزہ رکھتے تھے جبکہ آپ ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔ (صحیح مسلم)

آداب درود شریف:

دنیا کی ہر محبت بدمستیاں کر سکتی ہے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں عشق کی بھی مجال نہیں کہ طریقہ اور آداب توڑ دے، جو ادب پر قائم رہے وہ قلب کی عظمت ہے خاص طور پر شیخ کی موجودگی میں آداب درود شریف اور بھی بلند ہوتے ہیں کیونکہ شیخ عاشق رسول ہوتا ہے، قلب میں جب محبت ہوتی ہے تو سب سے پہلے آداب سیکھتا ہے، درود شریف میں عجز وانکساری اور روانی ہونی چاہیے، مٹھاس ہونی چاہیے اور قلب کی رجوعیت ہونی چاہیے، جو بھی درود شریف اور استغفار کی کثرت کرے گا امن میں رہے گا، ذکر اور درود شریف سے دل کو تقویت ملتی ہے کثرت ذکر سے لذت پیدا ہوتی ہے اور القائی اور الہامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ ہمیشہ درود شریف کو ہدیہ کے طور پر پیش کریں اس کے بدلے میں کچھ نہ مانگیں ورنہ بے کار ہے۔

☆ ہمارے آقا نامدار حضرت محمد ﷺ کی رحمت کی یہ شان ہے کہ غافل اور گنہگار سے گنہگار امتی کو بھی ماننے سے انکار نہیں فرماتے جو ان کی بارگاہ کی طرف منہ کرتا اسے مایوس نہیں فرماتے، جس کی زبان درود شریف پڑھتی ہے اسے پاکیزگی سے محروم نہیں فرماتے اور جو دل میں جگہ دیتا ہے اس کے دل کو روشن و منور فرما دیتے ہیں۔
یعنی اسے قلبی روشنی سے محروم نہیں فرماتے۔

اللہ تعالیٰ کی بے ریا عبادت اور اس کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ پر درود شریف بھیجنا یہ صالحین کی علامات میں سے ہے، بزرگان دین کا دعا مانگنے کا یہ طریقہ رہا ہے کہ دعاء سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھتے ہیں اور اولیاء کرام

فرماتے ہیں کہ دعا کے اول اوآخر میں درود شریف پڑھنے سے دعاء بہت جلد قبول ہو جاتی ہے اور وہ دعاء اللہ تعالیٰ کے پاس جا کر عرض کرتی ہے یا اللہ تیرے اس بندے نے تیرے حبیب ﷺ پر درود شریف پڑھ کر دعا مانگی ہے اس کی دعا درود کے وسیلہ سے قبول فرمالے چنانچہ وہ دعا قبول ہو جاتی ہے، اپنی دعاؤں میں رسول پاک ﷺ کے بعد تمام انبیاء کرامؑ اہل بیت اطہار، ازواج پاک، صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کیلئے بھی خصوصی دعائیں کرنی چاہیں۔

فضائل درودِ شریف

بزبان مُرشدِ عالی مقام اعلیٰحضرت شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریفؒ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام انبیاء ومرسلین پر سلام بھیجا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سلام بھیجا اور حکم تھا سلام بھیجو۔ لیکن سید العالمین، رحمۃ اللعٰلمین حضرت محمدِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر صلوۃ بھی بھیجا اور سلام بھی بھیجا۔ صلوٰۃ وسلام دونوں بھیجے اور مسلمانوں کو ارشاد ہوا کہ:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب:۵۶)

ترجمہ: اے قیامت تک آنے والے مسلمانو، مومنو۔ اے میرے محبوب کی امت کے مومنو! ہمیشہ میرے محبوب پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر صلوۃ اور سلام بھیجو۔

ایک سوال ہے کہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا چاہیے کہ نہیں پڑھنا چاہیے؟

مجھے عارفوں سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی فرشتہ بیٹھ کر درود نہیں پڑھتا۔ فرشتوں کو بیٹھنے کی اجازت نہیں، نہ سونے کی اجازت، نہ لیٹنے کی اجازت۔ نہ وہ سوتے ہیں کہ تھکاوٹ دور کرنیکے لیے لیٹ جایا کریں، نہ ہی بیٹھا کرتے ہیں سکون حاصل کرنے کیلئے بالکل نہیں وہ نور سے بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

انہیں نور سے بنایا ہے تو وہ سارے فرشتے کھڑے رہتے ہیں اور قیام کی حالت میں درود شریف پڑھتے ہیں۔ فرشتوں کی ہر تسبیح و تحلیل عبادت ہوتی ہے۔ درود شریف بھی اُن کی عبادت ہوتی ہے۔

سوٗ ادبی کی سزا:

شب معراج حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے آسمان کی بلندیوں پر جب اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیوں اور آیت کبریٰ کا دیدار فرمایا تو آپ ﷺ نے آسمان کے ملائکہ میں سے ایک نہایت ہی قابلِ تکریم فرشتے کو دیکھا جس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے خوبصورت آرائش و زیبائش کے ساتھ موجود تھے۔ جب حبیبِ کبریا کا گذر وہاں سے ہوا تو آپ ﷺ نے اُس فرشتے کو سلام کیا تو اُس نے فرشتے نے آپ ﷺ کے سلام کا جواب کھڑے ہوئے بغیر لوٹایا جو کہ شانِ مصطفیٰ ﷺ کے خلاف تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اُس فرشتے کی اِس حرکت پر سخت غضب ناک ہوا اور اُس فرشتے کو ڈانٹا کہ میرا حبیب ﷺ تمہارے پاس سے گذرا اور تم پر سلام کیا تو تم نے اپنے مقام سے کھڑے ہو کر اُن کے سلام کا جواب اُن کی شایانِ شان کیوں نہیں دیا؟

مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! پس اب تم ضرور بالضرور قیامت تک اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتے کے تمام کے تمام حلہ ہائے بہشتی اور تاج چھین لئے۔

پھر جب حبیب کبریاء اپنے آسمانی وزیر اور نقیب الملائکہ حضرتِ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ تمام آسمانوں کی سیر فرما کر اسی مقام پر واپس لوٹے تو اس فرشتے کو حالت غیر میں دیکھا کیونکہ اس کے تمام حلہ ہائے بہشتی اور تاج کرامت چھن چکے تھے۔

آپ ﷺ نے حضرتِ جبرائیل امین سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کی کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھانے کا ارادہ فرمایا ہے۔اس لئے کہ یہ آپ کے سلام کا جواب پیش کرتے وقت اپنے مقام سے کھڑا نہیں ہوا۔پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عزت وجلال کی قسم اٹھا کر اسے قیامت تک کھڑے ہونے کا حکم صادر فرمادیا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ! اے جبرئیل: کیا میں اس کی سفارش نہ کر دوں؟ جبرئیل امین نے عرض کیا ! بے شک یا حبیب اللہ اگر آپ پسند فرمائیں تو اس کی شفاعت فرمادیں۔آپ ﷺ نے اللہ جلِ مجدہُ کے دربارِ گوہر میں عرض کی ! یا اللہ: اس فرشتے کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالیں۔

پس جوں ہی آپ ﷺ نے اس فرشتے کے لیے شفاعت فرمائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو اس کی پہلی حالت پہ لوٹا دیا۔یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس لئے کیا کہ اپنے نبی وحبیب ومصطفیٰ ﷺ کی قدر ومنزلت کی پہچان کروائے۔

☆ میرے غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وظیفہ درود شریف ہے۔کبھی کبھی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنـا بھی کہتے ہیں لیکن وظیفے کے طور پر نہیں دعوی کے طور پر ہوتا ہے:

﴿ اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اَلَّا اَنَا ﴾

ترجمہ: میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں معبودِ برحق ہوں۔

یہ وظیفے کے طور پر نہیں بلکہ دعوے کے طور پر ہے۔یہ مسئلہ یاد رکھو بھولنا نہیں۔کوئی صاحب کہے کہ اللہ کا وظیفہ (انی انا اللہ) ہے تو آپ جواب دیں کہ یہ اللہ کا وظیفہ نہیں، بلکہ اللہ کا دعوی ہے۔کبھی دعوی کے طور پر کہتے ہیں کہ:

﴿انَا اللہ لا اِلٰہ اِلّا انا﴾ مگر ﴿یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی﴾
مضارع کا صیغہ ہے۔ جس کا تعلق حال اور مستقبل کے ساتھ ہوتا ہے۔
﴿اِنَّ اللّٰہَ﴾
بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ پاک پر صلوۃ وسلام بھیجتے ہیں، اور فرمایا:
﴿وَمَلٰئِکَتَہٗ﴾
اور اس کے فرشتے بھی حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

مرشد عالیٰ کا ایک ارشاد:

مرشدِ عالی مقام فرمانے لگے کہ میرے والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا درود شریف اللھم صل علی محمد و علی الِ محمد و بارک وسلم علیہ دعا ہے۔ جس درود کے ساتھ اللھم ہو وہ درود دعا ہوتی ہے۔ ۱۰۰ دفعہ اللھم صلّ علی محمد وعلی ال محمد و بارک وسلم پڑھنے کے بعد کہا کرو کہ:

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یہ خالص درود ہے۔

کیونکہ اللھم صلّ علی، اللہ کا درود نہیں ہے۔ اگر ایک اور اللہ ہو تو پھر اللہ کا درود اللھم صل علی ہو۔ اللہ کا درود ''الصلاتی والسلامی علیک یا حبیبی'' ہے۔ اللہ کا درود اس طرح ہو سکتا ہے کہ:

﴿صلاتی وسلامی علیک یا حبیبی﴾

سب سے پہلے عدم کی مہرِ سکوت کو توڑنے کیلئے جو آواز بلند ہوئی وہ ﴿یا حبیبی﴾ کی آواز تھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ نے جب اپنے حبیب پاک ﷺ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور انھوں نے اللہ کی تسبیح بیان کی تو سربسجود ہوئے تو آواز آئی ﴿یا حبیبی﴾۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی زبانِ مبارک سے مہرِ سکوت توڑنے کے لیے جو آواز بلند ہوئی وہ ﴿الحمدللہ﴾ کی آواز تھی۔ ایک ﴿یا حبیبی﴾ کی آواز نے مہرِ سکوت توڑی جو رب کی آواز تھی اور دوسری الحمداللہ کی آواز نے اللہ کی الحمد کے ساتھ عدم کی مہرِ سکوت کو توڑا۔ اور ابتدا ہوگئی یعنی حدوث کی ابتدا ہوگئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اُس وقت بھی اپنے حبیب پر درود بھیجتے تھے جب کچھ بھی نہیں تھا۔ اللہ کا علم قدیم ہے۔ عیانِ ثابتہ میں حضرت محمد ﷺ اللہ کے محبوب تھے۔ اللہ نے اپنے محبوب کو اپنے علم کے آئینہ میں دیکھا اور درود شریف پڑھا۔

مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پڑھنا کنجی ہے۔ مفتاح ہے خدا کی رحمت کے دروازوں کی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے یہ مفتاح (کنجی) استعمال کی تو توبہ قبول ہوگئی۔

حضرت آدم علیہ السلام پر مہر مقرر کیا گیا جس سے حلال طور پر اولاد پیدا ہوئی۔ یہ مہر درود شریف تھا۔ آدم علیہ السلام نے درود شریف پڑھا جس کو مہر مقرر فرمایا گیا اور اس سے ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء ومرسلین پیدا ہوئے۔ ایک مہر انبیاء و مرسلین کی جانب سے اور ایک مہر ازواجِ مطہرات کی جانب سے ہے۔ ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء ومرسلین تمام انبیاء تھے اور اُن سب کی بیویاں اولیاء تھیں۔ ولیات تھیں۔ اولیاء اللہ تھیں۔ (سوائے حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام)۔ کیونکہ عورتوں میں سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء کی بیویاں ازواجِ مطہرات کہلاتی ہیں۔ وہ سب کی سب صدیقہ تھیں، ولیہ تھیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے انھیں ولایت کے درجات سے ہمکنار فرمایا۔ پروردگارِ عالم نے نبی کا نکاح ولیہ کے ساتھ کیا۔ بڑے سوچنے کی بات ہے کہ پہلی شادی نبی اور ولی کی ہوئی پھر نبوت اور ولایت کے مناسبت سے

﴿ يَآأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ﴾ (النساء:۱)

ترجمہ: اے لوگو ڈرو اُس سے جو تم سب کا پروردگار ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا۔

امت محمدیہ کے شرف:

ساری مخلوقات اور بالخصوص حضور ﷺ کی امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت سارے شرف عطا فرمائے ہیں۔ پہلا شرف یہ ہے کہ وہ کلمہ شریف پڑھتے ہیں جو ارض وسماء سے وزنی ہے۔ عالمین سے وزنی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو عطاء فرمائی۔ اس کلمہ شریف کو پڑھنے سے ہماری نجاستِ کفریہ اور شرکیہ دفع ہو جاتی ہے اور انسان کفر وشرک سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں ارشاد ہے کہ غسل کرو وضو کرو تا کہ تمہارا بدن بھی پاک ہو جائے۔

کلمہ شریف پڑھنے سے روح پاک ہو جاتی ہے۔ درود شریف پڑھنے سے بھی روح پاک ہو جاتی ہے۔ وضو کرنے سے مٹی کا بدن پاک ہو جاتا ہے۔ اور دونوں بدن جب پاک ہو جاتے ہیں تو ان پر نماز فرض کی جاتی ہے۔ کلمہ شریف نہ پڑھیں تو روح پاک نہیں ہو سکتی، لہذا نماز فرض نہیں ہو سکتی اور کلمہ شریف پڑھنے کے بعد اگر بدن پاک نہ ہو تو بھی نماز نہیں ہو سکتی ہے۔

☆ میرے غوثِ پاکؒ فرماتے ہیں کہ نیک بچہ جو طفلِ معانی (روحانی بیٹا) ہے۔ یہ مرشد کی گود میں روحانیت کا دودھ پی کر پلتا ہے۔ ایک کو ماں چھاتی کا دودھ پلاتی ہے وہ جوان ہو کر شادی کرتا تو اسکی افزائشِ نسل ہوتی ہے۔ اور طفل معانی کو ولی اللہ اپنی گود میں رکھ کر روحانیت کا دودھ پلاتا ہے، تو وہ بالغ ہو کے ولی اللہ بن جاتا ہے۔ وہ جسم سے شادی کرتا ہے اور یہ نیکیوں سے شادی کرتا ہے۔

☆ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سنتا تھا کہ فلاں فلاں جگہ ولی اللہ ہیں تو میں وہاں پہنچ جاتا تھا۔ یہ فخر نہیں کیا کہ میں بڑا ولی اللہ ہوں، کئی سو کئی ہزار اولیاء اللہ سے ملے اور خلافت لی میرا خیال ہے اس واسطے کہ ہمیشہ شہد کی مکھی ہر پھول سے خوشبو سونگھتی ہے اور ہر پھول کا رس اکھٹا کر کے شہد بناتی ہے، بے غرور انسان جو ہے وہ اللہ کے ولیوں کے پاس غرور کا سر توڑ کر جایا کرتے ہیں اللہ کے ولیوں کے سامنے وہ غرور نہیں کرتے اور وہاں سے معرفت کا دودھ پینے کے بعد ولی اللہ بن جاتے ہیں۔

ادھر ایک جسم ورزش کرنے کے بعد رستمِ زماں ہو جاتا ہے اور اُدھر ایک شخص ورزش کرتے کرتے غوثِ زماں ہو جاتا ہے۔ ورزشوں کی بات ہے جسمانی ورزش رستمِ زماں بنا دیتی ہے جس کا آج تک کسی غیر مقلد نے بھی انکار نہیں کیا اور ہم اگر رستمِ روحانیت کہیں تو شک کرتے ہیں، اس سے اُن کی ناقص دماغی، ناپختگی علم اور نابالغی علم کا اندازہ لگ سکتا ہے ۔ کیونکہ کائنات کی ہر چیز ترقی کرتی ہے۔ ارتقائی منازل طے کرتی ہے۔ اگر آج جو ذرّے ہیں وہ کسی کیمیائی حیثیت میں آنے کے بعد ایٹم بم بن جاتے ہیں۔ تو ایک عاقل، ایک با لغ انسان کا بیٹا مسلمان ہونے کے بعد اگر خدا کے ذکر سے اپنے ذرّوں کو گرمائے تو وہ ولی اللہ بن سکتا ہے۔ بدن کے ذرّے خدا کے ذکر سے گرما جاتے ہیں۔

اک ذکر کی گرمی میں شعلوں سے زیادہ تیز
اک فکر کی گرمی میں بجلی سے زیادہ تیز

مومن کی یہ شان ہے کہ ذکر کی گرمی میں شعلوں سے زیادہ تیز اور فکر کی گرمی میں بجلی سے زیادہ تیز ہے۔ یہاں مومن کی ہر شے عروج پر پہنچ جاتی ہے اسکا ذکر پروردگار عالم کے عرش کو ہلا دیتا ہے

زمین کے ذرّے جو سورج کا نور پیتے ہیں تو ایٹم بم بن جاتے ہیں اور ہما رے ذرّے جو سرکار دو عالم ﷺ کا نور پیتے ہیں تو ولی اللہ ہو جاتے ہیں۔ یہ آفتاب عالم تاب ہے اور میرے محبوبِ پاک کو اللہ نے (سراجاً منیراً) فرمایا۔ یہ سورج سراجاً منیراً نہیں ہے یہ دھواں دار سورج ہے۔ اس سے دھواں پیدا ہوتا ہے۔ مگر مصطفیٰ ﷺ کا سورج جو ہے وہ دھواں پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ عالمین میں رحمت کا نور پیدا کرتا ہے۔

﴿ وما ارسلنک الاّ رحمة اللعلمین ﴾

مصطفیٰ ﷺ کی ہم امت ہیں۔ اگر آپ انکھیں بند کر کے ذکر اللہ کے بعد مدینے کو سامنے رکھ کر سراجاً منیراً کی روشنی میں بیٹھیں اور درود شریف پڑھیں

☆ الصلوة و السلام علیک یا حبیب الله

☆ الصلوة و السلام علیک یارسول الله

☆ رسول الله بعد حبیب الله پھلیاالصلوة و السلام علیک یا حبیب الله

اللہ نے اپنے حبیب کو رسول بنا کر بھیجا۔ پہلے وہ حبیب تھے ازلی، ابدی، سرمدی طور پر پھر رسول بنا کر بھیجا، خاتم المرسلین بنا کر بھیجا۔

الصلوة و السلام علیک یا حبیب الله پڑھیں آپ کے ذرّوں پر جس وقت سرکار دو عالم ﷺ کا نور برسے گا تو ذرّہ ذرّہ منصور بن جائے گا، ہر ذرّہ آپ کا منصور ہو جائے گا اگر آپ کو سولی دیا جائے گا، اگر آپ کے ذرّوں کو آگ لگا ئی جائے گی تو وہ جلیں گے نہیں، دریا میں ڈالا جائے گا تو دریا بھی منصور بن جائینگے۔

رقابت علم و عرفان میں غلط بینی ہے منبر کی
کہ وہ حلاج کی سولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا

کلمہ طیبہ کی خوراک:

درود شریف ہی حلاج بناتا ہے۔ یہ مسئلہ مت بھولو۔ قیامت تک کلمہ شریف پڑھتے رہو۔ کلمہ شریف کی خوراک جو ہے وہ درود شریف ہے۔ جب درود شریف کی خوراک نہیں دو گے تو کلمہ آپ کو معراجِ کمال تک نہیں پہنچائے گا۔ اس واسطے رب نے صلوۃ بھی بھیجا ہے اور سلام بھی۔ دونوں ہیں یہ صلوۃ وسلام دونوں مخصوص ہیں مصطفیٰ علیہ السلام کے لیے۔ اپنے سابقہ نبیوں کو سلام اور ہمارے آخری نبی ﷺ کو صلوۃ وسلام دیا ہے اور یہ صلوۃ وسلام قیامت تک کے لیے امت کے بچے پڑھا کریں، گستاخ بھی آئیں گے۔ رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کریں گے۔ لیکن ادب کا بول بالا ہے۔ مسلمہ کذاب جب آیا اور سرکارِ دو عالم کی ذات سے حسد کیا۔ حضور ﷺ سے دشمنی کی۔ اُس کی دشمنی اِس قسم کی تھی جب کوئی حضور ﷺ کی تعریف کرے تو اُسے بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اللہ نے جب تعریف کی:

﴿وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ (البقرہ:۲۳)

ترجمہ: ہم نے جس قرآن کو نازل کیا اپنے محبوب بندے پر۔ اگر اس میں تمھیں شبہ ہے تو اس جیسی چھوٹی سی سورت بنا کر لاؤ۔

یہ چیلنج تھا مسلمہ کذاب نے یہ چیلنج قبول کیا اس نے کہا میں قرآن مجید لکھوں گا اس نے بھی لکھا تھا لیکن اُس نام و ناموس دنیا میں موجود نہیں ہے، ایسا معلوم ہوتا تھا عرب میں سب مسلمہ ہی بن گئے ہیں، قاری اس نے قتل کر دیئے تھے، حضور ﷺ کی تعریف کرنے والوں کو وہ مار دیتا تھا، سارے قاری اس نے مار دیئے مگر خلیفہ اوّل کے زمانے میں ارتداد کے جرم میں اسے قتل کر دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا

کہ سارا عرب مسلمہ کذاب بن گیا ہے، ہر زمانے میں جو بھی شخص دین کے خلاف اُٹھا سب سے پہلے اس نے مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شان پر حملہ کیا، مہدی سوڈانی نے سب سے پہلے مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شان پر حملہ کیا۔

ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ (الحدیث)

۳۰ دجال اور کذّاب پیدا ہوں گے سرکارِ دوعالم ﷺ کی اُمت میں۔

یہود و نصاری میں بھی فرقے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا! میری اُمت میں 72 فرقے ہوں گے اِن میں ایک ناجی ہوگا باقی سب جہنمی ہوں گے۔

يَدُ الله مَعَ الجَمَاعَة فَمَن شَذَّ شُذَّفِى النَّار (الترمذی)

اس ناجی جماعت کی تعداد دوسرے فرقوں سے زیادہ ہوگی اور یہ باادب ہوں گے۔ بعد میں کچھ اس قسم کے لوگ چھوٹی چھوٹی باتیں لے آئے اور انھوں نے کہا کہ حضور ﷺ کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم نے کہا کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے لیکن اللہ جب یہ فرمائے کہ فلاں شخص یہ کرسکتا ہے تو اُس کی نفی اللہ کے فرمان کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ماں کرسکتی ہے۔ میں پوچھتا ہوں ان علماء سے جو وسیلہ کا انکار کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں کہ کیا خدا ماں بن سکتا ہے؟ کیا خدا ماں کی طرح چھاتی کا دودھ پلاتا ہے؟ جواب ملے گا نہیں۔ پھر ہم کہیں گے کہ ماں کو ماں رہنے دو۔ اللہ کو اللہ رہنے دو۔ اللہ اللہ ہے، ماں ماں ہے، اللہ ماں کا خالق ہے۔ دودھ کا خالق ہے لیکن دودھ پلاتا نہیں ہے۔ اگر وہ ماں بن جائے تو اس کی شان کے خلاف ہے۔ لہذا اللہ اللہ ہے۔ ماں ماں ہے۔ رسول رسول ہے۔ خدا خدا ہے۔ ولی ولی ہے۔ خدا خدا ہے۔

اللہ نے کہا سیب کھاؤ اس کے فائدے ہیں، دوایاں کھاؤ اس کے فائدے

ہیں، حکیموں کے پاس جاؤ اس کے فائدے ہیں۔ ہمارے پاس لوگ آتے ہیں ہم سارا دن ان کو وظیفے دیتے ہیں اور ذکر الٰہی کرواتے ہیں۔

آپ کو پتہ ہے جو زمین جوتی جائے اس میں بیج ڈالے جائیں وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کلر (شور) زمینوں میں ہزاروں من بیج ڈالیں جائیں تو وہ پیدا نہیں ہوتے۔ اللہ پیدا کر سکتے ہیں لیکن اسکا قانون نہیں ہے کہ وہ پیدا کرے۔

بقول سعدی شرازی

زمیں شو ہرے سنبل بر نیا رد | درو تخم عمل ضا ئع مگر نہ
درےٗ غست با سفل کفتا ظلوم | کہ ضائع ضاوع شود تخم در شورابوم

اولیاء اللہ ذہنوں کی زمین کو ذکر الٰہی کے ساتھ جوتتے ہیں۔ جب زمینیں خوب نرم ہو جاتیں ہیں تو آیات کا بیج ڈالتے ہیں۔ احادیث کا بیج ڈالتے ہیں۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں جو اسلام بھیلا ہوا ہے یہ ذاکرین صوفیاء کا پھیلا یا ہوا ہے، اس واسطے مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے جتنے غلام ہیں وہ ذکر کیلئے پیدا ہوئے ہیں، فکر کیلئے پیدا ہوئے ہیں، نماز کیلئے پیدا ہوئے، روزہ حج ذزکوٰۃ کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا لاکھ گنا ثواب ملتا ہے لیکن ولی اللہ کے پاس ایک ساعت بیٹھنے سے سو سال کی بے ریا عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ بیت اللہ العتیق ہے اور یہ انسان ہے۔ بیت اللہ العتیق (لیس ہو انسان) وہ انسان نہیں ہے۔ وہ عاقل نہیں ہے۔ وہ ناطق نہیں ہے۔ خدا نے نسبتاً کہا ہے ﴿ بَیۡتِیَ ﴾ میرا گھر ہے۔

﴿وَعَهِدۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ﴾ (البقرہ:۱۲۵)

حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام سے وعدہ لیا رب نے کہ میرے گھر کو صاف کرو۔

میرے لئے نہیں بلکہ میرے مہمانوں کیلئے، قرآن کی آیت پڑھیں:

﴿لِلطَّآئِفِینَ﴾

میرا گھر پاک وصاف کرو۔

میرے لئے نہیں بلکہ میرے ولیوں کیلئے۔ پاک وصاف کرو، وہ آ رہے ہیں ، میرے مہمان آ رہے ہیں۔

﴿لِلطَّآئِفِینَ﴾ طواف کرنے والے ولیوں کے لئے ﴿وَالْعٰکِفِینَ﴾ اعتکاف کرنے والے ولیوں کے لئے ﴿وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ﴾ رکوع اور سجود کرنے والے ولیوں کے لئے پاک وصاف کریں۔ اور بَیۡتِیَ کہا تو وہ نسبت تھی۔ اس گھر میں اللہ رہتے نہیں ہے۔ مومن کے دل میں اللہ رہتے ہیں۔ بیت اللہ العتیق میں اللہ رہتے نہیں ہیں۔ فرمایا! میں ارض وسماء کے اندر کہیں نہیں سماتا لیکن مومن کے دل میں سما جاتا ہوں۔

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾

(ال عمران:۹۶)

کعبۃ اللہ کا امام جو ہے وہ رحمۃ للعلمین ہے۔ جبکہ کعبۃ اللہ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡن ہے، منارۂ نور ہے ۔ منارۂ ہدایت کہہ سکتے ہیں اور مصطفیٰ علیہ السلام ھدی الناس ہیں۔ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡن ہیں اس واسطے آپ مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے غلام ہونے کے بعد وہ راستے سوچیں جن راستوں سے اللہ کریم ملتا ہے۔

اولیاء اللہ کی مجلس میں ایک سو سال کی بے ریا عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء سے کسی نے پوچھا کہ جب دیکھتے ہیں آپ مرشد کی طرف جاتے ہیں۔ فرمایا! تم نے حدیث میں نہیں پڑھا کہ ولی اللہ کی بارگاہ میں

ایک ساعت بیٹھنے سے سو سال کی بے ریا عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ فرمایا میں نمبر بنا تا ہوں، باہر جاتا ہوں وضو کرتا ہوں پھر آتا ہوں پھر سلام کرتا ہوں ایک سو سال کی بے ریا عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی اُمت پر بڑی آسانیاں فرمادی ہیں۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے درِ رحمت کھل جاتا ہے۔ فلہٰذا پڑھا کریں:

الصلوٰۃ و السلام علیک یا حبیب اللّٰہ

کسی صاحب نے اعتراض کیا کہ پیغمبروں کے لئے تو سلام جائز ہے۔ مگر کسی بزرگ کے لئے سلام نہیں پڑھنا چاہیے۔ مَردان کے صاحبزادہ عبدالکافی صاحب نے انہیں جواب دیا آپ نماز پڑھتے ہیں؟ جواب اثبات میں ملا پھر انہوں نے پوچھا آپ التحیات بھی پڑھتے ہیں؟

انہوں نے کہا! جی ہاں، صاحبزادہ عبدالکافی صاحب نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ'' کے کیا معنی ہیں؟ کہنے لگے سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ پھر انہوں نے کہا جب خدا اپنے نیک بندوں پر سلامتی بھیجتا ہے تو میں اپنے مُرشد پر سلامتی بھیجوں تو آپ کو کیا اعتراض ہے؟ وہ صاحب لاجواب ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

درود شریف

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ پیر صاحب دیول شریف نے مرتب فرمایا ہے۔ قارئین کی نذر کرتا ہوں۔ اس کا ورد کریں اور روحانی جلا پائیں۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ وَ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ اَسْئَلُکَ بِطَاعَةِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَةِ اِلٰی اَجْسَادِھَا وَ بِطَاعَةِ الْاَجْسَادِ الْمُلْتَئِمَةِ بِعُرُوْقِھَا وَ بِکَلِمَاتِکَ النَّافِذَةِ فِیْھِمْ وَ اَخْذِکَ الْحَقَّ مِنْھُمْ وَالْخَلَائِقُ بَیْنَ یَدَیْکَ یَنْتَظِرُوْنَ فَصْلَ قَضَآئِکَ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَکَ وَیَخَافُوْنَ عِقَابَکَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَ ذِکْرُکَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ عَلٰی لِسَانِیْ وَ عَمَلًا صَالِحًا فَارْزُقْنِیْ ○

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ○

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَ اَحْصَاہُ کِتَابُکَ وَ شَھِدَتْ بِہٖ مَلَائِکَتُکَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ ○

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْعِظَامِ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ سَمَّیْتَ بِھَا نَفْسَکَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَکُوْنَ السَّمَآءُ مَبْنِیَّةً وَّالْاَرْضُ مَدْحِیَّةً وَّالْجِبَالُ مُرْسِیَّةً وَّ الْعُیُوْنُ مُنْفَجِرَةً وَّ الْاَنْھَارُ مُنْھَمِرَةً وَّالشَّمْسُ مُشْرِقَةً وَّالْقَمَرُ مُضِیًا وَّالْکَوَاکِبُ مُسْتَنِیْرَةً وَّ الْبِحَارُ مَجْرِیَةً وَّالْاَشْجَارُ مُثْمِرَةً ○

﴿۵﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ کَلِمَاتِکَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ فَضْلِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ جُوْدِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ سَمٰوٰتِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَرْضِکَ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِی سَبْعِ سَمٰوٰاتِکَ مِن مَّلٰئِکَتِکَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِی اَرْضِکَ مَنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ غَیْرِھِمَا مِنَ الْوَحْشِ وَ الطَّیْرِ وَغَیْرِھِمَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ فِی عِلْمِ غَیْبِکَ وَ مَا یَجْرِی بِهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۝ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقَطْرِ وَالْمَطَرِ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ یَحْمِدُکَ وَ یَشْکُرُکَ وَ یُهَلِّلُکَ وَ یُمَجِّدُکَ وَ یَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاصَلَّیْتَ عَلَیْهِ اَنْتَ وَ مَلٰئِکَتِکَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّ عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِکَ ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِکَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْجِبَالِ وَ الرِّمَالِ وَالْحَصٰی ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الشَّجَرِ وَ اَوْرَاقِهَا وَالْمَدَرِ وَ اَثْقَالِهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ کُلِّ سَنَةٍ وَمَا تَخْلُقُ فِیْهَا وَمَا یَمُوْتُ فِیْهَا ۝ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَخْلُقُ کُلَّ یَومٍ وَ مَا یَمُوْتُ فِیْهِ اِلٰی یَومِ الْقِیٰمَةِ ۝

﴿۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّم عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِیَةِ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَا تَمْطُرُمِنَ الْمِیَاہ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ ۝